

امامتِ عظمیٰ کے فرائض منصبی اور امیر المومنین کے لیے درکار اوصاف

مولانا عبدالباقی حقانی

تقویٰ کی وصیت یوں فرمائی:

”ظاہر و باطن میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو، کیونکہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے نجات کی صورت نکال لیتا ہے اور اس کو ایسی جگہ سے رزق پہنچاتا ہے جہاں سے اس کا گمان بھی نہیں ہوتا..... اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرے گا، اللہ تعالیٰ اس کے گناہ دور کر دے گا اور اس کو بڑا اجر دے گا، یقیناً خشیتِ الہی وہ بہترین چیز ہے جس کی نیکوکار بندے آپس میں ایک دوسرے کو نصیحت کرتے ہیں۔“

شریعت کی پابندی کرنا:

ایک مسلمان حاکم پر یہ بات لازم ہے کہ شریعت کی تابع داری میں اپنے آپ کو ایک نمونہ اور بے مثال رہبر بنائے۔ اس لیے کہ یہ حاکم مسلمانوں کی دینی اور سیاسی دونوں میدانوں میں رہبری کرے گا۔ یہ بات ضروری ہے کہ حاکم شریعت کے التزام میں اپنی رعیت سے بڑھا ہوا ہو اور یہ بھی ضروری ہے کہ شرعی بنیادوں، اصول کی پابندی اور پیروی، بہترین اخلاق کو مسلمانوں کی رہبری اور قیادت کے لیے ایک معیار قرار دیا جائے اور اس میں جماعتی گروہ بندی، قومی عصبیت اور خاندانی بنیادوں کو بالکل خاطر میں نہ لایا جائے۔ قرآنی ارشادات، نبوی ہدایات اور خلفائے راشدین کی سیرت سے یہی مفہوم واضح طور پر آشکارا ہوتا ہے۔ امام ماموردیؒ فرماتے ہیں:

”بادشاہ کے لیے ضروری ہے کہ وہ دیانت داری اور دین داری کے اعتبار سے اپنی رعیت سے بڑھا ہوا ہو اور اس بات کا موقع کسی کو نہ دے کہ کوئی اس سے دین داری میں آگے بڑھ جائے، جس طرح وہ اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ اس کی رعیت میں کوئی ایسا شخص ہو کہ لوگ اس کی بات بادشاہ کے حکم سے زیادہ مانیں۔“

امور مملکت پر مکمل کنٹرول رکھنا:

مملکت اسلامیہ پر حکم کی اہلیت کا مدار ایک شخص کی قدرت اور مذکورہ منصب کی ذمہ داریوں کو سنبھالنے پر ہے بلکہ یہ اسلامی حکومت کی امارت کے منصب کو حاصل کرنے کی بنیادی شرط ہے۔ اس لیے کہ تاریخ انسانی زمانہ قدیم سے آج تک مکمل طور پر اس بات پر شاہد ہے کہ جن نااہل اور ادارے کے امور سے بے خبر حاکموں نے حکومت کا نظم و نسق اپنے ہاتھ میں لیا انہوں نے اپنی قوم و ملت کو بہت برے دن اور مصائب سے

شریعت اسلامی کی بنیادوں پر قائم نظام حکومت اور دیگر حکومتی نظاموں میں بنیادی فرق یہ ہے کہ اسلامی حکومت کے کارکنان اور نمائندے کچھ خاص صفات اور اخلاق کے حامل ہوتے ہیں۔ وہ اخلاق اور صفات جن کا اسلام حکام سے مطالبہ کرتا ہے اور ان صفات کی وجہ سے اسلامی اور دیگر حکام کے درمیان فرق واضح ہوتا ہے۔ ان کا ذکر پوری تفصیل سے علمائے کرام نے اپنی کتابوں میں کیا ہے، ان میں سے ہم یہاں اہم اور ایجابی صفات کا ذکر کرتے ہیں..... مملکت اسلامی کے سربراہ اور رئیس کو مندرجہ ذیل صفات سے متصف ہونا اور ان کے مخالف صفات سے پرہیز لازم ہے!

اسلام اور اسلام کی خیر خواہی:

مسلمان سربراہ کی پہلی صفت یہ ہو کہ وہ اسلام اور مسلمانوں کا خیر خواہ ہو؛ اس لیے کہ اسلامی ادارے کے ذمے اسلام اور مسلمانوں کی ضروریات پوری کرنا، ان کو ترقی اور تحفظ دینا ہے؛ اس لیے ضروری ہے کہ موصوف خود مسلمان ہو، نیز اسلام اور مسلمانوں کا خیر خواہ ہو۔ اسلامی ادارے کے تمام چھوٹے بڑے مناصب پر مسلمان شخص کا فائز ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ کافر کو مسلمانوں اور اسلام کی کوئی رہنمائی تفویض کرنا جائز نہیں۔

اخلاص:

ہر عمل کی مقبولیت کے لیے اخلاص شرط ہے، لہذا اسلام کے بعد سب سے پہلی اور اہم صفت اخلاص ہی ہے۔ علامہ قلیؒ [متوفی ۶۳۰ھ] لکھتے ہیں:

”جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے وطن اور شہر میں قدرت و طاقت دی ہو، اور اپنی مخلوق اور بندوں پر امین بنایا ہو، اس کی قدرت اور اختیار کو بڑھایا ہو اور اس کا مرتبہ و مقام بلند کیا ہو تو اس پر لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ اور مخلوق کی امانت ادا کرے، اپنی دیانت خالص کرے، اپنے اخلاق کو مزین اور اپنے باطن کو صاف کرے، عدل کو اپنا معمول بنائے اور اجر و ثواب کو اپنی اصلی غرض سمجھے“

تقویٰ اور شریعت کی مکمل پاس داری:

سربراہ حکومت اسلامیہ کو تقویٰ کی صفت سے متصف ہونا چاہیے کیونکہ یہی تمام نیک اعمال کا مدار اور اساس ہے۔ ملت اسلامیہ کے بڑے سیاست دان امام ماموردیؒ [متوفی ۴۵۰ھ] نے تقویٰ کی تعریف میں لکھا ہے: ”تقویٰ اللہ تعالیٰ کی تابع داری کو ترجیح دینے اور اس کی نافرمانی سے بچنے کا نام ہے۔“

خلیفہ اول سیدنا ابو بکر صدیقؓ نے اپنے دو عاملوں [عمرؓ و اور ولید بن عقبہؓ] کو

23 جولائی: صوبہ قندوز..... ضلع امام صاحب..... ریویو کنٹرول بم دھماکہ..... پولیس کمانڈر شمال کی گاڑی تباہ..... کمانڈر سمیت 13 ہلاک

امام عزیمت نمبر

۶

نوائے افغان جریاد

شیزری [متوفی ۵۸۹ھ] نے لکھا ہے:

”سربراہ مملکت میں سب سے بہترین وصف عدل ہے اس کے ذریعے اس کی حکومت کو استحکام ملتا ہے کیونکہ عدل کرنا لوگوں کی اطاعت و الفت کا سبب ہے اور اس سے اعمال کیا صلاح ہوتی ہے اور اموال میں برکت آتی ہے، رعیت مضبوط ہوتی ہے اور فضیلت کی تکمیل ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو عدل کی طرف بلایا ہے اور لوگوں کو عدل کی ترغیب دی ہے۔ حکومت بندوں کے بغیر انجام نہیں پاتی اور بندوں کا انتظام و دوام مال کے بغیر نہیں ہوتا اور مال کا حصول آبادی کے بغیر ناممکن ہے اور آبادی عدل اور بہترین سیاست کے بغیر نہیں ہو سکتی۔“

احسان کرنا:

عدل کے ساتھ احسان کرنا بھی ضروری وصف ہے جس طرح اللہ تعالیٰ نے عدل کا حکم دیا ہے، اسی طرح اللہ تعالیٰ نے احسان کا ذکر فرمایا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ [النحل: ۹۰]

”اللہ تعالیٰ حکم کرتا ہے انصاف کرنے کا اور بھلائی کرنے کا۔“

علامہ موصیٰ لکھتے ہیں:

”یقیناً اللہ تعالیٰ کو معلوم تھا کہ مخلوق کا کام بغیر احسان کے صرف عدل سے ممکن نہیں، اس لیے اللہ تعالیٰ نے عدل کے بعد احسان کا حکم بھی فرمایا۔“

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”ہر تجلر [ذی روح] کے ساتھ نیکی کرنے میں اجر ہے۔“ امام نوویؒ اس حدیث مبارکہ کی تشریح میں رقم طراز ہیں:

”اس کے معنی یہ ہیں کہ ہر ذی روح کے ساتھ بھلائی کرنی چاہیے، خواہ پانی پلانا ہی کیوں نہ ہو یا کسی اور چیز کے ساتھ ہو، آپ کو اس کا اجر ملے گا۔ اس حدیث شریف میں محترم حیوانات کے ساتھ نیکی کرنے کی ترغیب دی گئی ہے اور محترم وہی حیوانات ہیں جن کو شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مارنے کا حکم نہیں دیا اور جن کو شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مارنے کا حکم دیا ہے صرف انہی کو مارنے میں شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حکم مانا جائے۔“

سچ بولنا:

سربراہ مملکت کو اپنے قول میں سچا ہونا چاہیے اور جھوٹ سے بچنا چاہیے۔ سچ بولنے کے بہت سے فوائد ہیں اور جھوٹ بولنے کے بہت سے نقصانات ہیں۔ زبان، دل اور عمل میں کامل ہم آہنگی کا نام سچائی ہے اور اس ہم آہنگی پر تمام اخلاق و معاملات کی درستی کا مدار ہے۔ امام مہلبؒ نے فرمایا:

”بہادر اور دلیر بادشاہ کے ہاتھ میں تیز تلوار سچ بولنے سے زیادہ عزت کا

بھرے ہوئے دور دکھائے ہیں۔ اس شرط کی اہمیت تمام لوگوں پر روز روشن کی طرح واضح ہے کسی دلیل کی ضروری ہے۔ قیادت اور رہبری خود اس شرط اور صفت کا تقاضا کرتی ہے کہ حاکم اور رئیس میں مذکورہ صفت بدرجہ کمال موجود ہو، یہ بات کسی خارجی دلیل کی محتاج نہیں ہے، بلکہ اسلام حاکم کے لیے یہ شرط مقرر کرتا ہے کہ حاکم کو ادارتی امور میں دوسروں سے زیادہ مہارت ہونی چاہیے اور یہ کہ حاکم قیادت کے کاموں کو دیگر لوگوں سے اچھے اور بہتر طریقے سے سنبھالنے والا ہو۔ خلیفہ چہارم سیدنا علیؑ فرماتے ہیں:

”اے لوگو! ولایت اور امامت کے منصب کا حق دار وہ شخص ہے جو اس منصب کے حق کو اچھی طرح ادراک کر سکے اور اس منصب کا بوجھ اٹھانے کی طاقت رکھتا ہو اور دوسروں کی پسنبت احکام الہی پر زیادہ باخبر ہو کہ اگر کوئی شخص امارت کے اوامر سے بغاوت یا شرارت پھیلائے تو اس کو سزا دے اور اس سزا کے باوجود باز نہ آئے تو اس کے ساتھ جنگ کی جائے۔“

اسلام کی نظر میں حاکم کے لیے اہم شرط یہ ہے کہ وہ اپنی رعیت کی قیادت کے کام احسن طریقے سے سنبھال سکے اور قیادت کی پوری اہلیت اور کفایت اس میں موجود ہو

سیاسی سمجھ میں امتیازی شان رکھنا:

اسلام کے منطقی نظریے کے مطابق ریاست اور امارت کے حصول کے لیے صرف ولایت کی قدرت کافی نہیں، بلکہ ایک مسلمان حاکم کے لیے یہ شرط بھی بہت ضروری ہے کہ یہ معاشرے میں سیاست کی سب سے بہتر سمجھ رکھتا ہو۔ سیاسی امور میں کوئی دوسرا شخص اس سے زیادہ ماہر نہ ہو۔ اس شرط کے پورا ہونے پر یہ امت کے تمام مصالح اور بہتری سے زیادہ باخبر ہوگا اور امت کے تمام امور اور ضروریات اس کو اچھی طرح معلوم ہوں گی۔ کسی ایسے شخص کو امت کی سیاست اور سربراہی کا منصب سپرد کرنا جو سیاست اور ادارے سے بے خبر ہو، قیادت اور امارت کا تجربہ نہ رکھتا ہو اور احسن طریقے سے امور مملکت کو تکمیل تک نہ پہنچا سکتا ہو تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ یہ سربراہی بچوں کے سپرد کر دی گئی اور بچوں کو قیادت سپرد کرنے کا نتیجہ اور خطرہ سب کے سامنے واضح اور ظاہر ہے۔ خلیفہ چہارم سیدنا علیؑ ابن ابی طالبؑ نے اس خطرے کو پہچانتے ہوئے فرمایا تھا:

”لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ بادشاہ کے قریب صرف وہ شخص ہوگا جو بادشاہ کے لیے لوگوں کی شیطانی اور جاسوسی کرے گا اور اس کے عقل مند اور چوکنے لوگ فاسق اور فاجر ہوں گے اور اس وقت میں بادشاہی عورتوں کے مشورہ سے چلے گی اور ناسمجھ لوگ اس کے سربراہ ہوں گے۔“

عدل:

سربراہ مملکت اجتماعی عدل پر قدرت رکھنے والا اور اپنی رعایا کے ساتھ کاموں میں عدل کا اہتمام کرنے والا ہوگا۔ حکام کے لیے عدل و انصاف کے بارے میں علامہ

باعث نہیں۔ اخف بن قیسؓ نے فرمایا ہے کہ تمام لوگوں کو سچ بولنا چاہیے اور حکام کے لیے تو بہت زیادہ ضروری ہے؛ کیونکہ جھوٹ بولنے سے انسان بے عزت بن جاتا ہے، جب کہ حاکم ایک معزز انسان ہوتا ہے۔

ایفائے عہد:

حاکم وقت کو اپنے قول میں صادق اور لوگوں سے کیے ہوئے وعدوں میں وفادار ہونا چاہیے۔ امام ماوردیؒ نے لکھا ہے:

”جب تم کسی سے عطا کا وعدہ کرو یا کسی کو سزا کی دھمکی دو تو پھر ان دونوں پر عمل کرو۔ کیونکہ نیک لوگوں سے نیکی کا بدلہ تمہارے ذمہ ایک لازمی حق ہے اور برے لوگوں کو سزا دینا ان پر تمہارا حق ہے۔“

حاکم کے لیے ضروری ہے کہ وعدوں کو پورا کرے۔ امام ماوردیؒ نے لکھا ہے:

”حاکم وقت اس بات کو جان لے کہ اس کی حکومت کی بنیاد وعدوں کو پورا کرنا ہے؛ کیونکہ وعدہ خلافی اور دھوکہ فتنج چیز ہے اور بادشاہوں کے لیے تو بہت ہی نازیبا اور ضرر رساں ہے کیونکہ جو شخص وعدہ پورا کرنے کے بارے میں قابل اعتماد خیال نہ کیا جاتا ہو اور اس کے قول و فعل کے درمیان موافقت نہ ہو اور وعدہ خلافی میں مشہور ہو جائے تو اس کی طرف لوگوں کا میلان کم اور نفرت زیادہ ہو جاتی ہے۔ جب بادشاہ کی دھوکہ دہی کی وجہ سے لوگ متنفّر ہونے لگیں گے تو جذبہ اتباع کے زوال پذیر ہونے اور نصرت و امداد کی کمی کی وجہ سے سلطنت کی بنیادیں ہل جائیں گی۔“

اتباع حق:

حق کا تابع و حامی ہونا مسلمان حاکم کے لیے ضروری ہے۔ حضرت عمر فاروقؓ نے اپنے حکام کو یوں لکھا:

”لوگوں کو اپنے نزدیک حقوق میں برابر رکھو۔ لوگوں میں سے قریب والا تمہارے نزدیک ایسا ہو جیسا کہ دور والا اور دور والا ایسا ہو جیسا کہ قریب والا۔ [یعنی ان میں سے قریب اور دور حقوق میں برابر ہیں، حق اس کے حق دار کو دو چاہے کوئی بھی ہو]۔“

حضرت عمرؓ نے حضرت معاویہؓ کو لکھا:

”تم حق کو لازم پکڑو، حق تمہارے سامنے اہل حق کے مراتب واضح کرے گا، صرف حق کے ساتھ ہی فیصلہ کرنا۔ والسلام۔“

جہادی امور میں امتیازی مہارت رکھنا:

حاکم کے لیے لازم ہے کہ وہ جہادی امور میں کافی مہارت کا حامل ہو اور پوری شجاعت اور بہادری کا نمونہ ہو۔ شجاعت کی حقیقت یہ ہے کہ جوش و جذبہ موجزن ہو،

رعب جاتا رہے، دشمن کی ہیبت نہ رہے یا ملاقات [جنگ و جدل] کے وقت دشمن کو کمزور سمجھے۔ شاہ ولی اللہؒ لکھتے ہیں:

”شجاعت بزدلی اور غیر مناسب سختی کے درمیان ایک مرحلے کا نام ہے۔ اگر مسلمانوں کا سربراہ بہادر نہ ہو تو پھر وہ دشمنوں کے سامنے نہیں ڈٹ سکتا اور رعایا کی نظروں میں وہ بے حیثیت ہوگا۔“

بادشاہ اور حاکم کے لیے دوسرے لوگوں کی بہ نسبت زیادہ شجاعت اور بہادر ہونا ضروری ہے۔ علامہ شیزریؒ لکھتے ہیں:

”یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ بادشاہ کے لیے لازمی صفات میں سے شجاعت بھی ہے۔ یعنی بادشاہ کو شجاعت کی صفت ضرور رکھنی چاہیے۔ اگر شجاعت کا جذبہ بادشاہ اور حاکم میں طبعاً موجود نہ ہو تو وہ اپنے آپ میں یہ جذبہ بتکلف پیدا کرے تاکہ اپنی ہیبت سے اپنے ہم مثل لوگوں کے دلوں سے طمع ختم کرے۔ اور شجاعت کا جذبہ رکھنے سے وہ اپنی مملکت کے حدود کا دفاع کرے، نیز ملک کی حفاظت اور رعیت کا دفاع بھی کرے۔“

صبر کا مادہ رکھنا:

سربراہ مملکت کو صابر ہونا چاہیے۔ کیونکہ صبر ایک ایسی صفت ہے کہ جو بھی اس کو اپناتا ہے اس کے امور سنبھلے لگتے ہیں اور اس کے تمام اعمال میں توازن پیدا ہونے لگتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوا وَكَانُوا بِآيَاتِنَا يُوقِنُونَ [السجدة: ۲۴]

”اور ہم نے ان میں جب کہ انہوں نے صبر کیا بہت سے پیشوا بنادیے تھے جو ہمارے حکم سے ہدایت کیا کرتے تھے اور وہ لوگ ہماری آیتوں کا یقین رکھتے تھے۔“

اس آیت کی تشریح میں مولانا ظفر احمد عثمانیؒ لکھتے ہیں:

”مذکورہ آیت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ ایک شخص کی امامت اور کسی منصب پر فائز ہونے کے لیے دو چیزیں نصاب ہیں: ایک صبر یعنی دنیا سے بے رغبتی اور دوسری یقین اور مضبوط علم۔“

امام جاحظؒ لکھتے ہیں:

”مصائب پر ثابت قدم رہنا ایسی صفت ہے جو بہادری، وقار اور شجاعت کا مرکب ہے۔“

حلم اور برداشت کا مادہ رکھنا:

رہ نمائے قوم کے لیے ضروری ہے کہ وہ حلم اور نرمی کی صفت اپنا لے اور

24 جولائی، صوبہ بدخشان..... ضلع وردوج..... اہم فوجی پرمکڑ مجاہدین کا حملہ..... جنگجو کمانڈر اور اعلیٰ افسروں سمیت 110 پولیس اہلکار، مقامی جنگجو اور کٹھ پتلی فوج گرفتار..... 25 اہلکار ہلاک

ہوں اور ایسے سرکشوں سے جو حاجت مند نہ ہو۔ کیونکہ شریف حالت مجبوری میں اور سرکش شیر ہو کر حملہ کرتا ہے۔

اہل لوگوں کے ساتھ مشورہ کرنا:

مسلمان حاکم کے اوصاف میں سے ایک صفت یہ بھی ہے کہ کسی بھی اہم کام کے اجرا سے پہلے اہل لوگوں کے ساتھ مشورہ کرے، کیونکہ یہ اہل شوریٰ کا حق ہے اور حاکم پر لازم ہے۔ علامہ شعبانؒ لکھتے ہیں:

”نیک بادشاہ کی خصوصیات میں سے ایک یہ ہے کہ وہ نیک لوگوں سے مشورہ لیتا ہے، کیونکہ یہ سیاست اور مملکت کے فرائض میں شامل ہے۔ بہتر یہ ہے کہ وہ مشورہ لینے کے لیے تمام تر توجہ سے کام لے اور تیز ذہن رکھنے والوں سے مدد حاصل کرے۔ بادشاہ اور حاکم کے لیے بھی ناگہانی آفات، مصائب اور عوارض ہو سکتے ہیں جن کا علاج عقل مند لوگ ہی کر سکتے ہیں۔“

مجاہد اور اس کے گھرانے کا خیال رکھنا:

مسلمان حاکم، مجاہدین اور ان کے گھرانوں کا خیال اچھے طریقے سے رکھے۔ حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں لوگوں کو عطیات ان کی موجودگی میں تقسیم کیے جاتے تھے۔ ایک مرتبہ چانک دیکھا کہ ایک آدمی کے چہرے پر زخم کا اثر ہے۔ آپؓ نے اُس سے اس زخم کے بارے میں پوچھا تو اس نے کہا کہ ایک غزوہ میں مجھے یہ زخم ہوا ہے۔ حضرت عمرؓ نے چار مرتبہ ہزار ہزار درہم دینے کا حکم دیا۔ چار ہزار درہم اس کو دیے گئے، وہ زخمی حیا کی وجہ سے باہر نکلا۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا تو لوگوں نے عرض کیا کہ وہ زیادہ دینے کی وجہ سے حیا سے چلا گیا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ کی قسم اگر یہ اسی جگہ ٹھہرا رہتا تو اس وقت تک اسے دیتا رہتا جب تک ایک درہم بھی باقی رہتا۔ اس کا چہرہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں زخمی ہوا ہے۔“

حضرت عمرؓ مجاہدین کے گھرانوں کا بہت خیال رکھتے۔ آپؓ کے سامنے بازار میں ایک عورت آئی اور کہنے لگی: اے امیر المؤمنین! میرا شوہر مر گیا ہے اور اُس نے چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑ دیے ہیں۔ ہم زندگی کے گزر بسر کا کوئی ذریعہ نہیں رکھتے۔ اس لیے میں ڈرتی ہوں کہ کہیں ضائع نہ ہو جائیں، اور میں خفاف بن ایما غفاری کی بیٹی ہوں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حدیبیہ میں شریک تھے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: مہربان بنسب قریب ”[قریبی تعلق والے کو خوش آمدید]“..... پھر گھر تشریف لائے اور گھر میں جو سب سے مضبوط اور قوی اونٹ تھا اس پر دو بوری غلہ اور درمیان میں مزید نقد، کپڑے ڈال دیے اور عورت کو اونٹ کی رسی تھما دی اور فرمایا: ”یہ لے جاؤ اور یہ غلہ ختم نہیں ہوگا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں مزید دے گا۔“

☆☆☆☆☆

مصائب و تکالیف کی برداشت کا مادہ پیدا کرے۔ علم کا مطلب ہے بردباری۔ یعنی باوجود یہ کہ قدرت رکھتا ہے اور پھر بھی غصے کی حالت میں نرمی سے کام لیتا ہے۔ اس بنا پر متحمل مزاج شخص کو حلیم کہا جاتا ہے، حلیم ایسی فضیلت ہے جو انسان کے کمال، عقل، غلبہ، فزائیگی اور قوت غضب کے مقہور و مغلوب ہونے پر دلالت کرتی ہے۔ اس فضیلت کے ساتھ اگرچہ ہر شخص کو متصف ہونا چاہیے لیکن رہنما، قائد اور قوم کے ہادی میں اس فضیلت کا وجود از بس ضروری ہے۔ اس لیے کہ اُس کو قدم قدم پر ایسی آزمائشوں اور امتحانات سے پالا جاتا ہے جن میں غصہ، غضب اور غیظ کا جوش میں آجانا فطری بات ہے۔ پس اگر رہنمائے قوم میں یہ وصف بدرجہ اتم موجود ہے تو وہ بلاشبہ قوم کی کشتی کو پار لے جائے گا۔ اور ان خطرات سے بارہو کر ایک ماہر ملاح اور کامیاب کپتان ثابت ہوگا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”یقیناً آدمی حلیم کے ذریعے روزہ دار اور رات کے وقت عبادت کرنے والے کا درجہ پا سکتا ہے۔ حلیم دنیا میں بھی سردار اور آخرت میں بھی سردار ہے۔“

لوگوں کے ساتھ مساویانہ زندگی اختیار کرنا:

حاکم اپنے کام، عہدے، مال اور نسب کی وجہ سے دوسرے انسان پر فوقیت نہیں رکھتا۔ تمام انسان آپس میں برابر ہیں۔ فوقیت اور امتیاز صرف ایمان اور تقویٰ پر ہی ہے۔ امام شعبیؒ فرماتے ہیں:

”حضرت عمرؓ بازار میں گشت فرماتے رہتے۔ قرآن پاک کی تلاوت فرماتے اور جہاں کہیں نزاع کرنے والوں کو دیکھتے وہیں ان کے درمیان فیصلہ فرماتے۔“

حضرت ہمدانی کہتے ہیں کہ ”میں نے حضرت عثمان کو ان کی خلافت کے زمانے میں دیکھا کہ وہ ایک خچر پر سوار تھے اور ان کے پیچھے ان کا غلام نائل بھی سوار تھا۔“ حضرت علیؓ کا یہ معمول تھا کہ آپ بازاروں میں اکیلے تشریف لے جاتے تھے حالانکہ آپ خلیفہ تھے۔

رعیت کے مسائل معلوم کر کے اُن کو حل کرنا:

حاکم وقت کے لیے لوگوں کی ضروریات پورا کرنا فرض کے درجے میں ہے اور اس سے غفلت اور کوتاہی اس پر قرض کی مانند ہے۔ سربراہ مملکت کے لیے ضروری ہے کہ وہ مسلمانوں کی علمی اور عملی ضروریات معلوم کرے اور ان کو پورا کرنے کی کوشش کرے۔ عبداللہ مالکیؒ [متوفی ۸۲ھ] لکھتے ہیں:

”بادشاہ وقت کے لیے لازم ہے کہ وہ اپنی رعایا کے امور پر غور کرے، صالح لوگوں کی ضروریات معلوم کر کے ان کو پورا کرنے کی کوشش کرے اور بد معاش اور سرکش لوگوں کی سرکشی معلوم کر کے اس کا خاتمہ کرے۔ بادشاہ وقت پر لازم ہے کہ وہ ایسے شریفوں سے ڈرے جو حاجت مند اور بھوکے

24 جولائی: صوبہ اردوگان..... ضلع دہراوڈ..... مجاہدین کے حملے میں چوکی کمانڈر مارا گیا..... جب کہ فوجی ٹینک دھماکہ خیز مواد سے تباہ

امارت اسلامی افغانستان کے نئے امیر، امیر المومنین ملا اختر محمد منصور حفظہ اللہ سے جماعت القاعدۃ الجہاد کی تجدید بیعت سے متعلق شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ کا بیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ والحمد لله والصلاة والسلام على رسول الله وآله وصحبه
ومن والاه،

محترم ملا اختر محمد منصور حفظہ اللہ کے نام: اللہ سبحانہ تعالیٰ حق سے ان کی مدد
کرے اور ان کو حق کا مددگار اور اپنے دین، کتاب اور مومن بندوں کی نصرت کا ذریعہ
بنائے۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

ہم امید کرتے ہیں کہ آپ، آپ کے احباب، ساتھی اور انصار سب خیر و
عافیت سے اور دنیاوی عزت اور اخروی فلاح کے حوالے سے اللہ سبحانہ تعالیٰ کی محبوب

ترین حالت میں ہوں گے۔ اللہ
سبحانہ تعالیٰ آپ کو اپنی محبت اور رضا
کی راہ پر ثابت قدم رکھے اور دنیا و
آخرت کے ہر شر اور تکلیف سے
محفوظ فرمائے۔

اپنے محترم امیر، امیر المومنین ملا محمد عمر
مجاہد رحمہ اللہ رحمۃ ولسعہ کے ہم سے
اور امت مسلمہ اور مجاہدین، مہاجرین و
مراہطین سے بچھڑ جانے پر ہم بہت
غمگین اور رنجیدہ ہیں۔ اللہ سبحانہ

تعالیٰ ہمیں رسوائی اور پسائی سے محفوظ فرما کر اپنی نعمت اور فضل سے فردوسِ اعلیٰ میں ان کا
ساتھ نصیب فرمائے۔ ہم شاہد ہیں کہ وہ بطور مجاہد و مرابطہ مجاہدین کے امیر و قائد اپنے رب
سے ملاقات تک حق پر ڈٹے رہے۔ ہم اس بات پر گواہ ہیں کہ انہوں نے جو کہا اس کو سچ
کر کے دکھایا، اپنا وعدہ وفا کیا، اپنے دین و عقیدے پر ذرا بھی سمجھوتہ نہ کیا۔ انہوں نے
مسلمانوں کے لیے تاریخ اسلام میں صدق اور اللہ پاک کی ذات پر حسن توکل کی روشن
مثال قائم کی اور آخرت کو دنیا پر ترجیح دی (واللہ حسبه)۔ عظیم امارت اسلامی کے عظیم
امیر، وہ بطل جری جنہوں نے عالمی کفریہ طاقتوں کے سامنے گھٹنے نہیں ٹیکے بلکہ اللہ سبحانہ
تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے اپنے پاک باز سپاہیوں کے ساتھ اس یلغار کے سامنے ڈٹ

گئے۔۔۔۔۔ پھر اللہ سبحانہ تعالیٰ نے بھی اپنے بندے کی نصرت فرمائی اور انہیں سر بلندی عطا
کی۔۔۔۔۔ وہ امیر جنہوں نے فرمایا تھا:
”شیخ اسامہ کا مسئلہ فقط ایک فرد کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ اب یہ دین اسلام کی
عزت کا مسئلہ بن چکا ہے“

چنانچہ اللہ پاک نے مہاجرین و مسلمین کے قلوب میں ان کی محبت بھردی۔ وہ
امیر جنہوں نے مشرکین کے بتوں کی پوجا کرنے کی بجائے حضرت ابراہیم علیہ السلام خلیل
اللہ کی سنت زندہ کرتے ہوئے بتوں کو پاش پاش کر دیا اور پھر اپنی آخری سانس تک اس
حق پر ڈٹے رہے۔ وہ بلاشبہ اپنی ذات میں ایک امت تھے! اللہ سبحانہ تعالیٰ ان پر اپنی
ڈھیروں رحمتیں نازل فرمائے اور انہیں فردوس کے اعلیٰ درجات سے نوازے۔ ہم اللہ

سبحانہ تعالیٰ کے فیصلوں پر
راضی ہیں اور اس کی تقدیر کو
تسلیم کرتے ہیں اور اپنے لیے
اللہ سبحانہ تعالیٰ سے اس کی
توفیق اور فضل کے خواست
گار ہیں کہ ہمیں حق و ہدایت،
اپنے دین اور اپنے نبی صلی
اللہ علیہ وسلم کی سنت اور راہ
جہاد پر ثابت قدم رکھے اور
اپنے صالح شہدا قائدین رحمہم

حضرت مولانا امیر المومنین ملا اختر محمد منصور حفظہ اللہ، اللہ سبحانہ تعالیٰ نے آپ کو اور ہمارے امیر المومنین
ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کو یہ شرف اور اعزاز بخشا کہ خلافت عثمانیہ کے سقوط کے بعد آپ کے ہاتھوں پہلی
اسلامی امارت قائم کروائی۔ اس وقت جب دنیا میں اس کے سوا کوئی شرعی امارت موجود نہیں تھی۔ یہ امارت
جہاد کے ذریعے امر بالمعروف و نہی عن المنکر اور شریعت کے نفاذ کے لیے قائم ہوئی۔ دنیا بھر کے مجاہدین و
مہاجرین اور ہمارے امام و مجدد و جہاد شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ نے اس امارت کے صدق و اخلاص کو
محسوس کرتے ہوئے اس کی بیعت کی اور سب مسلمانوں کو بھی امارت کی بیعت کی دعوت دی۔ شیخ رحمہ اللہ
نے اس بیعت کے موقع پر اعلان کیا تھا کہ ان کی یہ بیعت، بیعتِ عظمیٰ ہے جس میں جماعت قاعدۃ الجہاد
اور وہ سب لوگ شامل ہیں جنہوں نے شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ کی بیعت کر رکھی تھی۔

اللہ! امیر محترم اسد الاسلام شیخ اسامہ بن لادن اور ان کے رفقاء، شیخ ابو صعب الزرقاوی،
ابو حمزہ المہاجر، شیخ مصطفیٰ ابو یزید، شیخ ابواللیث، عطیہ اللہ اور ابو یحییٰ اللہی اور دیگر تمام
صادقین مشائخ جہاد (نحسہم کذا لک واللہ حسبہم) کے نقش قدم پر چلتے ہوئے مجاہدین
کے اتحاد کی سعی کے لیے کوشاں رکھے۔

میں، شیخ اسامہ بن لادن اور ان کے رفقاء ابراہیم رحمہم اللہ کی امیر المومنین
ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ سے کی ہوئی بیعت کی تجدید کرتے ہوئے بحیثیت امیر جماعت قاعدۃ
الجہاد آپ کو اپنی بیعت پیش کرتا ہوں۔

پس ہم آپ سے کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور سنت

خلفائے راشدین پر بیعت کرتے ہیں۔ سے سماع و اطاعت کی بیعت کرتے ہیں اور اللہ سبحانہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ ہمیں احسن

طریقے سے یہ بیعت نبھانے اور آپ کو اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضرت مولانا امیر المؤمنین ملا اختر محمد منصور حفظہ اللہ، اللہ سبحانہ تعالیٰ نے آپ

کو اور ہمارے امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کو یہ شرف اور اعزاز بخشا کہ خلافت عثمانیہ

کے سقوط کے بعد آپ کے ہاتھوں پہلی اسلامی امارت قائم کروائی۔ اس وقت جب دنیا

میں اس کے سوا کوئی شرعی امارت موجود نہیں تھی۔ یہ امارت جہاد کے ذریعے امر بالمعروف

ونہی عن المنکر اور شریعت کے نفاذ کے لیے قائم ہوئی۔ دنیا بھر کے مجاہدین و مہاجرین اور

ہمارے امام، مجدد جہاد شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ نے اس امارت کے صدق و اخلاص کو

محسوس کرتے ہوئے اس کی بیعت کی اور سب مسلمانوں کو بھی امارت کی بیعت کی دعوت

دی۔ شیخ رحمہ اللہ نے اس بیعت کے موقع پر اعلان کیا تھا کہ ان کی یہ بیعت،

بیعت عظمیٰ ہے جس میں جماعت قاعدہ

الجہاد اور وہ سب لوگ شامل ہیں جنہوں نے شیخ اسامہ بن لادن رحمہ

اللہ کی بیعت کر رکھی تھی۔

پھر اللہ سبحانہ تعالیٰ نے آپ کو مغربی کفر کی صلیبی یلغار کے سامنے ڈٹ جانے کا

شرف بخشا اور آپ کو یہ اعزاز دیا کہ آپ نے اپنے مہاجرین بھائیوں کا دفاع کیا اور ان کی

حفاظت کی خاطر اپنا ملک، سلطنت، جان و مال سب کچھ قربان کر دیا۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ کی مدد

ونصرت سے اپنے اسی منہج پر ڈٹے رہے اور ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ ہم آپ کے

جنود و انصار اور آپ کے کتبوں میں سے ایک کتبہ (مجموعہ) ہیں۔

اللہ تعالیٰ سچ فرمایا:

وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا ۚ وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ

وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ

”اور جو کوئی اللہ سے ڈرے گا وہ اس کے لیے (رنج و سخن سے) مخلصی (کی

صورت) پیدا کر دے گا، اور اس کو ایسی جگہ سے رزق دے گا جہاں سے (وہم

و) گمان بھی نہ ہو اور جو اللہ پر بھروسہ رکھے گا اللہ اس کو کفایت کر دے گا۔“

آپ کا بھائی

ایمن الظواہری

امیر جماعت القاعدۃ الجہاد

ہفتہ، ۱۶ شوال ۱۴۳۶ ہجری

☆☆☆☆☆

ہم آپ سے مسلمان سرزمینوں میں شریعت کی حاکمیت کے قیام کی بیعت

کرتے ہیں، ایسی شرعی حاکمیت جو کسی کی مظلوم و مطیع نہ ہو اور نہ ہی اس میں انسانوں کے

بنائے ہوئے قوانین کی ملاوٹ ہو۔

ہم آپ سے ہر ایسی حاکمیت، نظام، عہد و پیمان یا معاہدے سے برأت کی

بیعت کرتے ہیں جو خلاف شریعت ہو۔ چاہے وہ مسلمان ممالک پر مسلط نظام کی صورت

میں ہو یا ان کے علاوہ ایسی بین الاقوامی تنظیمیں اور ادارے جو خلاف شریعت ہوں جیسے

اقوام متحدہ وغیرہ۔

اور ہم آپ سے اس وعدہ کے ساتھ بیعت کرتے ہیں کہ غصب شدہ اسلامی

سرزمینوں کی آزادی کے لیے اس وقت

تک جہاد جاری رکھیں گے جب تک کا شفر

سے لے کر اندلس تک، قوقاز سے صومالیہ

اور وسطی افریقہ تک، کشمیر سے بیت

المقدس تک اور فلپائن سے لے کر کابل اور

شرقتند و بخارا تک مسلم سرزمینوں کا چپہ چپہ

کفر کے تسلط سے آزاد نہ ہو جائے۔

ہم آپ کے ہاتھ پر شریعت میں تحریف کرنے والے ان تمام خائن حکمرانوں

کے خلاف جہاد کی بیعت کرتے ہیں جو اسلامی ممالک پر مسلط ہیں۔ جنہوں نے شریعت

اسلامیہ کے احکامات کو معطل کر کے مسلمانوں پر کفار کے قوانین نافذ کیے ہوئے ہیں اور

دن رات فساد پھیلانے میں مصروف ہیں۔ ان حکمرانوں نے مسلم معاشروں کو کفر کی ایجنٹ

ایسی مرتد تنظیموں کے حوالے کر رکھا ہے جو شریعت کی تحقیر کرتی ہیں اور کفریہ عقائد و نظریات

کی ترویج کرتی ہیں۔ یہی وہ خائن ہیں جنہوں نے مسلمانوں کی سرزمینیں اور خزانے اسلام

کے دشمنوں کو بیچ دیے ہیں۔

ہم آپ سے دنیا بھر کے کمزور مسلمانوں کی نصرت کی بیعت کرتے ہیں اور

اس بات کی بھی کہ حسب استطاعت امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دیتے

رہیں گے۔ ہم آپ سے بیعت کرتے ہیں کہ اس وقت تک امارت اسلامیہ کا دفاع کرتے

رہیں گے جب تک وہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق ہماری

قیادت کرتی رہے گی۔ ہم آپ سے ایسی اسلامی خلافت کے قیام کی بیعت کرتے ہیں

جو امت مسلمہ کی رضا اور مشورے سے قائم ہو، جس کی بنیاد شوریٰ پر ہو، جو عدل اور امن و

امان قائم کرے، ظلم کو مٹائے اور حقوق ادا کرے اور علم جہاد کو بلند کرے۔ ہم ان سب

امور میں اور تنگی و آسانی، کراہت و رغبت ہر حال میں حسب استطاعت معروف میں آپ

28 جولائی، صوبہ بلخند..... ضلع خاشین..... مجاہدین کا پولیس الہکاروں پر حملہ..... 2 ہلاک ہلاک..... جبکہ 3 زخمی

امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کے جہاد کا روحانی رشتہ

دکتور عادل فاروقی

کبھی بالاکوٹ اور کبھی کہیں اور اہل ایمان صورتِ خورشید اپنی زندگی سے عامۃ المسلمین کے جذبوں کو جلا بخشتے رہے۔ ان کوششوں میں جب عوام کی اتنی بڑی تعداد نے ساتھ نہ دیا جتنی تعداد پر قوموں کے بارے میں پستی سے نکلنے کے تکوینی فیصلے ہوا کرتے ہیں تو حق تعالیٰ نے کہیں تو ان ہیرے جواہرات کو شہادتوں کی خلعتوں سے سرفراز کر کے اپنے پاس بلا لیا اور کمزوری کے عہد میں کچھ نے شریعت ہی کی تعلیمات کے مطابق حکمت عملی تبدیل کی اور اس بعد والی صورت کا عملی ظہور ”دارالعلوم دیوبند“ کی صورت میں ہوا۔ اس دینی درس گاہ نے شریکِ رسوم و رواج، عقیدے کے بگاڑ، جدیدیت، الحاد، مادیت اور سیاسی محاذ پر کثیر جہتی فکری اور عملی جنگ لڑی۔ اللہ کے نور سے دیکھنے والے ان قدسی نفوس نے ایک تدریجی حکمت عملی اپنائی اور پھر تحریکِ خلافت بھی انہی کے سوچے نقوش پر برپا ہوتی ہے اور تحریکِ ریشمی رومال بھی انہی عمق ریزیوں کی محنت سے اٹھتی ہے۔

آج فکرِ دیوبند کے کچھ خود ساختہ بونے شارحین عصر حاضر کے جہاد کو علمائے دیوبند کی فکر و مزاج کے الٹ دکھانے میں مصروف ہیں مگر یہ نہیں جانتے کہ ان جیسے کئی پستی کے ہر عہد میں موجود رہے ہیں مگر وہ اپنا پیٹ بھرنے کے سوا کچھ نہیں کر سکے ہیں۔ پہلے خلافتِ اسلامیہ کی تقویت اور پھر اس کی بحالی کی کوشش میں جس طرح سے علمائے دیوبند مصروف رہے اس سارے کو دیکھتے ہوئے عصر حاضر کے عالمی جہاد کو دیوبند کی فکر و مزاج کے خلاف کہا جانا کج فہمی کے علاوہ اور کیا کہلا سکتا ہے؟! اُس زمانے میں منظر نامہ بالکل مختلف تھا اور اب کچھ اور ہے لہذا ایسے نتائج اخذ کرنا بدینتی کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔ علمائے دیوبند کا ہندوستان میں ہوتے ہوئے اتنی دور افغانستان میں [جہاں انگریزی استعمار پاؤں کی ٹھوک پر رکھا گیا تھا] رابطے کرنا اور معاملات کو منظم کرنے کی کوششوں کو دیکھتے ہوئے بھی آج کے عالمی جہاد سے قطع تعلقی ثابت کرنا اُن پر طعن باندھنے کے مترادف ہے۔

اس زمانے میں افغانستان کے عسکری قائدین میں حضرت گنگوہی رحمہ اللہ کے بیعت یافتہ افراد کا پایا جانا کس بات کی علامت ہے کہ ان اکابرین کی نگاہ کس قدر وسیع تھی مگر یہ دیوار تک دیکھ سکنے والی عقل کو سب کچھ سمجھ لینے والے دیوبند سے منسوب نام نہاد ”مذہبی دانش ور“ اسے کیا سمجھیں۔ اسی طرح حضرت نانوتوی علیہ الرحمہ نے دیوبند کے قیام کے مقاصد جس طرح سے بیان فرمائے ہیں ان کو دیکھتے ہوئے کوئی بھی بالغ نظر مبصر یہ طے کر سکتا ہے کہ ان اکابرین کی نظر مستقبل کو کیسے دیکھ رہی تھی۔

اسلام میں فکر و نظر کی سطح ہو یا عمل کی دنیا، کسی بھی فرد یا گروہ کے لیے اپنی اعتباری حقیقت کو قائم کرنے کے لیے استنادی حیثیت کو منوانا ایک لازمی شے ہے۔ محدثین کے ہاں جو یہ اصول قائم کیا گیا کہ ”اسناد دین کا حصہ ہیں“ تو اب کسی بھی زمانے میں دین سے متعلق ہر کوشش کے دینی ہونے کے لیے ضروری ہے کہ اُس کی سند واسطہ در واسطہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتی ہو۔ اگر درمیان میں یہ سند کہیں بھی منقطع ہوتی ہے تو وہ فکر و عمل کا سارا منہج غیر معتبر ٹھہرے گا۔

امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد نور اللہ مرقدہ کا جہادی منہج جز سے لے کر کل تک منہاجِ نبوت پر پورا اترتا ہے۔ آپ رحمہ اللہ کی جہادی بصیرت خیر القرون کی یادیں تازہ کر دیتی ہے۔ آپ رحمہ اللہ کے فیصلوں میں جہاد کی مصلحت کے تناظر میں کبھی کافر دشمن کے ساتھ بھی عفو و درگزر کا معاملہ کیا جاتا نظر آتا ہے اور کبھی مسلمانوں جیسا نام رکھنے والے اپنی قوم اور قبیلے سے تعلق رکھنے والے دشمن کے حمایتی اور مددگار کے بارے میں حضراتِ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جیسی دینی غیرت و حمیت دکھائی دیتی ہے۔ ایک مجاہد جب دنیا کی ہر آسائش اور سہولت کو پاؤں کی ٹھوک پر رکھتے ہوئے رب کی جنتوں میں اعلیٰ درجے کا کمین بننے کی خواہش لے کر میدانِ جہاد میں دشمن کے سامنے آ موجود ہوتا ہے تو وہ روحانیت کی منزلیں دوڑتا ہوا طے کرتا چلا جاتا ہے۔ اس مقام پر آ کر اس کا روحانی رشتہ مختلف واسطوں سے بدرجہ اتم کے میدانوں سے جڑ جاتا ہے۔

اسلام کو جب حق سبحانہ و تعالیٰ نے تقویت دی اور یہ جزیرہ عرب سے باہر پھیلنا شروع ہوا تو اُسی زمانے میں اس کے نور سے کفر و شرک کے گھپ اندھیروں میں لپٹے ہندوستان میں بھی اجالا شروع ہوا یہاں تک کہ ایک وقت آیا اور ہندوستان پر بھی توحید کی حاکمیت قائم ہو گئی۔ اس کے بعد حالات بدلے اور قوموں کی زندگی میں وقت گزرنے کے ساتھ در آنے والی کمزوریاں مسلمانوں میں بھی آتی چلی گئیں اور پستی کی طرف دھلکتی مسلم عوام کا کبھی کبھی کسی مضبوط چٹان پر ہاتھ پڑتا تو کچھ وقت کے لیے وہ سنبھل جاتی۔ اس سارے عہد میں امت کی فطری قیادت طبقہٴ علما کو جب جب بھی موقع ملا انہوں نے اپنی ذمہ داریوں کو بقدر وسعت ادا کرنے کی بھرپور کوشش کی۔

عالمی جہاد اور اکابرینِ دیوبند کا فکری مزاج:

ایک وقت آیا کہ انگریزی استعمار یہاں قابض ہوا پھر اس استعمار اور یہاں کی باغی کفریہ طاقتوں مرہٹوں اور سکھوں کے خلاف جہادی میدان سجتے چلے گئے، کبھی شاملی

ملا عمر جہاد ی نسبتوں کا سنگم:

خلافت عثمانیہ استعمار کے مقابل جب کمزور ہونا شروع ہوئی تو غاصب حملہ آوروں کے خلاف گزشتہ ڈیڑھ صدی میں دنیا بھر کے مختلف خطوں میں علمائے حق کی زیر قیادت جہادی تحریکات اٹھیں اور انہوں نے اپنی ہمت اور طاقت کے مطابق جو ہوسکا امت کی بہتری کے لیے وہ سب کیا۔ قیادتوں کی شہادتوں کے بعد ان تحریکوں میں سے کچھ حالات کا جبر برداشت نہ کر سکیں اور اپنی حکمت عملی کو تبدیل کر گئیں کچھ نے دلوں کے اندر جذبوں کو زندہ رکھا اور نئے انداز میں محنت شروع کی یہ ترکیستان، شرق مقدونیا میں یہی کچھ ہوا خطہ افریقہ اور عالم عرب کے اللہ والے بھی اپنی ہمتوں کو کہیں پہاڑوں اور کہیں صحراؤں اور جنگلات میں سمیٹے اپنی سی کوشش میں مصروف رہے۔

تا آنکہ طلحہ روس خطہ افغانستان پر حملہ آور ہوا تو یہاں کے غیور مسلمانوں نے جہاد کا آغاز کر دیا۔ ادھر میدان جہاد بچا گیا اور ادھر زمین مختلف خطوں سے اپنے جواہرات یہاں لا کر ڈالتی گئی۔ جہاں جہاں کوئی اسلام کی حاکمیت کا خواب آنکھوں میں سجائے بیٹھا تھا وہ اس کی تعبیر دیکھنے افغانستان کی طرف چل نکلا۔ روس کو شکست تو ہو گئی لیکن پڑوسی ملک کی حکومت فوج اور اس کے خفیہ اداروں کے مفادات کے تحت ان کی باتوں میں آکر اکثر مقامی جہادی کمانڈرز اتنی اقتدار کی خاطر آپس میں لڑ پڑے۔ یہ صورت حال دیکھ کر مہاجرین کی اکثریت اپنے علاقوں کو واپس چلی گئی ایسے ہی شیخ اسامہ رحمہ اللہ بھی یہاں سے ہجرت کر گئے۔

بالآخر رب کی رحمت جوش میں آئی اور ۱۹۹۶ء میں جب اللہ تعالیٰ نے طالبان کو یہاں تکمیل بخشی تو انہوں نے دنیا بھر کے مظلومین کے لیے اپنے دروازے کھول دیے۔ اب ایک بار پھر خلافت علی منہاج النبوة کی کوششوں میں مصروف ابطال امت نے افغانستان کا رخ کیا اور اس بار یہاں پر ایک مرکزیت قائم تھی جس نے انہیں اپنوں کی طرح رکھا، انہیں ہر سہولت مہیا کی اور سوچنے، منصوبہ سازی کرنے اور اقدام اٹھانے کے تمام مراحل طے کرنے کے لیے سازگار فضاء عطا کی۔

اطلاوی استعمار کی نیندیں حرام کرنے والے صحرا کا شیر کہلانے والے عمر مختار رحمہ اللہ نے اپنے عملی جہاد اور شہادت سے لیبیا میں جو شمع روشن کی تھی وہ شیخ ابواللیث اللیبی وغیرہم کی صورت میں امارت اسلامیہ افغانستان کی میزبانی میں عالمی جہاد کی کاوشوں میں مصروف ہو گئے۔ جہاد مقدس اور اس کے جوار میں جو جہادی گروہ موجود رہے وہ شیخ اسامہ رحمہ اللہ کی قیادت میں امارت اسلامیہ افغانستان کے تحت آ گئے اور اس کرشماتی شخصیت کی مقناطیسی قوت نے تو پھر وہاں وہاں سے امت کے نوجوانوں کو امارت اسلامی کی بیعت پر مائل اور قائل کر دیا جہاں پچھلے کچھ عرصے میں جہاد کی دعوت دی بھی نہیں پہنچی تھی۔ ارض مقدس، فلسطین سے تعلق رکھنے والے گزشتہ عہد کے مجدد جہاد دکتور عبداللہ عزام

شہید نور اللہ مرقدہ کے شاگرد اور مستر شہین نے بھی ملا عمر صاحبؒ ہی کی بیعت کی جن میں ایک بڑا نام شیخ ابو خالد السوری فک اللہ اسرہ کا ہے۔ خطہ مصر سے شیخ حسن البنا شہیدؒ کے فہم کے جمود سے پاک حقیقی ورثا بھی بالآخر ہمیں آئے اور پھر ان کا حسن ان کی آنکھوں میں ایسا بچا کہ وہ انہی کے ہو کر رہ گئے۔ عراق سے تعلق رکھنے والے مجاہدین نے شیخ ابو مصعب المرقاویؒ کے ذریعے سے طالبان کو اپنا بڑا مانا۔ چیچنیا کے کمانڈر خطابؒ کے پیروکاروں اور تو قاز اور ترکیستان کے مجاہدین نے بھی ملا عمر صاحبؒ ہی قیادت پر اعتماد کیا۔ الغرض دنیا بھر میں احیائے اسلام کے لیے خالص شرعی بنیادوں پر کام کرنے والی علیحدہ علیحدہ تحریکی اجتماعیں عصر حاضر کے سب سے بڑے عبقری اور مجدد ذلما عمر رحمہ اللہ کے دست حق پرست پر آ کر شریعت کی بالادستی کی خاطر ایک بنیان مرصوص کی شکل اختیار کر گئیں۔

علمی حوالے سے دیکھیں تو جماعت القاعدۃ الجہاد کی شرعی کمیٹی کے ذمہ دار شیخ ابو یحییٰ اللیبی رحمہ اللہ نے لیبیا سے فقہ مالکی میں تخصص کرنے کے بعد کراچی سے ان علمائے دیوبند کے سامنے زانوئے تلمذ طے کرتے ہوئے فقہ حنفی میں مہارت پیدا کی جن میں سے کئی افغان طالبان کے اساتذہ اور مرشدین کی حیثیت رکھتے ہیں..... اسی شرعی کمیٹی کے دوسرے رکن شیخ سالم اللیبی رحمہ اللہ نے بھی موریتانیہ سے فقہ مالکی میں تخصص کیا اور بعد ازاں شمالی وزیرستان کے ایک جید عالم سے فقہ پر دسترس حاصل کی استاد جی سالمؒ نے دوران سبق ایک بار بڑے فخر سے تذکرہ کیا کہ ”میری سند، دو واسطوں سے حضرت گنگوہیؒ تک پہنچتی ہے“۔ دنیا بھر کے سلفی مجاہدین کے نزدیک علمائے جہاد میں بہت معتبر مقام رکھنے والے اردنی عالم شیخ ابو محمد المقدسی حفظہ اللہ بھی اپنے استادوں سے شیخ الحدیث حضرت زکریا کاندھلوی رحمہ اللہ اور حضرت مولانا ادریس کاندھلوی رحمہ اللہ تک اور پھر ان سے اوپر اپنی علمی سند رکھتے ہیں۔ اسی طرح امارت اسلامیہ افغانستان کے ذمہ داران اور عثمانی ایک جم غفیر کی تعداد میں ایسے ہیں جن میں سے کوئی ایک واسطے سے اور کوئی دو واسطوں سے ہوتا ہوا تحریک ریشی رومال اور اسیران مالٹا تک اور پھر وہاں سے ہو کر شمالی اور بالاکوٹ کے عبقریوں کی سنہری علمی اور عملی سند سے جڑ جاتا ہے۔

پس آج ہمارے لیے عالمی جہاد کے معاون اس فکر و مزاج کی تشریح طالبان سے براہ راست تعامل رکھنے والے مولانا سرفراز خان صفدرؒ، مولانا عبداللہ غازیؒ، مفتی رشید احمد لدھیانویؒ، مفتی نظام الدین شامزئیؒ، مولانا نور الہدیٰ صاحب مدظلہ العالی اور مفتی حمید اللہ جان صاحب مدظلہ العالی وغیرہم جیسے قد آور علم و عمل کے پہاڑوں کی معتبر ہے نہ کہ پستی کے عہد کی سیاسی حرکیات کو نام نہاد شرعی استدلال فراہم کرنے والے بونوں کی۔ اے امیر المؤمنین! اس پورے عہد میں کرہ ارض پر اللہ والوں کی نگاہ میں آپ ہی معتبر ٹھہرے ہیں!!! آپ کی فکر و منہج اور عمل کی ثقاہت پر دنیا بھر سے علم و عمل کے شاہ سواروں نے گواہی دی ہے!!! (بقیہ صفحہ ۳۳ پر)

29 جولائی، صوبہ بغلان..... ضلع دھڑ غوری..... مجاہدین کا ایک فوجی چوک..... 12 اہل کار زنی

بالعموم مستقبل کے حوالے سے ان کی امیدوں کا مرکز تھے۔ علمائے ربانین میں مردم شناسی کے اس جوہر کو سمجھنا اور اس کی قدر کرنا بہت ضروری ہے۔

آپ دیکھیں گے کہ خطہ افغان بہت عرصہ سے علمائے ہند کا مرکز امید رہا اور اب تک ہے۔ امام شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ نے بھی شوکت اسلام بحال دیکھنے کے لیے یہیں کے رجال کا ر سے امید وابستہ کی اور غازی احمد شاہ ابدالی رحمہ اللہ کو ہند پر حملہ آور ہونے کی ترغیب اور دعوت دی۔ ان کے جانشینوں میں امام نانوتوی اور امام گنگوہی رحمہما اللہ کی کاوشیں ابھی آپ کے سامنے آئیں گی، ان کے روحانی فرزندوں میں اولیں حضرت شیخ الہند رحمہ اللہ نے بھی اس تسلسل کو باقی رکھا۔ جہاد آزادی کی خاطر جب مولانا سندھی رحمہ اللہ کو کابل بھیجا اور خود جہاد مقدس تشریف لے گئے تو آپ کے ساتھ امام نانوتوی رحمہ اللہ کے نواسے مولانا منصور انصاری رحمہ اللہ بھی تھے، جو غالب نامہ (مشہور تحریر) کے ساتھ لائے، اور تحریک افشا ہونے پر مولانا سندھی رحمہ اللہ کے پاس تشریف لے گئے، یہ مولانا انصاری افغانستان کے وزیر مختار رہے تھے۔

اسی طرح حضرت شیخ الہند رحمہ اللہ نے امام گنگوہی رحمہ اللہ کے شاگرد اور مدرسہ فتح پوری کے استاد مولانا سیف الرحمن رحمہ اللہ کو مدرسہ سے اٹھا کر حکما یا غنجان بھیجا، جہاں انہوں نے حاجی صاحب ترنگزئی رحمہ اللہ سے مل کر تحریک جہاد کو پروان چڑھایا۔ حاجی صاحب ترنگزئی رحمہ اللہ زہد و سلوک میں بیک واسطہ غازی اسلام حضرت اخوند عبدالغفور صاحب رحمہ اللہ کے خلیفہ تھے۔ یا غنجان میں حاجی صاحب رحمہ اللہ کے ساتھ مولانا سیف الرحمن، مولانا فضل ربی، مولانا محمد اکبر، مولانا فضل محمود رحمہم اللہ حضرات شریک تھے۔

اس سب تفصیل کا مقصد یہ ہے کہ ہم سمجھ سکیں کہ آج ہم پر اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے امارت اسلامیہ افغانستان کی صورت میں جو عظیم تحفہ عطا فرمایا ہے۔ اس انعام کے پس منظر میں قربانی ہے، سعی مسلسل ہے، تڑپتے سینے ہیں، راتوں کی تنہائیوں میں سسکیاں اور آہیں ہیں، ان علمائے ربانین کی جنہوں نے بنفس نفیس شوکت اسلام کی خاطر لازوال علمی، فکری، عملی قربانیاں دی ہیں۔ ایک روشن تاریخ ہے وارثان نبوت کی۔ صرف اسی ایک خطہ برصغیر میں موجود اس مقدس قافلہ کی عالم گیر تصنیفی، دعوتی، فکری، علمی خدمات بتانے کے لیے دفتروں کے دفتر و درکار ہیں۔

یہ تو بس ایک جھلک ہے ان کے عملی کارناموں کی جو انہوں نے شوکت اسلام بحال دیکھنے کے لیے پیش کیے، ان کی دور اندیشی اور تفقہ کی کہ انہوں نے کیسے ملکوں، وطنوں، سرحدوں کی جگڑ بند یوں سے ماورا ہو کر کل عالم اور پوری امت کی نفع رسانی کے جذبہ سے اپنے علاقوں اور وطن سے دور بھی ایک خطہ میں امیدیں وابستہ کیں، تو وہاں محنت کی قربانی دی، اہل علم کا اثر و رسوخ اور عامۃ المسلمین میں ایمانی فضا قائم رکھنے کے

لیے غیر محسوس اور دور رس مساعی پیش فرما گئے۔ اس کا ادراک اچھے بھلے لوگوں کو نہ ہو سکا۔ شاید بہت کم لوگوں کو معلوم ہوگا کہ افغان عامۃ المسلمین میں قرآن اور تعلیمات قرآن کے ساتھ غیر معمولی وارفتگی برقرار رکھنے کے لیے افغان علمائے کرام نے جس تفسیر کابلی کی صورت درس قرآن کو عام کیے رکھا۔ یہ تفسیر کابلی بھی مدرسہ نانوتوی کے ایک ہونہار فرزند عظیم مفسر، محدث اور فقیہ کی تفسیر کا ہی ترجمہ ہے۔

شریعت الہیہ اور اسوہ محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت کو مسلسل بحال رکھنے میں قومیتوں، علاقوں، خطوں، وطنوں، سرحدوں کے جالوں میں پھنسے بغیر اپنا سب کچھ تن دینا، مبارک محنت میں تسلسل برقرار رکھنا، یہی مقدس قافلہ کی وہ امانت ہے جس کو سینہ سے لگا کر ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ ایسے خرقہ پوش امام مسجد کے مبارک منصب سے بڑھتے بڑھتے امیر عالی قدر، مجدد العصر امام المسلمین کی عالی مند پر مسند نشین ہوئے۔

نہ پوچھان خرقہ پوشوں کی، بصیرت ہو تو دیکھان کو

ید بیضا لیے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں

☆☆☆☆☆

بقیہ: امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کے جہاد کا روحانی رشتہ

عالم عرب سے ہانی السباعی حفظہ اللہ جیسے اہل علم کا امت کے نوجوانوں سے یہ کہنا کہ ”تم سر اٹھا کر جیو کہ ملا عمر کے عہد میں زندہ ہو“ ایک فرد کی ذاتی گواہی نہیں ہے بلکہ ایک حقیقت واقعی کا اظہار ہے!!! آپ نے دنیا بھر میں جہاد کے روحانی سلسلوں اور اس کی متواتر سند کو اپنی زیر قیادت ایسی تقویت بخشی ہے کہ اب کسی ملامت کرنے والے کی ملامت اس سنہری سند پر طعن باندھنے کے قابل نہیں رہی ہے!!! اب تاقیامت کسی ظالم کا ظلم اس سند کو وقتی طور پر معطل یا منقطع کر سکنے کی صلاحیت سے محروم ہی رہے گا، ان شاء اللہ!!!

آپ کی عزیمت نے اکیلے وہ فوائد امت کو عطا کیے ہیں کہ اسلام کے نام لیا بڑے بڑے جتھے کئی کئی دہائیوں میں نہیں کر سکے ہیں!!! آپ ظلمتوں کی اس تاریک رات میں ستارہ سحر بن کر آئے اور پھر روشن صبح کی نوید سنا کر اس انداز میں غروب ہوئے ہیں کہ اللہ والوں کے دلوں میں آنے والے ہر عہد میں پوری آب و تاب کے ساتھ اس طرح سے طلوع ہوتے رہیں گے جسے کبھی زوال نہیں ہوگا!!!

☆☆☆☆☆

”علماء فرماتے ہیں کہ بہت زیادہ میل جول، بکثرت ہنسنا، اور دنیا سے بہت زیادہ رغبت رکھنا دل کو اندھا کر دیتا ہے اور اس پر پردہ ڈال دیتا ہے۔ دل کو پاکیزہ کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ رب تعالیٰ کے ساتھ تنہائی میں کچھ وقت گزار جائے۔“

شیخ انوار العالی رحمہ اللہ

30 جولائی: صوبہ قندوز..... ضلع خان آباد..... مجاہدین کا افغان فوجی پر حملہ..... 5 فوجی اور 4 جنگجو ہلاک..... 18 زخمی..... 2 بکتر بند ٹینک بھی تباہ

امام عزیمت نمبر

۳۳

نوائے افغان جریاد

عالمی جہاد کے امیر..... ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ

حذیقہ خالد

- بنیاد پران حالات میں افغانستان ہی سے جہاد کا آغاز کرنا بہتر ہوگا.....
- ۱۔ افغانستان میں جاری معرکہ اتنی شدت اختیار کر گیا ہے کہ گزشتہ صدیوں کی اسلامی تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی۔
- ۲۔ اس جہاد کا ہدف اللہ تعالیٰ کے کلمے کی سر بلندی کے سوا کچھ نہیں.....
- ۳۔ افغانستان میں معرکہ کی قیادت بنیادی طور پر ان اسلامیوں نے سنبھال رکھی ہے جو افغانستان کی اسلامی تحریکات کے فرزند ہیں اور علماء و حفاظ قرآن ہیں.....
- ۴۔ جہاد افغانستان طاغوتوں کے تابع نہیں.....
- ۵۔ یوں محسوس ہوتا ہے گویا رب العزت نے یہ پہاڑ اور ان میں بسنے والے لوگ خاص طور پر جہاد ہی کے لیے تیار فرمائے ہیں۔“

شیخ عبداللہ عزام رحمہ اللہ نے جن مندرجہ بالا اسباب کی بنیاد پر افغانستان سے جہاد کے آغاز کو ترجیح دی تھی..... وقت نے ثابت کیا کہ یہ جہاد اسلام کے دفاع اور غلبے کی ہمہ کی اساس بن گیا..... یہ دنیا بھر میں جاری کفر و اسلام کے مابین جنگوں میں ویسے ہی فکری و نظریاتی رہنمائی مہیا کرتا ہے جیسا کہ آج سے دو دہائیاں قبل کر رہا تھا.....

روسی افواج کے اخلاک کے بعد جب مغربی ممالک کی سازشوں کے، پاکستانی فوج کے ذاتی مفادات کے باعث خالص اسلامی حکومت کا قیام عمل میں نہ آ سکا اور ملک گروہوں کے مابین بدترین خانہ جنگی کا شکار ہوا..... لوٹ مار، قتل عام، خوں ریزی، آبروریزی، غرض عوام سے جینے کا حق تک چھین لیا گیا تھا ایسے حالات میں ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کی قیادت میں طالبان نامی تحریک کی ابتدا اور پھر پے در پے فتوحات میں عالمی محاذوں سے جڑی تحریکوں کے لیے فتح حاصل کرنے کا اہم راز پوشیدہ ہے..... امارت اور خلافت کے زبانی نعرے کسی طور پر بھی کسی بھی تحریک کی کامیابی کے ضامن نہیں..... طالبان نے اپنی تحریک کی ابتدا مختلف جنگ جو سرداروں کی آپسی محاصرت کے درمیان پسے والی عوام کی جان و مال اور عزت و آبرو کے تحفظ کی غرض سے کیا جس کو عوام میں بھرپور پذیرائی ملی..... طالبان جہاں جاتے عوام کی حمایت انہیں حاصل ہوتی..... جس علاقے کا کنٹرول طالبان حاصل کر لیتے وہاں شریعت کے احکام نافذ کرتے.....

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میری امت کی ایک جماعت بیت المقدس کے دروازوں اور اس کے

امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کی شخصیت اور ان کی زندگی کے متعلق سچ اور جھوٹ اتنا کچھ لکھا گیا ہے کہ کبھی کبھار یوں محسوس ہوتا ہے کہ ان تحریروں میں ایک بڑا حصہ ان قلم فروشوں کا ہے جن کی تحریریں ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کی شخصیت اور نظریات پر نہیں بلکہ ان لکھاریوں کے اپنے مفادات کے تحفظ اور انہی لائسنوں کے گرد گھومتی نظر آتی ہیں جن بھول بھلیوں میں ان کے مغربی آقا مسلم اقوام کو الجھائے رکھنا چاہتے ہیں..... ان مادہ پرستوں کو مجاہدین کی فتح میں بھی کہیں نہ کہیں سے اغیار کی بالادستی اور ”خفیہ ہاتھوں“ کی کار فرمائی چھلکتی ضرور نظر آتی ہے..... چاہے روس کے خلاف جہاد ہو یا اس کے بعد امارت اسلامی کے قیام سے لے کر، امریکی حملے کے بعد شروع ہونے والا جہاد..... حقیقت یہ ہے کہ ان طویل جنگوں نے مغرب اور ان کے آلہ کاروں کو سرحدوں سے پار جس طرح فکری اور نظریاتی شکست دی اس کے اثرات سے نہ تو وہ خود اپنے آپ کو بچا سکتے ہیں نہ ہی آئندہ آنے والی اپنی نسلوں کو..... دوسری طرف اگر عسکری میدانوں میں بھی دیکھا جائے تو ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کی رہنمائی میں جہاد افغانستان نے نہ صرف عالمی محاذوں کو متحرک کیا بلکہ ان محاذوں میں رہنمائی اور فکری اصلاح کے ساتھ ساتھ مختلف محاذوں کے لیے افرادی قوت حتیٰ کہ تجربہ کار قیادت بھی فراہم کی..... الحمد للہ آپ نے اپنے جانے کے بعد ایسے رفقا چھوڑے ہیں جو ان شاء اللہ اس سلسلے کو جاری رکھنے کی بھرپور صلاحیت رکھتے ہیں۔

علمائے کرام کی افغان جہاد میں کثیر تعداد میں شرکت اور رہنمائی، یہ وہ بنیادی جزو ہے جو اسے دوسری تحریکات سے ممتاز کرتا ہے اور فتوتوں، اختلافات سے اس کی حفاظت کرتا ہے..... اسی اہمیت کے سبب شیخ عبداللہ عزام رحمہ اللہ ایک جگہ تحریر فرماتے ہیں:

”دیار عرب میں بسنے والے مسلمانوں میں سے جس کے لیے بھی فلسطین جا کر جہاد کرنا ممکن ہے اسے پہلے فلسطین ہی جانا چاہیے اور جو وہاں نہ جاسکتا ہو اسے افغانستان کا رخ کرنا چاہیے..... جہاں تک باقی مسلمانوں کا تعلق ہے تو میری رائے میں انہیں افغانستان ہی سے جہاد کا آغاز کرنا چاہیے..... میں انہیں فلسطین سے پہلے افغانستان آنے کی دعوت اس لیے نہیں دے رہا کہ افغانستان فلسطین سے زیادہ اہم ہے بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ اسلام کا اولین قضیہ معرکہ فلسطین ہی ہے..... فلسطین انبیائے علیہم الصلوٰۃ والسلام کی سرزمین ہے عالم اسلام کا دل ہے لیکن بعض وجوہات کی

اردگرد لڑتی رہے گی اور ایک جماعت اطاکیہ اور اس کے اردگرد لڑتی رہے گی اور ایک جماعت دُشِق اور اس کے اردگرد لڑتی رہے گی یہ لوگ حق والے ہوں گے اور اپنے مخالفین اور معاونین کی پرواہ نہیں کریں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ طالقان سے اپنا خزانہ نکالیں گے اور اس کے ذریعے سے دین کو زندہ کریں گے جب کہ اس سے پہلے دین کو مٹایا گیا ہوگا۔ (فضائل جہاد ۷۲، بحوالہ ابن عساکر)

امریکہ کی جانب سے سوڈانی صدر پرداؤ بڑھا تو صدر جرنل عمر بشیر نے شیخ اسامہ رحمہ اللہ کی مزید میزبانی سے انکار کر دیا اور شیخ اسامہ اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوئے..... رات کو خواب میں دیکھا کہ اُن کے ایک طرف سیدنا موسیٰ علیہ السلام اور دوسری طرف سیدنا عیسیٰ علیہ السلام ہیں اور ان دونوں جلیل القدر نبیوں کے درمیان مشورہ ہو رہا ہے کہ آپ کو کس ملک کا رخ کرنا چاہیے؟ دونوں نبیوں نے فرمایا کہ ”اسامہ تم افغانستان جاؤ“..... اس طرح شیخ اسامہ رحمہ اللہ ۱۹۹۶ء کے موسم گرما میں اپنے اہل خانہ اور دیگر جہادی احباب کے ساتھ افغانستان پہنچ گئے..... یہ وہ وقت تھا جب کابل میں ربانی حکومت امریکیوں کے ساتھ معاہدہ کر چکی تھی کہ شیخ اسامہ رحمہ اللہ کو امریکہ کے حوالے کیا جائے..... اس معاہدے کے افشا ہونے پر کمانڈر محمود شہید اور استاذ نور شہید رحمہما اللہ جو جلال آباد ایئر پورٹ پر قابض تھے نے اعلان کیا کہ وہ امریکی جہازوں کو اتارنے نہیں دیں گے..... ربانی حکومت اور ان کے درمیان لڑائی جاری تھی کہ اللہ تعالیٰ نے طالبان مجاہدین کو جلال آباد کے محاذ تک پہنچا دیا جن کی قیادت ملا بور جان رحمہ اللہ کر رہے تھے، اس طرح ربانی حکومت، جلال آباد کے بعد صوبہ لغمان اور صوبہ کنڑ میں بھی شکست سے دوچار ہوئی..... شیخ اسامہ رحمہ اللہ کو امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ نے قندھار بلوالیا..... اکتوبر ۱۹۹۹ء میں اقوام متحدہ نے قرارداد پاس کی کہ اگر افغانستان نے ایک ماہ کے اندر اندر شیخ اسامہ رحمہ اللہ کو امریکہ کے حوالے نہ کیا تو اقتصادی پابندیاں عائد کر دی جائیں گی..... اس وقت بی بی سی نے امیر المومنین سے انٹرویو میں جب شیخ اسامہ رحمہ اللہ کی حوالگی کا پوچھا اور کہا کہ طالبان اتنی کامیابیوں کے باوجود ایک شخص کی وجہ سے پورے ملک کو خطرے میں ڈال رہے ہیں تو کیا یہ نامناسب نہ ہوگا تو امیر المومنین کا جواب کچھ یوں تھا:

”یہ ایسی بات نہیں جو دائرہ اسلام سے باہر ہو اور ہم اس پر مُصر ہوں یا ہم ذاتیات کی بنیاد پر کر رہے ہوں..... ایسا ہم ذاتی خواہش کی وجہ سے نہیں کہہ رہے ہیں بلکہ یہ قانون اسلامی ہے..... اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا کہ ہم اس بات کو مان لیں..... نہ ہی دین اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ ہم کسی مسلمان کو کفار کے سپرد کریں۔“

جنگ کے ساتھ ساتھ جس سیاسی فہم و بصیرت اور حکمت کو استعمال کرنے کی پالیسی کی بنیاد امیر المومنین رحمہ اللہ نے ڈالی، اس پر تنقید کر لے والے کم فہم حضرات سے میرا ایک سوال یہ بھی ہے کہ جس طرح شیخ اسامہ رحمہ اللہ کی افغانستان میں نصرت کی گئی جس کے باعث قاعدہ الجہاد اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے گیارہ ستمبر کے مبارک حملوں کے ذریعے امریکہ کی فرعونیت اور خدائی کے دعوے کو مٹی میں ملانے کے قابل ہوئی، کیا امیر المومنین رحمۃ اللہ علیہ کی نصرت کے بغیر شیخ اسامہ رحمہ اللہ کے لیے ممکن تھا کہ وہ یکسوئی کے ساتھ اس مبارک مشن پر کام کر سکیں؟

اللہ جو یمن میں امریکی ڈرون حملے کے نتیجے میں شہادت کے رتبہ پر فائز ہوئے [امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ اور امارت اسلامیہ افغانستان سے متعلق کیا ہی خوب صورت الفاظ میں دنیا بھر کے مجاہدین کی ترجمانی کی ہے، آپ فرماتے ہیں:

”ہم افغانستان میں ملا عمر کے تابع تھے، ہم نے انہیں بیعت دی اور ان کے ساتھ مل کر لڑے حتیٰ کہ صلیبیوں نے افغانستان پر قبضہ جمالیا۔ ملا عمر نے اپنے مجاہد بھائیوں کے دفاع میں اپنی امارت اور سُلط کی قربانی دی۔ انہوں نے ان مجاہد بھائیوں کو کفار کے حوالے کر دینے سے انکار کر دیا۔ ہم ملا عمر کے ساتھ مل کر صلیبی حملے کے خلاف لڑے پھر ہمیں یہ خیال آیا کہ ہم کرۂ ارض میں مختلف جگہوں پر پھیل جائیں۔ تب ہم مختلف ملکوں میں پھیل گئے تاکہ صلیبیوں کے خلاف جہاد کو جاری رکھیں اور ہم آج بھی ملا عمر کے تابع ہو کر لڑ رہے ہیں اگرچہ وہ ہم سے بہت دور ہیں۔ ہم نے ان کو افغانستان کے اندر براہ راست بیعت دی، اور اس سے باہر ہم نے وعدہ کیا کہ ہم اپنے فرض کی ادائیگی کریں گے جس کے لیے ہم نے افغانستان کو چھوڑا۔ اگرچہ ہم ایک دوسرے سے بہت دور ہیں، ہم ابھی تک اس بیعت اور عہد پر قائم ہیں اور ہم کوئی ایسی وجہ نہیں دیکھتے ہیں کہ ہم اس بیعت اور عہد کو توڑ دیں۔ ہمارے ملا عمر سے تعلقات نئے نہیں ہیں، یہ ۱۷ سال پرانے ہیں۔ یہ ایک بہت ہی مضبوط تعلق ہے جو ایثار و قربانی کے اوپر قائم ہوا ہے۔ ملا عمر کے اسلام کے دفاع کے لیے کیے گئے اقدامات کو کھٹایا نہیں جاسکتا، جس میں انہوں نے مجاہدین کو قبول کیا، ان کا دفاع کیا اور ان کی اعانت کی۔ ملا عمر بہت راحت بخش تھے، انہوں نے مجاہدین کو آزادی دی، انہیں تیاری اور تربیت کرنے کی افغانستان میں اجازت دی، اور انہیں بالکل بھی بیعت کے لیے مجبور نہیں کیا۔ مثلاً شیخ زرقاوی کو افغانستان کے صوبہ ہرات میں تربیتی کیمپ کھولنے کی آزادی تھی اگرچہ انہیں بیعت کے لیے بھی مجبور نہیں کیا جاتا تھا۔ ملا عمر نے شیخ زرقاوی کو یہ آزادی بھی دے رکھی تھی کہ وہ اپنے افراد کو الفاروق کیمپ (جو القاعدہ کا تھا) میں تربیت دے سکتے تھے اور انہیں بیعت کے لیے بھی مجبور نہیں کیا گیا۔“

☆☆☆☆☆

محض ”حالاتِ حاضرہ والے مسلمان“ نا بن جائیے..... کہ تمام دن ٹیلی ویژن، انٹرنیٹ پر خبریں دیکھتے گزار دیں اور شیطان آپ کو علم کے حصول سے، عمل سے اور دعا و مناجات سے غافل کر دے۔

جنگ کے مختلف شعبوں اور معاملات میں جو اصول افغان جہاد میں وضع ہوئے ان کے دور رس نتائج سے ہم میں سے ہر ایک اب واقف ہو چکا ہے..... برطانوی صحافی ایوان ریڈلی جب طالبان کے ہاتھوں قید ہو جاتی ہے اور پھر رہائی کے وقت پوری دنیا منتظر ہوتی ہے کہ اب طالبان کے مظالم کو بیان کرنے کا اہم موقع ہاتھ آئے گا لیکن پھر عجیب منظر سامنے آتا ہے کہ یہ برطانوی صحافی اسلام قبول کرتی ہے اور پوری دنیا میں طالبان کے حسن سلوک کی تعریف کرتی ہے..... میرا ایک سادہ سا سوال ان حضرات سے ہے جو عراق میں عورتوں کے لونڈیاں بنائے جانے اور پے در پے بہیمانہ طریقے سے جلائے جانے کی حمایت کرتے ہیں..... کیا یہ پالیسی مسلمانوں کو فائدہ دے رہی ہے؟! یا وہ پالیسی بہتر ہے جہاں ایک غیر مسلم مسلمانوں کی قید میں ان کے حسن سلوک سے متاثر ہو کر اسلام قبول کرتا ہے؟! کچھ عرصہ قبل القاعدہ برصغیر کی جانب سے بھی اعلان کیا گیا تھا کہ ان کی قید میں موجود امریکی اور اطالوی باشندہ نے اسلام قبول کر لیا تھا.....

مناسب ہوگا اگر یہاں ہم ان تنظیموں اور اہم شخصیات کا ذکر کرتے چلیں جو مختلف محاذوں پر برسرِ پیکار ہونے سے قبل افغان جہاد کا حصہ رہے.....

مارچ ۲۰۱۳ء تک شام کے محاذ پر سرگرم تنظیم ”جیش المہاجرون والنصار“ میں ڈھائی سو کے لگ بھگ چچن مجاہدین شامل ہو چکے تھے ان میں بہت سے ایسے افراد بھی شامل ہیں جو روس کے خلاف جہاد میں افغانستان میں برسرِ پیکار رہے.....

شامی جہاد کی صف اول کی تنظیموں میں شامل احرار الشام کے قائد شیخ ابو خالد السوری رحمہ اللہ جو کچھ عرصہ قبل داعش کے حملے میں شہید ہوئے، آپ شیخ اسامہ رحمہ اللہ کے قریب ترین ساتھیوں میں شامل تھے اور ایک طویل عرصہ تک افغانستان میں امارت اسلامیہ افغانستان کے سائے تلے شرق و غرب کے مجاہدین کی تدریب و تربیت میں مشغول رہے..... عراق میں امریکیوں پر قیامت بن کر ٹوٹنے والے شیخ ابو معصب الزرقاوی رحمہ اللہ نے بھی عملی جہاد کا آغاز افغانستان سے کیا..... ملحد چین کے ”چنر“ استبداد میں جکڑے ایغور مسلمانوں کے لیے بھی امارت اسلامیہ افغانستان کی شکل میں بہترین انصار مہیا ہوئے امیر المؤمنین رحمہ اللہ کی ہدایت اور احکامات پر مشرقی ترکستان کے ان مظلوم مسلمان بھائیوں کو پناہ بھی فراہم کی گئی اور ملحد چین کے خلاف جہادی تحریک کو مضبوط کرنے کے لیے ہر ممکن وسائل بھی مہیا کیے گئے۔ جب کہ اس کے بالکل برعکس اس خطے کی ”کلمہ گو“ حکومتیں اور انونج ہر کافر اور طاغوت کی حفاظت کا دم بھرتے ہوئے ایسے مجاہدین و مجاہدین کو ان طواغیت کے حوالے کرنے کی پالیسی پر عمل پیرا ہیں..... ان حالات میں اور کچھ ملی دود بانیوں سے اگر ایغور مسلمانوں سمیت تمام مظلوم مجاہدین کو کوئی جائے پناہ مل سکی تو وہ افغانستان اور پاکستان کے قبائلی علاقے ہی ہیں!

جماعت القاعدۃ الجہاد فی جزیرۃ العرب کے رہنما شیخ نصر بن علی الانسی رحمہ

13 اگست: صوبہ روزگان..... ضلع دہراود..... مجاہدین کے حملوں میں پانچ اہل کاروں ہلاک..... 2 ٹینک بھی تباہ

امارت اسلامیہ کی بیعت بلا عذر شرعی توڑنا احکامات اسلام کی مخالفت کے مترادف ہے

شیخ ایمن الظواہری دامت برکاتہم العالیہ

امیر جماعت القاعدۃ الجہاد شیخ ایمن الظواہری دامت برکاتہم العالیہ نے کچھ ماہ قبل ”الربیع الاسلامی“ [اسلامی موسم بہار] کے عنوان سے دنیا بھر میں مجاہدین کو ملنے والی فتوحات، عالمی کفر کی ذلت اور اُس کے ایجنٹوں کی خواری پر ایک طویل سلسلہ گفتگو ریکارڈ کروایا..... اس سلسلہ گفتگو کی دو اقساط ادارہ ”الحساب“ منظر عام پر لا چکا ہے اور وقتاً فوقتاً باقی اقساط بھی پیش کی جائیں گی۔ شیخ ایمن الظواہری دامت برکاتہم العالیہ نے جس وقت اس سلسلہ گفتگو کا آغاز فرمایا اُس وقت حضرت امیر المؤمنین ملاحمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کے انتقال سے متعلق خبر کو عام نہیں کیا گیا تھا..... یہاں ہم ”امام عزیمت نمبر“ کے لیے شیخ ایمن الظواہری دامت برکاتہم کی اس اہم ترین گفتگو کا وہ حصہ پیش کر رہے ہیں، جس میں آپ نے حضرت امیر المؤمنین رحمہ اللہ اور ”خلیفہ مزمومہ و مسمومہ“ کے کرداروں کا تقابل پیش کیا ہے..... نیز آپ نے انتہائی سچے تلے اور جامع الفاظ میں امارت اسلامیہ افغانستان اور دولہ کے درمیان فرق کو بھی واضح کیا ہے.....

اگلے شماروں میں اس سلسلہ کا مکمل اور ترجمہ قسط وار شائع کیا جائے گا، ان شاء اللہ [ادارہ]

کون سے غیر شرعی فعل کی مرتکب ہوئی جس کی بنیاد پر ان کی بیعت کو توڑ ڈالنا حلال ٹھہرا؟ اگر آپ لوگوں کے پاس کوئی شرعی دلیل موجود ہے تو اس کو سامنے لائیں کیونکہ ہم نے امارت اسلامیہ کے امیر کی بیعت محض اس بات پر کی ہے کہ جب تک وہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا رہنما بنائے رکھیں گے۔ اگر امیر المؤمنین یا امارت اسلامیہ سے واضح غیر شرعی فعل سرزد ہوا بھی تو ہم انہیں نصیحت کریں گے۔ اگر انہوں نے ہماری نصیحت کو قبول نہ کیا تو ہم ان کو چھوڑ دیں گے کیونکہ ہماری بیعت دنیا یا کسی سیاسی مفاد کے لیے نہیں ہے۔

امارت اسلامیہ اور امیر المؤمنین کی بیعت کو بغیر کسی شرعی دلیل یا بغیر کسی شرعی وجہ کے توڑنا یہ خود کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صریح مخالفت ہے۔ کچھ لوگ اس شرعی جواز کے متعلق بحث و مباحثہ کرتے ہیں کہ عامۃ المسلمین کے قضیوں کے بارے میں امارت اسلامیہ کا موقف غیر واضح اور مجہول ہے۔ یہ بات کہنے والا حقائق اور تاریخ کا سرے ہی سے منکر ہے۔ قاعدۃ الجہاد میں موجود تمام حضرات امارت اسلامیہ کے اخلاص کی ایک زندہ منہ بولتی مثال ہیں کہ بے شک امارت اسلامیہ نے امریکہ، اس کے حلیف مغربی صلیبی، ان کے عرب و عجم کے ایجنٹوں اور سخت ترین دشمنوں کے مد مقابل اپنے مہاجرین اور مجاہدین کا احسن طریقے سے دفاع کیا۔ امیر المؤمنین ملاحمد عمر مجاہد حفظہ اللہ اور امارت اسلامیہ کے تمام مسئولین نے اپنے مہاجرین اور مجاہد بھائیوں کی حفاظت کی خاطر بالعموم اور جماعت قاعدۃ الجہاد کے لیے بالخصوص اپنی سلطنت و امارت کی قربانی دی۔ اس کے باوجود جو یہ کہے کہ امارت اسلامیہ کا موقف غیر واضح اور مجہول ہے تو وہ تاریخی حقائق سے نہ صرف نااہل ہے بلکہ ان حقائق کا منکر بھی ہے۔

۱۔ جنہوں میں موجود اشیاء درست نہیں

جب نہ کو دلیل کی احتیاج ہو جائے

بسم اللہ و الحمد للہ و الصلوٰۃ و السلام علی رسول اللہ و آلہ و صحبہ و من والاہ

اس وقت ہم سب کے امیر المؤمنین ملاحمد عمر مجاہد کے زیر قیادت حق پر ڈٹ جانے والی سرزمین افغانستان، تاریخ اسلامی کے عظیم ترین معرکہ میں مصروف ہے اور اس سرزمین نے تاریخ میں ایک عظیم مثال رقم کی ہے۔ امیر المؤمنین ملاحمد عمر مجاہد ابوبکر بغدادی کے بھی امیر تھے لیکن انہوں نے ان کی بیعت کو توڑ ڈالا۔ موجودہ حالات میں امریکی بم باری اور نیٹو کے شدید حملہ سے دوچار ہونے کے باوجود بغدادی نے ان کے متعلق اپنی زبان سے ایک لفظ نکالنا گوارا نہیں کیا۔ حالانکہ ان کے ہزاروں قیدی پاکستان و افغانستان کی جیلوں میں بھرے پڑے ہیں۔ بغدادی اور اس کے ساتھیوں کا مقصد بس یہی ہے کہ امارت اسلامیہ کے لشکر ہمارے صابر و متوکل امیر، امیر المؤمنین کی بیعت کو توڑ ڈالیں۔ افغانستان میں اللہ تعالیٰ نے اسلام کی مدد و نصرت کا سہرا ان کے سر پہ رکھا۔ ایک وقت تھا کہ اس صابرو زہد امیر کے نام کو دولتہ الاسلامیہ عراق کے سپاہی اپنی افلام کے اندر چیخ چیخ کر یوں لیا کرتے تھے ”هذا الامیر الصابر المصابر“ یعنی جفاکش اور صبر میں سب سے آگے بڑھ جانے والے امیر..... افغانستان، پاکستان، وسط ایشیا، برصغیر اور قاعدۃ الجہاد کی شاخیں بشمول دولتہ الاسلامیہ عراق اور تمام وہ مجموعات جنہوں نے امیر المؤمنین کی بیعت کر رکھی ہے، سے بغدادی اور اس کے سپاہی یہ مطالبہ کر رہے ہیں کہ یہ سب اپنے امیر اور بغدادی اور اس کے ساتھیوں کے امیر کی بیعت کو ختم کر دیں ہفتوں میں پھوٹ و انتشار پیدا کریں اور ان کی مزمومہ خلافت کی طرف لپکیں جس کا اعلان چند بے نام اور نامعلوم افراد کے مشورے کے بعد ہوا۔

میں یہاں ان لوگوں سے سوال کرنا چاہوں گا جنہوں نے امیر المؤمنین کی

بیعت کو توڑ ڈالا کہ آپ لوگوں نے آخر کس شرعی جواز کی بنیاد پر بیعت کو توڑا؟ امارت اسلامیہ

20 اگست: صوبہ پکتیا..... صدر مقام گردیز..... دو جہلوں میں 18 پولیس اہل کار ہلاک

امیر المومنین ملا محمد عمر اکثر اپنے بیانات میں فلسطینی بھائیوں اور عالم اسلام کے واسطے اپنی عاطفت اور تائید کا اظہار فرماتے ہیں۔ جب کہ بغدادی نے غزہ، افغانستان، پاکستان اور وزیرستان میں موجود مسلم عوام کے بارے میں اپنی زبان سے ایک کلمہ تک نکالنا گوارا نہیں کیا۔ اس لیے امارت اسلامیہ کا عظیم و کریم موقف قوی و عملی لحاظ سے انتہائی واضح اور باعث شکر ہے۔ امیر المومنین ملا محمد عمر حفظہ اللہ نے اپنے وعدہ کو پورا کرتے ہوئے اپنی حکومت کی عظیم قربانی دی۔ جب کہ بغدادی نے حکومت کی طلب و خواہش کے لیے اپنے عہد کو قربان کیا۔ یہی ان کے درمیان ایک واضح فرق ہے۔

میں یہاں امیر المومنین ملا محمد عمر اور ان کے رفقاء کرام کے نہایت عزت و شرف والے موقف کو بیان کروں گا۔ اللہ تعالیٰ ان حضرات کو مزید خیر اور مسلمانوں کی مدد و نصرت کی توفیق عطا فرمائیں۔

افغانستان پر صلیبی جارحیت کے آغاز میں امارت اسلامیہ نے اپنے جنگی اسلوب یعنی دو بدو جنگ سے گوریلہ جنگ کی طرف تبدیلی اور پہاڑوں اور دیہاتوں کی جانب اپنی قوت کو تقسیم کرنے کا فیصلہ کیا۔ یہی جنگی اسلوب ان کی کامیابی کا زینہ اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی توفیق کے بعد افغانستان میں صلیبیوں کی شکست و ہزیمت کا اہم سبب بنا۔ میں کہتا ہوں کہ امارت اسلامیہ نے اس جنگی فیصلہ کے باوجود قندھار جو امارت کا دارالسلطنت تھا امریکیوں اور ان کے ایجنٹوں کے سپرد نہیں کیا لیکن جمعیت اسلامیہ کے سابق مجاہد ملا نقیب نے قندھار شہر کو ان کے حوالہ کرنے کے فیصلہ کو پسند کیا اور امریکیوں کے دھتکارے کر زنی نے بھی اس پر اتفاق کیا۔ ان شدید ترین حالات میں جب کہ قندھار پر بارش کی طرح بم باری جاری تھی، امیر المومنین نے پسپائی میں تین دن تک مزید تاخیر کی اور اس شہر کو دشمن کے سپرد نہیں کیا۔ یہاں تک کہ جب وہ اس بات سے مطمئن ہو گئے کہ عرب مجاہدین کے خاندان اور اہل و عیال وہاں سے نکل چکے ہیں۔ حالانکہ اس تین دن کی مہلت میں امیر المومنین کی زندگی، امارت اسلامیہ کے مسئولین اور ان کے لشکر کو شدید ترین خطرات لاحق تھے پھر بھی امیر المومنین نے مکمل اطمینان حاصل کیا کہ عرب اور مہاجرین کے خاندان قندھار سے اخلا کر چکے ہیں۔ انہوں نے اور ان کے لشکر نے قندھار میں مہاجرین کی مکمل حفاظت کی۔ یہ ہمارے شریف سردار اور بطل عظیم کی طرف سے اہل ایمان کو اپنے اوپر ترجیح دینے کی بے شمار مثالوں میں سے ایک روشن مثال ہے۔ میں اللہ پاک ہی سے دعا گو ہوں کہ وہ ان کو حق پر ثابت قدمی عطا فرمائیں اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کریں کہ خدا تعالیٰ ان سے راضی ہوں۔

آج ہمیں امیر المومنین کی بیعت سے بغاوت اور سرکشی کا دن بھی دیکھنے کو ملا اور عوام الناس سے مطالبہ کیا گیا کہ ان باغیوں اور سرکشوں کی اس بغاوت اور عہد شکنی میں ان اقتدار کی جائے۔ ہمارے برصغیر کے بھائیوں کا کشمیر، ہندوستان، برما اور بنگلہ دیش میں

شدید ایذا رسانی میں مبتلا ہونے کے باوجود بغدادی اور اس کے ساتھیوں کا مقصد وحید یہی ہے کہ کسی طرح ان کی بیعت کو توڑا جائے اور ان کے مجموعہ کی صفوں میں پھوٹ ڈالی جائے۔ ہمارے قواز کے مسلمان اور ان کے پیشوا امارت اسلامیہ قواز کے بھائی سخت ترین معرکہ سے دو چار اور روسی قہر و ظلم کا شکار ہیں۔ یہ ابتلا اور آزمائش ساڑھے چار صدیوں سے چلی آرہی ہے۔ بغدادی اور اس کے ساتھیوں کی دعوت کا مقصد اصلی یہی ہے کہ وہ اپنی امارت میں پھوٹ اور اپنی بیعت کو توڑ ڈالیں۔

میں یہاں اس غیر شرعی اور ذلیل موقف کے مقابل دنیا میں واحد اسلامی ملک کے سربراہ امیر المومنین حفظہ اللہ کے عزت و شرف والے نامور موقف کی طرف اشارہ کرنا چاہوں گا کہ انہوں نے چیچنیا کی اسلامی مملکت کا اعتراف کیا اور اس کے نمائندے اور رئیس زلیلم خان یدربی شہید رحمہ اللہ [کمانچہ] نے امیر المومنین کے اس اقدام کو سراہا۔ امیر المومنین نے ان کو اور ان کے بھائیوں کو کہا کہ افغانستان کے ممکنہ تمام وسائل آپ ہی کے زیر تصرف ہیں۔ امیر المومنین نے اپنی پوری استطاعت کے مطابق اپنے شیشانی مجاہد بھائیوں کی تائید و حمایت کی۔ جب کہ بغدادی اور اس کا مجموعہ امارت اسلامیہ قواز کے لشکر سے ان کی بیعت توڑنے کا مطالبہ کر رہے ہیں اور اس بیعت کے توڑنے اور عہد شکنی میں اپنے اقتدار کو ان کے لیے لازمی جانتے ہیں۔ سبحان اللہ! اس صف میں پھوٹ ڈالنے کی آخر کیا وجہ ہے؟ اور اس میں کیا مصلحت ہے؟! یہ امور مسلمانوں کی رضامندی اور اتفاق سے چنے گئے خلیفہ کے لیے بھی قطعاً جائز نہیں۔ کیونکہ ایسا کرنا دراصل دشمنان دین سے نبرد آزما جماعتوں کو کمزور کرنا ہے۔ یہ لوگ کیسے اس شخص کی بیعت کی دعوت دیتے ہیں حالانکہ اس کی بیعت کرنے والوں کو ہم جانتے تک نہیں۔ چہ جائے کہ مجاہدین کو اس کے تقرر پر مجبور کیا جائے؟! کیا خلیفہ کی مسؤلیت یہ نہیں کہ وہ مسلمانوں کی حدود اور سرحدوں کی حفاظت کرے۔ لیکن ان بھائیوں کے خلیفہ نے خود کو اس بات کا مکلف بھی نہیں سمجھا کہ ایک کلمہ ہی کے ساتھ اپنے ان مجاہد بھائیوں کی جو جہاد کے راستے میں اس سے سبقت لے جا چکے ہیں کی دادرسی کرے اور یہ مجاہدین اللہ پاک کی نعمت اور فضل سے آج تک حق پر ڈرتے ہوئے ہیں۔ اس خلیفہ نے اپنی زبان سے مغرب اسلامی، صومال، جزیرۃ العرب، افغانستان، غزہ، برصغیر، شیشان، فلپائن اور انڈونیشیا کے متعلق ایک کلمہ تک ذکر نہیں کیا اور نہ ہی ان کی کسی قسم تائید و حمایت کی۔

میں یہاں اس مصلحت کی بابت پوچھنا چاہوں گا کہ نام نہاد خلیفہ بغدادی نے صراحت سے کہا کہ جس مجموعہ یا کچھ افراد نے اس کی بیعت کر لی ہے وہ اپنے ملکوں اور قبضوں میں اسلامی جماعتوں کے وجود کو ختم کر دیں۔ اس سے پہلے اس بات کی تصریح اس کے رمی ترجمان نے بھی کی تھی کہ بغدادی کی مجلس شوریٰ کی بیعت کی وجہ سے تمام جماعتوں اور امارت اسلامیہ کے وجود کی شرعی حیثیت ختم ہو چکی ہے۔ یہ مجلس شوریٰ مجہول

21 اگست: صوبہ لوگر..... علاقے بل علم..... مجاہدین نے ایک چوکی فتح کر لی..... جھڑپ میں پانچ اہل کار ہلاک

بقیہ: دشمن کے پروپیگنڈے پر کان نہ دھریں

آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ اللہ الحمد مجاہدین نے اللہ تعالیٰ کی نصرت سے دشمن کو ہر میدان میں واضح شکست دی ہے۔ افغانستان کے ہر گوشے میں مجاہدین نے بہت فتوحات حاصل کی ہیں۔ دشمن کی تمام سازشیں ناکام کر دیں۔ مزید اللہ تعالیٰ کی نصرت کا مستحق بننے کے لیے اپنا جہاد کلمہ الہی کی سر بلندی اور اپنے دکھی عوام کی آسودگی اور ان کی خدمت کی نیت سے آگے لے کر چلیں۔

عوام کے جان، مال اور انسانی حیثیت کا تحفظ اپنی شرعی اور اخلاقی ذمہ داری سمجھیں۔ ان کے ساتھ معاملات کے وقت نرمی، مہربانی اور ہمدردی سے کام لیں۔ جہادی سرگرمیوں کی ادائیگی کے لیے عوامی حمایت حاصل کریں۔ عام مسلمانوں کے مسائل علمائے کرام اور قومی و سماجی رہنماؤں کے مشورے اور تقاضے سے حل کریں۔ عوام کے ساتھ حاکم نہیں بلکہ خادم کی حیثیت سے رویہ رکھیں۔

آخر میں ایک بار پھر افغانستان کے مجاہد عوام، مجاہدوں کے مجاہدین، دشمن کی جیلوں میں اسیر مجاہدین اور پوری امت مسلمہ کو عید الاضحیٰ کی مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ مجاہدین اور تمام مسلمانوں کی تمام وہ قربانیاں اور سرگرمیاں جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے انجام دی ہیں قبول فرمائے۔

اللہ تعالیٰ پوری امت مسلمہ کو دشمن کی ہر طرح کی سازشوں سے محفوظ رکھے۔ اور اللہ تعالیٰ سب کو توفیق دے کہ عید کے خوشیوں بھرے لحاظ میں شہداء، قیدیوں، مجاہدین، مہاجرین اور تمام بے بس اور بے سہارا مسلمانوں کے خاندانوں کو بھی عید کی خوشیوں میں اپنے ساتھ شریک کریں، اور اپنی بساط کے مطابق ان کی ضروریات پوری کریں۔

اللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْاِيْمَانَ وَزَيْنِهِ فِي قُلُوبِنَا وَكِرْهْ اِلَيْنَا الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ، وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِيْنَ، اللّٰهُمَّ انصُرْنَا عَلٰى اَعْدَائِنَا وَاصْلَحْ اُمُورَنَا وَاهْدِنَا لِمَا فِيْهِ الْخَيْرَ وَالصَّلَاحَ فِيْ دِيْنِنَا وَدُنْيَانَا . آمين
والسلام

خادم اسلام (امیر المؤمنین) ملا اختر محمد منصور

۹ ذی الحج ۱۴۳۶ھ

۲۲ ستمبر ۲۰۱۵ء

☆☆☆☆☆

”اگر آپ محتاط نہیں ہیں، تو اخبارات آپ کے دل میں مظلوم کی نفرت اور ظالم سے محبت پیدا کر دیں گے۔“
ملک شہباز رحمہ اللہ (ملکم ایکس)

لوگوں پر مشتمل ہے۔ نام نہاد خلیفہ کی وجہ سے مختلف امارتوں اور بڑی بڑی جہادی جماعتوں کی حیثیت لغو ہو جانے کی مصلحت کی بابت پوچھنا چاہوں جب کہ ان مجموعات کے متبعین کی تعداد ہزاروں سے لاکھوں تک مسلسل بڑھتی جا رہی ہے۔ جہادی میدانوں میں انہوں نے بالفعل قربانیاں پیش کی، جہاد افغانستان میں شرکت کی..... اور مقامی و عالمی کفر کے مد مقابل آج تک ڈٹے ہوئے ہیں اور کئی ہزار شہداء کی قربانیوں کو پیش کیا۔ عالمی کفر اور اس کے مقامی ایجنٹ فیصلہ کن ضرب لگانے کے لیے اربوں روپے برباد کرنے اور سالوں پر محیط طویل دورانیہ جنگ کرنے کے باوجود اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ان پر کامیابی حاصل نہیں کر پائے۔ کس کتاب یا کس شریعت کی بنیاد پر بغدادی نے افغانستان میں امارت اسلامیہ کے وجود کو ختم کرنے کی جرات کی۔ حالانکہ افغانستان، پاکستان، ہندوستان، وسط ایشیا، مشرقی ترکستان، ایران اور اس کے علاوہ دیگر لوگوں نے امارت کی بیعت کی بلکہ جماعت قاعدۃ الجہاد، اس کی تمام شاخوں اور ان کے امیر امام و مجدد شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ نے خود اور تمام مسلمانوں کو بھی امارت اسلامیہ کے بیعت کی دعوت دی۔ اور بغدادی خود ان سے بیعت کر چکا تھا لیکن پھر اس نے اس بیعت کو بغاوت و سرکشی کرتے ہوئے توڑ ڈالا۔ بغدادی، امارت اسلامیہ قوقاز کے وجود کو ختم کرنے کی کیسے جرات کر سکتا ہے۔ محض اس لیے کہ اس کی نامعلوم مجلس شورٰی نے اس کو ”خلیفہ“ کے طور پر چنا ہے؟ بغدادی کیسے اس کی جرات کر سکتا ہے جب کہ شیشائی مجاہد بھائی اپنے چوبیس سالہ جہاد کے بالکل آخری مرحلہ میں داخل ہو چکے ہیں اور روس کے خلاف ساڑھے چار صدی کی جہادی تاریخ ہے۔ منصب خلافت کا حق کیسے اس شخص کے سپرد کیا جاسکتا ہے جس نے سرکشی کی، بیعت کو توڑ ڈالا، اپنے امیر کی صریح نافرمانی کی اور تین یا چار غیر معروف اور مجہول افراد نے اس کو اس منصب پر مقرر کیا۔ پھر جہاد میں بالفعل سبقت لے جانے والوں سے مطالبہ رکھے کہ وہ اپنے نفوس کو اس کے لیے حلال جانیں۔ یہ امت کی اصلاح کرنا ہے یا پھر امت میں فساد پھیلانا، یہ امت کو ایک کلمہ پر متحد کرنا یا ان میں تفریق اور پھوٹ ڈالنا۔ کیا یہ انصاف کی بات ہے یا پھر سراسر ظلم؟ بغدادی یہ سمجھتا ہے کہ اس کے لیے یہ سب جائز ہے کیونکہ وہ خلیفہ ہے اور سب طاعت کا حق صرف اسی کے لیے روا ہے۔ اُس کے یہ دونوں مقدمات غلطی اور خطا پر مبنی ہیں کیونکہ وہ خلیفہ نہیں اور نہ ہی سب طاعت کا حق رکھتا ہیں۔ بلکہ وہ خود سب طاعت کا محتاج ہے کیونکہ اُس نے سب طاعت کے معاملہ میں سرکشی کی ہے۔

اتامرون الناس بالبر وتنسون انفسكم

”کیا تم لوگوں کو نیکی کا حکم کرتے ہو اور اپنے نفس کو بھول گئے ہو۔“

☆☆☆☆☆

21 اگست: صوبہ زابل..... شیعہ کی ضلع..... شیعہ چٹرو پوں میں ایک رنجرز گاڑی تباہ..... ایک اہل کار ہلاک

امام عزیمت نمبر

۷۰

نوائے افغان جہاد

صفوفِ مجاہدین میں اختلافات کا پروپیگنڈہ..... مات کھائے دشمن کا ”میڈیائی وار“

مصعب ابراہیم

ہونے ہی کو ہے!

اصل میں یہ سارا پروپیگنڈہ اس لیے کیا گیا اورنت نئی کہانیوں کے طومار اس لیے باندھے گئے کہ آقاؤں کی ناآسودہ خواہشات کی کچھ تو تکمیل ہو سکے..... اپنی ان خواہشات کا اظہار صلیبی آقا بھی کر رہے ہیں اور ان کے آلہ کار بھی..... ۲۱ اگست کو افغانستان میں امریکہ اور نیٹو کے کمانڈر جنرل جان کیمبل نے کہا کہ ”طالبان شدت پسندوں میں اتنی طاقت نہیں کہ وہ افغانستان کی اتحادی حکومت کا تختہ الٹ دیں، اتحادی افواج بالخصوص امریکی افغانستان کو شدت پسندوں کے خلاف جنگ میں تنہا نہیں چھوڑیں گے۔ طالبان شکست کھا رہے ہیں اور دشمن افغانستان کی اتحادی حکومت کو اقتدار سے الگ نہیں کر سکتا۔ طالبان کے لیے یہ حقیقی وقت ہے کہ وہ ملک کی بہتری کے لیے کام کا آغاز کریں، ہتھیار بھینکیں اور صدر غنی سے امن مذاکرات کی میز پر بیٹھنے کی پیش کش پر غور کریں۔“ ۱۶ اگست کو برطانوی وزیراعظم ڈیوڈ کیمرن نے ”دعویٰ“ کیا کہ ”آنے والے دنوں میں مزاحمت کا گروپ طالبان کا مکمل خاتمہ ہو جائے گا۔ طالبان کے سپریم لیڈر ملا محمد عمر کی موت کی خبر سامنے آنے کے بعد تنظیم کمزور پڑ گئی ہے۔ اب افغان طالبان کی مزاحمت بند ہو جائے گی اور یہ جنگ جو گروپ آئندہ مکمل طور پر ختم ہو جائے گا۔“ ایسے میں وفا شعار غلام کیونکر پیچھے رہیں! ۱۷ اگست کو خولجہ آصف بھی بولا کہ ”طالبان کبھی ایک اکائی تھے نہ رہیں گے۔ افغانستان کے ساتھ ہماری تمام تر توجہ مفاہمت پر ہے۔“

ایک ایک بیان کو پڑھتے جاتے، کیا لفظ لفظ اُس ہزیمت و شکست کی گواہی نہیں دے رہا جس کا مزہ مجاہدین کے ہاتھوں کفر کو کچھنا پڑ رہا ہے؟ کیا ہر جملہ حقائق سے دور اور محض اپنی ’ساکھ‘ کو سنبھلانے کی بھونڈی اور نا کام کوشش دکھائی نہیں دے رہا؟ کیا ان لفظوں اور جملوں میں پنہاں پیغام واضح نہیں کہ ”ہا تو ہم چکے ہیں لیکن مانیں گے نہیں کیونکہ مان لینے کے بعد ٹیکنالوجی کے جھوٹے رعب کی قلعی کھل جائے گی اور ”سپر پاور“ کی خدائی کو لینے کے دینے پڑ جائیں گے!“۔

بہر حال یہ بیانات کفر کی بے بسی پر دلیل اور شاہد ہیں..... ایک طرف تو امریکی جرنیل کہتا ہے کہ طالبان شکست کھا رہے ہیں جب کہ انہی ”شکست کھاتے طالبان“ کو امن مذاکرات کی پیش کش بھی اگلی ہی سانس میں کر رہا ہے..... بھلا ان صلیبیوں نے تاریخ میں کب اور کس زمانے میں شکست خوردہ فریق کے سامنے مذاکرات کی بھیک کے لیے جھولی پھیلائی ہے اور امن کی باتیں کی ہیں؟..... برطانوی وزیراعظم

امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کے انتقال کی خبر آنے کے بعد کفار اور ان کے تمام حواریوں کے خوابوں کی کیفیت کچھ دن کے لیے بدل گئی..... پہلے ان کے خواب بھی مجاہدین کے خوف، ان کی دہشت اور ان کی عملیات کے ذریعے لگنے والی کاری ضربوں کی بنا پر ’دیو آئندہ دیو آئندہ‘ والی کیفیت سے بھرے ہوتے تھے..... حضرت امیر المومنین رحمہ اللہ کی وفات کے بعد ان کے خواب بھی ”پلٹا کھا گئے“ اور وہ جاگتے میں بھی مجاہدین کی شکست اور ہزیمت کے سنے دیکھنے لگے..... اگرچہ کیفیت کا یہ بدلاؤ چند ہی دنوں کے لیے تھا لیکن جھوٹ اور سچ کے پیمانوں کو یکسر الٹ دینے والے میڈیا اور ذرائع ابلاغ کے بل بوتے پر کفار نے ایسا نقشہ کھینچ دیا تھا کہ ظاہر بین آنکھیں مجاہدین کی شکست و ریخت، اور باہمی جنگ و جدل کے مناظر دیکھ رہی تھیں..... فی الحقیقت میڈیا کے یہ سامری، چاہے نا چاہے کفر کی اسی ’کیفیت ہدائی‘ کو اجاگر کر رہے تھے جس سے وہ دوچار ہو چکے!

جہاد اور مجاہدین کا کٹر مخالف اور کفار کے ساتھ ”پرامن بقائے باہمی“ کا بڑے سے بڑا چارک بھی [جن کا ذرائع ابلاغ پر قبضہ ہے] اس حقیقت کو مانے بغیر نہیں رہ سکتا کہ مجاہدین نے امریکہ سمیت دنیا کے کفر کے پانچ درجن اماموں اور حواریوں کو افغانستان میں ہر محاذ پر شکست دی ہے! ان کا یہ دلی زخم رستار ہوتا ہے اور گاہے گاہے زخم کی ”ٹیسوں“ سے عاجز آکر بلبلانے اور مجاہدین کے خلاف زہر اگلنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ یہ ”روشن خیال“ طبقہ اصل میں اندھیروں کا پروردہ ہے اور اپنے آقاؤں کی ہدایات پر مجاہدین کے خلاف تو اتر و تسلسل سے شرانگیز پروپیگنڈہ کر کے ہر طرح سے کوشش کرتا ہے کہ آقاؤں کو اُس سبکی سے کسی طور نکالا اور بچایا جائے جو وہ افغانستان میں اٹھا رہے ہیں..... امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کے انتقال کی خبر کے بعد بھی ان کے ہاتھ ایک نادر موقع آیا اور کفر کے سرداروں سے لے کر ان کے راتب پر پلٹنے والے ہر چھوٹے بڑے فساد کی بنی آئی..... امیر المومنین رحمہ اللہ کے بعد مجاہدین کی صفوں میں ٹوٹ پھوٹ اور اختلافات کی خبروں کو اس طرح عام کیا گیا کہ گویا افغانستان میں طالبان مجاہدین آپس میں اب گتھم گتھا ہوئے کہ اب! اپنے تجزیوں میں، تبصروں میں، کالموں اور اداروں میں، ’ٹاک شو‘ اور پروگراموں میں، گفتگوؤں اور تحریروں میں ہر کاسہ لیس یہ ثابت کرنے پر ٹٹلا ہوا تھا کہ نئے امیر المومنین کے معاملے میں طالبان کی صفوں میں اختلافات اس قدر شدید تر ہو گئے ہیں کہ بات اب قتل و قاتل تک جا پہنچنے والی ہے اور مجاہدین میں ٹوٹ پھوٹ بس

21 اگست: صوبہ فاریاب..... ضلع چلغوزی..... مجاہدین کے حملے میں 9 اہل کار ہلاک

امیر المومنین رحمہ اللہ کے فرزند ملا محمد یعقوب حفظہ اللہ کو پہلے تو اپنے تئیں امارت کے دعوے دار کے طور پر پیش کیا گیا پھر ”مخالف طالبان دھڑوں“ کے ہاتھوں اُن کے قتل کی خبریں تک چلائی گئیں.....

الغرض ”آزاد، غیر جانب دار اور صدقہ میڈیا“ نے آقاؤں سے غلامی نبھانے کی نئی مثالیں رقم کیں، مجاہدین کے معاملے میں بالکل جانب دارانہ اور متعصبانہ موقف پیش کرنے میں وہ دھول اڑائی کہ جس نے اُن جان، علم اور کم فہم لوگوں کو ہی پریشان کیا ہوگا اور اس سے بھی بڑھ کر یہ بھی ہوا کہ اس دھول اور جھوٹ کی جھاڑ جھنکار نے فتنہ پروروں کی بھی چاندی کردی اور وہ اپنے شرور کی پوٹلیاں بگلوں میں دبائے نت نئے تماشا دکھانے نکل کھڑے ہوئے..... میڈیا نے اپنی صفت ”مصدقہ“ پر جو کہ پہلے ہی گھس پٹ کر کسی قابل نہیں رہی مزید غلیظ اور بدنام داغ لگا دیے ہیں!

ان خبروں، افواہوں اور بے بنیاد پروپیگنڈے میں سے ایک ایک چیز اور ایک ایک کتے کا بفضلہ تعالیٰ اُسی طرح پوسٹ مارٹم ہو سکتا ہے اور ان شرانگیزیوں میں پنہاں جھوٹ، بکرا، فریب، کذب اور ”زیب داستان“ کو بھی اُسی طرح طشت از بام کیا جاسکتا ہے جس طرح سطور بالا میں جان کیمبل، کیمرون اور خواجے کی ہفوات کی حقیقت کھولی گئی ہے لیکن طوالت مضمون کے پیش نظر صرف اتنا کہہ کر آگے بڑھتے ہیں کہ ان تمام منفی، بے بنیاد اور بعض وتعب سے بھرے پروپیگنڈوں کے باوجود نتیجہ کیا نکلا؟ ”زمینی حقائق“ کا رونا رونے والے کوئی زمینی کامیابی حاصل کر سکے؟ اُن کی کوئی شیطانی امید برآئی؟ بے شکم ”بریکنگ نیوز“ اور بے سرو پا تجزیوں تبصروں کے علی الرغم صورت حال کا سامنا کرنا پڑا یا نہیں؟

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج مجاہدین پوری طرح متحد و مضبوط ہیں..... یہ ہوائی بات اور دعویٰ محض نہیں ہے بلکہ اصل ”زمینی حقیقت“ ہے..... کون بے وقوف ہے جواب بھی یہ سمجھے کہ کابل کے گرین ایریا کو تیس نہیں کر دینے سے لے کر غزنی کی جیل کو توڑ کر اپنے ۴۰۰ بھائیوں کو قید سے خلاصی دلانے والوں کی صفوں میں ”اختلافات کی وسیع خلیج“، حائل ہے؟ کون سفید ہے جو خیال کیے بیٹھا ہے کہ افغانستان کے شمالی صوبوں [جہاں کسی وقت میں جہاد اور مجاہدین کا نام تک لینا جان کو خطروں میں ڈالنے کے مترادف تھا] میں کئی کئی اضلاع پر عملاً قبضہ کرنے والے مجاہدین انتشار کا شکار ہیں؟ آج مجاہدین ایک جان ہو کر صلیبی دشمنوں اور اُن کے کرایہ کے سپاہیوں اور نوکروں کے خلاف صف آرا ہیں..... امیر المومنین ملا اختر محمد منصور نصرہ اللہ کی قیادت پر تمام مجاہدین نے اتفاق کرتے ہوئے اُن کے ہاتھ پر بیعت کی ہے..... افغانستان کے ۳۳ صوبوں میں سے کسی ایک صوبے سے کے جہادی مسئول نے امیر المومنین نصرہ اللہ کی بیعت سے انکار نہیں کیا اور سب نے مکمل یکجہتی اور کامل اتفاق سے ملا اختر محمد منصور نصرہ اللہ کے ہاتھ پر بیعت کی ہے..... ملک بھر کے

کہتا ہے کہ ”افغان طالبان کی مزاحمت بند ہو جائے گی“، لیکن افغانستان کے طول و عرض میں ہونے والی مجاہدین کی عظیم الشان عملیات اس سے قطعی برعکس تصویر پیش کر رہی ہیں..... ”کالے انگریزوں“ کا نمائندہ خواجہ آصف اپنی ہانکتا ہے کہ ”طالبان کبھی اکائی نہیں رہ سکتے“، لیکن طالبان نے اپنی صفوں کو متحد و یکجا رکھتے ہوئے اُس کے منہ پر بھی کالک لٹی ہے کہ مجاہدین کل بھی ایک اکائی تھے، آج بھی بنیان مرصوص ہیں اور اللہ کے فضل سے مستقبل میں بھی یکجہتی و یکاگت کی مثال سمجھیں جائیں گے..... خواجہ کے لیے اتنا کہنا ہی کافی ہے کہ یہ طالبان کو مسلم لیگ پر قیاس نہ کرے کہ اردو انگریزی کے سارے حروف تہجی ختم ہونے کو آتے ہیں لیکن مسلم لیگ کی تقسیم در تقسیم تھمنے میں نہ آئی ہے نہ ہی آئے گی!

کفار اور اُن کے کاسہ لیسوں کی اسی حالت زار کو دیکھ کر ہم کہتے ہیں کہ جب ”آقائے امریکہ“ اور اُس کے فرنٹ لائن اتحادی ڈیڑھ دہائی گزر جانے کے باوجود اور اتنا تمام قوت و طاقت کو جنگ میں جھونک دینے کے باوجود میدان کارزار میں مجاہدین کے مقابلے میں بے بسی و بے کسی کی تصویر بنے ہوئے ہیں تو اب ایک ہی ہتھیار ان کے پاس باقی بچتا ہے جس کے ذریعے وہ اپنی شکست خوردگی کے داغ مٹانے میں مصروف ہیں اور اپنی رسوائی و ذلت آمیزی کو چھپانے کی کوششوں میں ہیں..... وہ ہتھیار ہے مکر و فریب کا ہتھیار، جھوٹ اور دغا کا ہتھیار اور صلیبی ٹکروں پر پلٹے میڈیا کے ذریعے مجاہدین کے بارے میں منفی اور بے بنیاد خبریں پھیلانے کا ہتھیار!

بالکل ائمۃ الکفر کے دیے گئے ایجنڈے اور اُن کے حواریوں کے طے کیے گئے طریقہ کار کے مطابق یہ ذرائع ابلاغ، ہرنچ اور ہرزادیہ سے یہ دکھانے کی کوشش کرتے ہیں کہ مجاہدین بری طرح ناکام ہو رہے ہیں، اُن میں اختلافات شدت اختیار کر گئے ہیں، اُن کی تحریک فنا کے گھاٹ اتر جائے گی، وہ ایک دوسرے سے لڑ کر خود ہی ختم ہونے کے قریب ہیں وغیرہ وغیرہ..... امیر المومنین رحمہ اللہ کی وفات کی خبر آنے کے بعد مجاہدین کے بارے میں بیچنم منظر نامہ کئی دنوں تک میڈیا میں پیش کیا جاتا رہا.....

امیر المومنین رحمہ اللہ کی طبی وفات سے متعلق شبہات پھیلانے گئے، نئے امیر المومنین نصرہ اللہ کی بیعت کے معاملے پر بیانی نہیں ”چچ“ میں طوفان برپا کیا گیا، بیعت کے معاملے پر دھڑے بندیوں کی ”مصدقہ خبریں“ اور ”بریکنگ نیوز“ ہر کچھ دیر بعد آنے لگیں، نئے امیر المومنین کے تقرر اور انتخاب کو ”جلد بازی“ اور ”غیر شرعی“ طریقہ کار کے مطابق بتایا گیا، داعش کے فتنہ سازوں کو بڑھا چڑھا کر پیش کیا گیا، فدائی حماد جیسے مفسدین کو نمایاں کیا گیا، ”امن مذاکرات“ کے نام پر مجاہدین کے مابین تفاوت اور دوریوں کے ”مضبوط تاثر“ کو عام کیا گیا، ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کے خاندان کے افراد کے کندھوں کو استعمال کر کے اُن کے من گھڑت اور خود ساختہ بیانات کا شورا اٹھایا گیا،

22 اگست 2022ء..... شائع سنگین..... مجاہدین کے حملوں میں 19 اہل کار ہلاک..... جب کہ 9 زخمی ہو گئے

علمائے ربانین، ۳۳ صوبوں کے گورنرز، ان کے نائبین، ۳۳ صوبوں کے جہادی مسئولین، ۳۵۰ ضلعی سربراہوں، درجنوں محاذوں کے کمانڈروں اور متعدد جہادی اور قومی رہنماؤں، مدارس کے ہزاروں طلباء اور ان کے اساتذہ علمائے کرام اور عام لوگوں نے نئے امیر کی تائید اور بیعت کے اعلانات کیے ہیں..... شیخ جلال الدین حقانی حفظہ اللہ سے لے کر ملا عبدالقیوم ڈاکر حفظہ اللہ اور ملا عبدالحیٰ مطمئن حفظہ اللہ سے لے کر ملا عبدالسلام کتب حفظہ اللہ تک تمام بزرگوں اور جہادی زعمائے امیر المؤمنین سے وفاداری اور امارت اسلامیہ سے جاں نثاری کا عہد کیا ہے..... افغانستان کے طول و عرض سے علمائے کرام، طلبائے دین، عصری علوم کے طلبہ اور زندگی کے تمام شعبوں سے تعلق رکھنے والے افراد نے امیر المؤمنین نصرہ اللہ کی بیعت کا اعلان کیا ہے..... دجالی میڈیا کے ہندوستان پر اُچھل اُچھل کر جس ”سچائی“ کو بیان کرتے رہے اور کفری آقاؤں کی وفاداریوں کا دم بھرنے والے صحافی، تجزیہ نگار، قلم کار اور مبصر جس بات کا چیخ چیخ کر ڈھنڈورا پیٹتے رہے وہ یہ تھی کہ امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کے خاندان کے افراد نے بیعت سے انکار کر دیا ہے اور نئے امیر کے تقرر کو ”غیر شرعی“ قرار دیا ہے..... اُن کے اس غبارے سے بھی ہوا نکل چکی ہے اور حضرت امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کے بھائی ملا عبدالمنان اختر حفظہ اللہ اور آپ رحمہ اللہ کے فرزند ارجمند ملا یعقوب حفظہ اللہ نے امیر المؤمنین ملا اختر محمد منصور کے ہاتھ پر نہ صرف بیعت کی ہے بلکہ ہزاروں افراد کے مجمع کے سامنے انہیں اپنی اور اپنے اہل خاندان کی تمام تر حمایت اور وفاداری کا یقین دلایا ہے..... اسی حوالے سے امارت اسلامیہ نے خصوصی اعلامیہ جاری کیا جسے یہاں بھی نقل کیا جا رہا ہے:

”مرحوم امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کے خاندان کا نئے زعمی سے

بیعت کا اعلان:

امارت اسلامیہ کے مؤسس عالی قدر امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کے معزز خاندان نے منگل کے روز ۲ ذی الحجہ ۱۴۳۶ھ بمطابق ۱۵ ستمبر ۲۰۱۵ء کو ایک پروقار تقریب کے دوران امارت اسلامیہ کے نئے زعمی جناب ملا اختر محمد منصور حفظہ اللہ سے بیعت کا اعلان کیا۔

اسی مناسبت سے منعقدہ تقریب میں متعدد شیوخ، علمائے کرام اور امارت اسلامیہ کے اعلیٰ عہدے داروں نے شرکت کی۔ مرحوم امیر المؤمنین کے خاندان کے نمائندگی میں مرحوم کے بھائی حاجی ملا عبدالمنان اختر اور مرحوم قائد کے فرزند جناب مولوی محمد یعقوب نے اپنے خطاب کے دوران فرمایا کہ ”ہماری بیعت میں تاخیر کا سبب سے ایک خصوصی مصلحت تھی، جس کی بنیاد حسن نیت پر تھی۔“

انہوں نے کہا کہ ”مرحوم امیر المؤمنین کی خاندان کی جانب سے بیعت میں تاخیر کسی اختلاف کی وجہ نہ تھی، کیونکہ امارت اسلامیہ سب کا مشترکہ گھر ہے اور ہم سب بھائیوں کی طرح مشترکہ طور پر خدمت کرتے ہیں اور جناب نئے زعمی ملا اختر محمد منصور صاحب جنہیں عالی قدر امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ نے اپنی زندگی میں عظیم ذمہ داری سونپی تھی اور اب یہ ذمہ داری مزید بھاری ہوئی، لہذا ان سے تعاون کرنا چاہیے، ہمیں بھی اس صف کے حفاظت اور متحد رکھنے کی آرزو تھی اور ہم اسی راہ میں کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔“

مرحوم امیر المؤمنین کے بھائی ملا عبدالمنان اختر اور فرزند مولوی محمد یعقوب صاحب نے گفتگو کے دوران کہا کہ:

”ہم اللہ تعالیٰ کی دین کی خدمت اور امارت اسلامیہ کے استحکام، اتحاد اور اسے محکم رکھنے کی راہ میں اللہ تعالیٰ سے توفیق کی التجا کرتے ہیں اور سب مسلمانوں سے دعاؤں کا مطالبہ کرتے ہیں، اسی طرح تمام مجاہد بھائیوں سے مطالبہ کرتے ہیں کہ اسی متحد صف میں خدمت کو جاری رکھے۔ نزاع اور اختلاف سے خود کو بچائیں، خاص کر وہ افراد جنہوں نے اپنے بیعت کو ہمارے خاندان کی بیعت تک موخر کیا تھا، انہیں بیعت کرنا چاہیے۔“

تقریب کے بعد امارت اسلامیہ کے نئے زعمی ملا اختر محمد منصور حفظہ اللہ نے خطاب کے دوران مرحوم امیر المؤمنین رحمہ اللہ کے معزز اور مجاہد خاندان کی قدانی اور ستائش کے ساتھ اجلاس کے شرکاء کو تسلی دی کہ ”اپنی بھرپور استعداد سے مرحوم امیر المؤمنین رحمہ اللہ کے خاندان کے احترام اور منزلت کو برقرار رکھیں گے، ان کے لیے خدمت کا بہترین موقع میسر کریں گے اور امارت اسلامیہ کے تمام اہم فیصلوں میں ان کے نظریات کو مد نظر رکھیں گے۔“ تقریب کا اختتام امارت اسلامیہ اور خاص کر امارت اسلامیہ افغانستان کے جہادی صف کے قوت، اتحاد، وسعت اور کامیابی کی دعاؤں سے ہوا۔“

اللہ تعالیٰ کے راستے میں نکلنے والے مجاہد بھائیو! یہ موقع تعزیت اور ہمدردی کا ہے..... ہمارے امیر المؤمنین رحمہ اللہ کے پھڑکنے کا غم یقینی طور پر ایسا ہے کہ مانند چٹان دلوں کو بھی پگھلا کر رکھ دے..... لیکن دیکھئے نا! ہمارے قائدین نے جس راستے کی طرف ہماری رہنمائی کی، کیا انہوں نے اُس رہنمائی اور قیادت کا حق ادا نہیں کیا؟ کیا وہ ایک لمحہ کے لیے بھی اس آزمائش بھری راہ میں بطور قائد آگے چلے اور ہمارے لیے راستے ہموار کرتے چلے جانے میں کسی تساہل یا سستی کا شکار ہوئے؟ کیا انہوں نے جنوں کے

22 اگست: صوبہ بادشیس..... ضلع بالامرغاب..... کچھ پتلی فوج 5 فوجی مراکز سے فراہم ہو گئی..... مجاہدین نے ان مراکز کا نظم و نسق سنبھال لیا

اس سفر میں اپنے رب سے وفا کے سارے تقاضے پورے نہیں کیے؟ کیا انہوں نے اس پُرکھن راستے میں حائل بھاری پتھروں اور زہر آلود کانٹوں کو اپنی جانوں پر کھیل کر نہیں ہٹایا؟ کیا وہ اس حال میں اپنے رب سے نہیں ملے کہ اُن کے پیچھے اُن کے قافلے کو منزل تک پہنچانے کے لیے پوری نسل قیادت و سیادت واسطے تیار ہے؟! اور پھر کیا یہ سب محیر العقول کارنامے وہ اپنے بل بوتے پر ادا کرتے ہوئے ”فقد فاز“ کی منزلوں تک جا پہنچے؟! کیا یہ اُن کا رب ہی نہیں تھا جس نے انہیں اُس وقت سہارا دیا جب تمام سہارے چھوٹ گئے تھے؟! کیا یہ اُن کے مالک کی توفیق نہیں تھی کہ وہ تنہا اپنے ہمراہیوں کی ہمت بندھاتے ہوئے اُس کے دشمنوں سے بھڑگئے؟! کیا یہ اُس پروردگار ہی کی عطائیں تھیں کہ پھر اُس نے انہیں تمام لشکروں پر غالب کر دیا؟!

اے مجاہدین اسلام! بلاشبہ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل، اُس کا احسان اور اُسی کا کرم ہے کہ قیادت جہاد پر فائز ہونے والا ہر قائد اپنی منزل مراد کو پانے سے پہلے اپنی قیادت کا حق ادا کر گیا۔ یہ قائدین تو ہم سے پچھڑ کر جنّتوں کے مکین ٹھہرے لیکن ہمارا رب تو زندہ و جاوید ہے۔ وہ تو قائم و دائم ہے، وہ تو حسی لاموت ہے۔ پھر یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ ایسا کریم اور ایسا مہربان مالک ان قائدین کے بعد ہم سے منہ موڑ لے اور اپنی نصرت کو اپنے ان مستضعف بندوں سے اٹھالے!!! یہ اُس کی نصرت ہی کے مظاہر ہیں کہ پوری دنیا کا کفری اور دجالی میڈیا چیخ کر ہلکان ہو رہا تھا کہ ”طالبان بٹ گئے، یہ تقسیم در تقسیم کے عمل کا شکار ہو گئے، یہ اختلافات کی نذر ہو گئے، یہ باہمی لڑائی کے ذریعے اختتام کے قریب ہیں“۔ لیکن ہمارے خالق و مالک نے مجاہدین کی اجتماعیت پر کیسا فضل فرمایا کہ چند ہی ہفتوں میں افغانستان بھر کے مجاہدین اپنے نئے امیر کے ہاتھ پر بیعت کر کے کامل اتحاد و یکجہتی کا پیغام دے چکے ہیں! حضرت المومنین رحمہ اللہ کے گھرانے سے متعلق افواہات کا سیلاب اٹھانے والے بھی اب منہ میں انگلیاں دبائے بیٹھے ہیں، اُن کی زبانیں بھی تالو سے چپک گئی ہیں اور چیخ چیخ کر باؤ لے ہونے والوں کی آوازیں بھی حلق میں گھٹ کر رہ گئی ہیں کہ آپ رحمہ اللہ کے خاندان نے بھی امارت اسلامیہ افغانستان کی بیعت کا اعلان کیا ہے۔ اللہ کے فضل سے کفر کی تمام کی تمام چالیں الٹ گئی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص الخاص فضل و احسان سے مجاہدین کو ایسی قیادت سے نوازا ہے جس قیادت نے حضرت امیر المومنین رحمہ اللہ کی وفات کے بعد ایک ساعت کے لیے بھی دنیا سے کفر کو سکون و چین کا سانس نہیں لینے دیا۔ میدانِ معرکہ میں بھی اُن کو شدید سے شدید تر ضربیں لگائیں اور اُن کے پھیلائے مذاکراتی مکر کو بھی ناکام کیا۔ کابل کے محفوظ ترین علاقوں سے لے کر ملک کے طول و عرض میں قائم صلیبی و کھ پتلی فوجی اڈوں اور چھوٹے بڑے حکومتی مراکز کو فدا کی عملیات، تعارض اور گھات لگا کر کیے گئے حملوں کی زد پر رکھا۔ اس کے ساتھ ساتھ سیاسی محاذ پر بھی بہترین اور کامیاب ترین

حکمت عملی سے دشمن کے ہر وار کو ناکام کیا بلکہ ہر محاذ پر اپنی بات کو منوانے اور اپنے مقاصد کو پورا کروانے میں کامیابی حاصل کی، جس کی ایک ہلکی سی مثال ایک امریکی فوجی کے بدلے پانچ طالبان رہنماؤں کی گوانتانامو سے رہائی کا معاہدہ ہے۔

پس اللہ تعالیٰ کی ان نصرتوں پر نظر رکھئے! اتحاد و یکجہتی ہی برکت و رحمت کا سبب ہے۔ اس اتحاد اور یکجہتی کو کسی صورت ہلکی سی آج بھی نہ آنے دیجیے! مجاہدین کے باہمی مناقشات، اندرونی جھگڑوں اور آپسی اختلافات و لڑائیوں نے سابقہ جہاد کے ثمرات سے امت کو محروم کیا تھا کیونکہ جہادی صفوف کے مابین نزاع و افتراق کے نتیجے میں رب تعالیٰ کی رحمتوں سے دوری اور محرومی کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آتا۔ اللہ پاک نے اس جہاد میں اہل اسلام پر عموماً اور مجاہدین پر خصوصاً یہ فضل فرمایا ہے کہ اُن کی صفوں کو متعدد اور مختلف جھنڈوں کے تحت چلانے کی بجائے ایک ہی جھنڈے اور ایک ہی امیر کے تحت مجتمع فرمایا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا اتنا بڑا احسان ہے کہ جس کا اندازہ لگانا ممکن ہی نہیں! لہذا اس احسانِ عظیم کی قدر کرنا ہم سب پر واجب ہے۔ اُس ذاتِ پاک کا شکر ادا کریں گے تو اُس کی عنایات اور عطائیں رمتوں بھرے مینہ کی صورت ہم پر برس گئی۔ پھر یہ بھی تو اللہ کریم کا کرم اور فضل ہی ہے کہ دشمن کی تمام تر چالیں اور سارا پروپیگنڈہ بالکل بے کار اور ضائع ہو گیا۔ مجاہدین پر کچھ ہی دنوں کا دباؤ آیا لیکن چند ہی ہفتوں میں سب کچھ سنبھل گیا۔ یہ محض اُس مالک کا فضل ہے کہ اُس نے ڈوبتے دلوں کو سہارا دیا، ذرائع ابلاغ کی زہر افشانیوں اور قیادت جہاد میں افتراق و تفریق سے متعلق بے سرو پا شور و غوغا کو بے اثر کر دیا اور اپنے خاص الخاص کرم سے اہل ایمان کے دلوں کے لیے راحت و سکون کے سامان میسر کیے۔ بس اُس ذات کا شکر ادا کرتے جائیں اور اہل ایمان و اہل اشغور کے ساتھ رحمانی وعدوں کو تکمیلی مراحل سے گزرتا ہوا دیکھتے جائیں۔

اپنے امرا کی اطاعت کو اپنی سرشت میں داخل کر لیجیے۔ اپنے ساتھیوں کی غم خواری، دل جوئی اور ہمدردی کو اپنی طبیعت کا لازمی حصہ بنائیں۔ اپنے مامورین کے ساتھ خیر خواہی اور بھلائی والا معاملہ رکھیں۔ کسی بھی مفسد و شریر عنصر کو اپنی صفوں اور مراکز میں پنپنے نہ دیں۔ غلو، تشدد اور بے جا سختیوں پر ابھارنے والوں سے خود بھی متنبہ رہیں اور اپنی اجتماعیت کو بھی ایسے عناصر سے پاک رکھنے کی ہر ممکن کوشش سعی کریں۔ امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کے جہادی منہج پر خوب غور و فکر کریں، بلاشبہ امیر المومنین رحمہ اللہ بے جا تکفیر سے بے زار اور خونِ مسلم کی حرمت کی اہمیت کو خوب خوب جاننے والے راست باز علمائے جہاد کے بتائے اور سکھائے ہوئے راستوں پر اپنے جہادی قافلے کو لے کر چلتے رہے۔ بس اس راہ کو مضبوطی سے تھام لیں کہ یہی اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کی اصل ہے اور یہی ”کشی نوح عصر رواں ہے“!

☆☆☆☆☆

23 اگست: صوبہ خوست..... نادر شاہ گوٹ ضلع..... پولیس کی گاڑی پر حملے میں..... 4 اہل کارشید رشتی..... گاڑی مکمل طور پر تباہ

امام عزیمت نمبر

۷۳

نوائے افغان جہاد

طالبان کی حکومت حضرت امام اہل سنت مولانا سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ کی نظر میں

روکنے کے لیے عجیب و غریب ہتھکنڈے استعمال ہوتے رہے ہیں۔“
[ذخیرۃ الجنان، جلد ۶، ص ۱۳۸]

حق والے کسی کی ملامت سے نہیں ڈرتے:

”یعنی وہ کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈرتے، نہ کسی باطل پرست کی طعن و تشنیع ان پر اثر انداز ہوتی ہے، جس طرح آج کل مجاہدین باطل کے خلاف برسر پیکار ہیں۔ یہ الگ بات ہے کہ وہ جب روس کے خلاف لڑ رہے تھے تو مجاہد تھے کیونکہ اس میں امریکہ کے مقاصد شامل تھے۔ اب روس نکلے نکلے ہو گیا ہے تو اب وہ مجاہد دہشت گرد بن گئے ہیں! ان شاء اللہ رب تعالیٰ امریکہ کے بھی ضرور نکلے کرے گا جو حکومت پاکستان کو کہہ کر مجاہدین پر ظلم کر رہا ہے اور ان پر پابندیاں عائد کر رکھی ہیں۔ میں ایمان کی روشنی میں کہتا ہوں کہ مجاہدین پر نہ حکومت پابندی لگا سکتی ہے نہ امریکہ لگا سکتا ہے۔ ان کی پابندیوں کا ان پر کوئی اثر نہیں ہوگا، وہ جہاد کرتے رہیں گے، وہ کسی کی ملامت سے نہیں ڈریں گے، چاہے امریکہ ہو یا اس کے پٹھو ہوں۔“ [ذخیرۃ الجنان جلد ۵، ص ۱۹۵]

طالبان کی حکومت خلافت راشدہ کا نمونہ ہے:

”اس خلافت کا کچھ نمونہ صرف افغانستان کے اس علاقے میں ہے جو طالبان کے پاس ہے، مکمل خلافت تو ہم نہیں کہہ سکتے جیسے خلفائے راشدین کے دور میں تھی، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دور میں تھی، وہ تو ان کی خصوصیت تھی، خلافت راشدہ کی نقل اور اس کا نمونہ ضرور ہے، قرآن کے احکام، حدیث و فقہ کے احکام نافذ ہیں۔“ [ذخیرۃ الجنان جلد ۱۲، ص ۳۳۳]

طالبان کی قوت امام مہدی علیہ الرضوان کا پیش خیمہ

ہے:

”اور یہ بات بھی احادیث سے ثابت ہے کہ جب مہدی علیہ الرضوان کا ظہور ہوگا تو اس وقت افغانستان میں مسلمانوں کی کافی قوت ہوگی، یہ طالبان کی قوت اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے پیش خیمہ بنائی ہے اور یہاں سے

اس وقت اسلام کے مطابق فیصلے صرف طالبان حکومت میں ہوں:

”اس وقت اگر اسلام کے مطابق فیصلے ہو رہے ہیں تو وہ صرف طالبان حکومت میں ہو رہے ہیں، سعودیہ میں بھی بعض اسلامی قوانین نافذ ہیں مگر مکمل اسلامی قانون وہاں بھی نافذ نہیں ہے، اور حق کہنے کی بھی اجازت نہیں ہے۔“ [ذخیرۃ الجنان جلد ۵، ص ۱۶۹]

حق کے نفاذ کے لیے قوت بھی چاہیے:

”اور یاد رکھنا کہ بد معاشیاں، خرابیاں، گناہ نرے وعظوں سے ختم نہیں ہوتے، ان کے ختم کرنے کے لیے قوت بھی چاہیے، جیسے طالبان کو رب تعالیٰ نے عطا فرمائی ہے، اللہ تعالیٰ کرے وہ قوت ہمیں بھی پاکستان میں حاصل ہو جائے، محض وعظ تو ساٹھ سالوں سے میں بھی کر رہا ہوں، لیکن معاشرے نے اس کا کتنا اثر لیا ہے؟ کتنے عامل بنے ہیں؟ وہاں جا کر دیکھو! ان کو شکلیں اور صورتیں اسلام کے مطابق ہیں اور تم بھی وہاں داڑھی کے بغیر جا کر دیکھو! تمہارا کیا حشر ہوتا ہے، پہلے قدم پر ہی تمہیں گرفتار کر لیں گے، لیکن تم ہو کہ ایک کان سے سنتے ہو اور دوسرے سے نکال دیتے ہو، حق کے نفاذ کے لیے قوت بھی چاہیے۔“ [ذخیرۃ الجنان جلد ۹، ص ۳۵۲]

خالص اسلامی حکومت یا وسیع البنیاد حکومت؟

”[کفار] یہی چال آج کل افغانستان میں چل رہے ہیں اور طالبان کو کہتے ہیں کہ وسیع البنیاد حکومت تشکیل دو، کہ تمام فریقوں کو حکومت میں شامل کرو! یعنی طالبان نے جن مردوں کو نکالا ہے ان کو واپس بلا کر شریک اقتدار کریں! لاجول ولاقوۃ الا باللہ العلیٰ العظیم! ان شاء اللہ تعالیٰ وہ کبھی ایسا نہیں کریں گے کیونکہ جید اور سمجھ دار علمائے کرام ان میں موجود ہیں، اگر بالفرض انہوں نے ایسا کیا تو اپنے پاؤں پر کلہاڑی ماریں گے کہ جس گند کو انہوں نے باہر پھینکا ہے پھر اس کو شامل کر لیا، اور اس وقت اقوام متحدہ جو بین الاقوامی خبیث اور غنڈہ ہے، وہ ان کو اس بات پر آمادہ کر رہا ہے کہ مشترکہ حکومت تشکیل دوتا کہ حق و باطل کا ملغوبہ بن جائے اور جو خالص اسلام نافذ ہے وہ نہ رہے، اور یہ کوئی نئی بات نہیں ہے، بلکہ دنیا میں ہمیشہ حق کا راستہ

لوگ ان کی امداد اور اعانت کے لیے جائیں گے۔“ [ذخیرۃ الجنان، جلد ۱۲، ص ۱۷۴]

طالبان کی حکومت میں اسلامی نظام کا نفاذ:

”اسلام امن والا مذہب ہے مگر نافذ تو ہو! اس وقت پوری دنیا کے مقابلے میں افغانستان میں کم جرائم ہیں، یہاں طالبان کی حکومت ہے اور قرآن و حدیث اور فقہ اسلامی کا قانون نافذ ہے، اور مغربی دنیا کے سب سے بڑے بے ایمان ہاتھ دھو کر ان کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں اور اسلامی حکومت کو ختم کرنے کے لیے حیلہ تلاش کرتے ہیں، کبھی اسامہ بن لادن کا نام لے کر، کبھی کوئی اور نام لے کر آنے کی راہ تلاش کر رہے ہیں۔ دیکھو! روس اور امریکہ آپس میں سخت دشمن ہیں مگر اس مسئلہ پر آپس میں دوست بن گئے ہیں، محض اس لیے کہ افغانستان پر حملہ کے لیے ہمیں کوئی جواز مل جائے، بڑی خبیث قوتیں ہیں۔“ [ذخیرۃ الجنان، جلد ۱۲، ص ۱۰۸]

بلا عنوان:

”کل کے اخبار میں یہ پڑھ کر تھوڑی سی خوشی ہوئی ہے کہ تاجروں نے مطالبہ کیا ہے کہ پاکستان میں اسلامی شریعت نافذ کی جائے کیونکہ اسلامی نظام میں ٹیکس کا کوئی وجود نہیں ہے، یہ اب پشاور میں تاجروں کی پریس کانفرنس ہو رہی ہے، خدا کرے جو تاجر سوئے ہوئے ہیں وہ بھی جاگ جائیں اور جیسے افغانستان میں طالبان حکومت میں اسلامی قانون نافذ ہے اور کوئی ٹیکس ویکس نہیں ہے، حالانکہ تمام ممالک سے غریب ملک افغانستان ہے لیکن وہ کسی ملک کا مقروض نہیں ہے، کیونکہ ٹیکس نہ لیتے ہیں اور نہ دیتے ہیں، بھوکے مر رہے ہیں لیکن کسی ملک کا ان پر قرضہ نہیں ہے، اور ہمیں امریکہ خبیث نے قرضوں کے بوجھ کے نیچے دبایا ہوا ہے تاکہ یہ میرے شکنے سے نہ نکل سکیں، یہ ظالمانہ ٹیکس شریعت کے خلاف ہیں، اللہ کرے کہ تاجر اس بات پر ڈٹے رہیں کہ اس ملک میں شریعت نافذ ہو۔“ [ذخیرۃ الجنان، جلد ۱۲، ص ۱۲۴]

جناب مولانا عبدالمالک صاحب آف کونڈ، جو حضرت مولانا سرفراز خان صاحب صفدر رحمہ اللہ کے شاگرد خاص تھے، وہ فرماتے ہیں کہ ”ایک مرتبہ حضرت مولانا سرفراز خان صفدر صاحب رحمہ اللہ کو تشریف لائے ہوئے تھے، طالبان کے کوئی رہ نما کوئٹہ میں موجود تھے، ان کو خبر ہوئی تو وہ حضرت کے پاس آئے اور حضرت کو افغانستان آنے کی دعوت دی..... حضرت رحمہ اللہ نے فرمایا کہ میں بوڑھا اور بیمار ہوں، مورچے پر جا کر لڑائی کے قابل نہیں، اور ویسے جا کر آپ لوگوں پر بوجھ نہیں بننا چاہتا..... انہوں نے

کہا کہ آپ کی صرف تشریف آوری ہی ہمارے مجاہدین کے حوصلوں میں بلندی کا باعث ہوگی، چنانچہ حضرت ان کے ساتھ قندھار تشریف لے گئے، ہم چند خادم بھی ساتھ تھے، قندھار پہنچ کر حضرت امیر المومنین صاحب رحمہ اللہ سے ملاقات ہوئی، گورنر قندھار بھی موجود تھے اور گفتگو وہی فرماتے رہے، حضرت امیر المومنین صاحب رحمہ اللہ زیادہ گفتگو فرمانے کی بجائے سر جھکا کر بیٹھے رہے اور مسلسل آپ رحمہ اللہ کی آنکھوں سے آنسو بہتے رہے۔

ادھر ہم لوگوں (خادموں) نے آپس میں مشورہ کیا کہ سنا ہے کہ ہرات کا علاقہ بہت خوب صورت اور قابل دید ہے، لہذا ہرات کا پروگرام بنانا چاہیے..... ہم لوگوں نے اپنی اس خواہش کا اظہار طالبان حکام کے سامنے کر دیا تو انہوں نے ہمارے لیے ہیلی کاپٹر کا بندوبست کر دیا اور تمام انتظامات مکمل کر کے حضرت رحمہ اللہ کو اطلاع دی، حضرت کو پتہ چلا تو حضرت ہم سے بہت خفا ہوئے اور فرمایا کہ ”یہ لوگ حالت جنگ میں ہیں، انہیں زنجیوں اور سامان کی ترسیل کے لیے ہیلی کاپٹر کی ضرورت ہے اور تم لوگوں کو میرا شوق ہے۔“ چنانچہ حضرت نے سختی سے انکار کر دیا اور پھر طالبان حکام کے شدید اصرار کے باوجود آپ ہرات نہیں گئے بلکہ قندھار سے ہی واپس آ گئے۔

☆☆☆☆☆

”امیر المومنین کی رحلت و انتقال کوئی چھوٹا حادثہ نہیں تھا۔ لیکن دنیا کو یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ ان کی رحلت ان کے مشن، ان کے موقف اور ان کے جہادی تحریک کی موت نہیں ہے۔ یہ تحریک جس مقصد کے لیے کے لیے بنائی گئی تھی وہ مقصد بھی زندہ اور اس مقصد کے لیے کام کرنے والے ہزاروں رہ نما اور مجاہدین بھی زندہ ہیں۔ البتہ امارت اسلامی کے خلاف دشمن، فوجی، سیاسی اور صحافتی میدان میں ہمیشہ ایسے حادثات کے انتظار میں ہوتے ہیں۔ ان حالات میں امارت اسلامی کے خلاف اگر ایک مجسم بھی پر مارے تو میڈیا اس خبر کو بریکنگ نیوز کے طور پر نشر کرتا ہے۔ ان حساس حالات میں ہر مسلمان جو اللہ کی کتاب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات پر ایمان و عقیدہ رکھتا ہو اور اللہ کے سامنے حاضر ہونے پر ایمان رکھتا ہو، کبھی بھی اپنی نفسانی خواہشات کی بنیاد پر مسلمانوں کے درمیان اختلافات کا سبب نہیں بنے گا اور نہ کسی دوسرے شخص کے مشورے پر اختلافات کو ہوا دے گا۔ اس وقت یہ بات عقل سلیم کے بالکل منافی ہے کہ ایک تحریک کا ہر فرد کسی ایک شخص کی رہ نمائی میں متحد ہو جائے، ان سخت اور نامساعد حالات میں جب تحریک کی ایک واضح اکثریت ایک امیر پر متحد ہو جائے ہوں یہ صرف اللہ تبارک و تعالیٰ کی نصرت ہے۔“

ملا عبدالحی مصطفیٰ حفظہ اللہ

24 اگست: ضلع برکی برک..... علاقہ کتب خیل میں فورسز کے ساتھ شدید جھڑپ..... ایک ٹینک تباہ..... جب کہ چار اہل کار ہلاک

امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کے فیصلے

مولانا مقصود احمد رحمہ اللہ

سیاسی نظریے کو تخلیق نہیں کرنا چاہتے ہیں۔ وہ صرف شریعت کے تابع ہیں اور رہنمائی کے لیے علما کی طرف دیکھتے ہیں۔

طالبان کے نظریات پر مزید روشنی اس بیان سے پڑتی ہے جو ’آوازِ شریعت‘ ریڈیو سے ۵ نومبر ۱۹۹۶ء کو نشر ہوا۔ ”طالبان جو عوام میں سے ابھر کر سامنے آئے ہیں ایک ایسی جدوجہد میں مصروف ہیں جس کے ذریعے وہ اپنے ہم وطنوں کو مشکلات اور مصائب سے نجات دلوائیں، ملک میں پھیلا اسلحہ اکٹھا کر کے امن و سلامتی کو یقینی بنائیں، جاگیردارانہ نظام کا خاتمہ کر سکیں اور افغانستان میں ایک طاقت ور اسلامی حکومت قائم کر سکیں۔“

افغانستان کے وزیر اطلاعات ملا امیر خان متقی نے ۱۵ نومبر ۱۹۹۶ء کو جمعہ کے خطبہ میں مندرجہ بالا بیان کی یوں توضیح کی کہ ”اسلامی حکومت کے بنیادی ڈھانچے میں کسی قسم کے ظلم، زیادتی، جنگی پن یا خود غرضی کا کوئی شائبہ نہیں ہے۔ اس کے برخلاف ہمارے قول اور عمل کا مقصد جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت مطہرہ کو عملی اور قانونی شکل دینا ہے۔ طالبان کی اسلامی تحریک نے افغانستان میں ایک ایسی اسلامی ریاست قائم کی جہاں قرآن کریم کی تعلیمات کے مطابق اللہ تعالیٰ کی حکمرانی ہو، جس کی طالبان نے ہمیشہ تبلیغ کی ہے۔ طالبان کا ہر قدم شریعت کے عین مطابق ہے اور جو کچھ کہا ہے اس کو کر کے دکھایا ہے۔“

غرض طالبان کے نظریات کا بنیادی عنصر یہ ہے کہ افغانستان میں شرعی قوانین کی بنیاد پر اسلامی حکومت قائم کی جائے۔ ان کے خیال میں سابقہ حکومت اسلامی ریاست قائم کرنے میں ناکام رہی تھی حالانکہ اپنی تحریکوں کے دوران میں اس کے لیڈروں نے یہی وعدہ کیا تھا۔ اس لیے سابقہ حکومت کی جگہ ایک پاک صاف اسلامی حکومت قائم کرنا ناگزیر تھا۔“

اسلامی حدود قائم کرنے کے حوالے سے پیٹر مارسلڈن لکھتا ہے:

”طالبان نے ان سزاؤں پر محدود پیمانے پر عمل درآمد کیا۔ ان کی توجیہ کرتے ہوئے قائم مقام وزیر خارجہ شیخ محمد مستونکی نے ’آوازِ شریعت‘ ریڈیو سے ۵ نومبر ۱۹۹۶ء کو اعلان کیا کہ ”ہم نے شرعی حدود نافذ کر کے ہرات سے جلال آباد اور کابل تک بسنے والے لاکھوں لوگوں کی جانوں کو محفوظ بنادیا

امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کی قیادت میں طالبان نے اپنا نظام حکومت اسلامی طرز پر قائم کیا، اس حوالے سے طالبان کے ایک ترجمان کا وہ بیان اہم ہے جو انہوں نے عربی رسالے ’الجلد‘ کو دیا تھا۔

”ہمارے تمام فیصلے امیر المومنین کی ہدایت کے مطابق ہوتے ہیں۔ ہمارا خیال ہے کہ یہ سنت نبوی علی صاحبہا السلام کے عین مطابق ہے۔ ہم امیر کے فیصلے کے پابند ہیں خواہ یہ فیصلہ انہوں نے تنہا کیا ہو۔ ہمارے یہاں کوئی سربراہ مملکت نہیں ہے، صرف امیر المومنین ہوتے ہیں۔ ملا محمد عمر امیر المومنین ہیں، اگر وہ کسی فیصلے پر راضی نہیں ہیں تو پھر حکومت اس کو نافذ نہیں کر سکتی۔ عام انتخابات شریعت سے مطابقت نہیں رکھتے اس لیے ہم اس کو مسترد کرتے ہیں۔ اس کے بجائے ہم ممتاز علمائے کرام سے جو چند شرائط پر پورے اترتے ہوں صلاح و مشورہ کرتے ہیں۔“

طالبان نے افغانستان میں ایک خالص اسلامی حکومت کی داغ بیل ڈالتے ہوئے کسی آئین کی بجائے صرف قرآن و حدیث کو پیش نظر رکھا، انہوں نے اس موقع پر کسی بھی دوسرے ”اسلامی“ ملک یا اس کے رائج کردہ نظام کو آئیڈیل بنانے کی کوشش نہیں کی۔ ایک موقع پر امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد سے پوچھا گیا کہ آپ افغانستان اور ایران و سوڈان وغیرہ کے نظاموں میں کیا فرق پاتے ہیں تو انہوں نے بڑے نپے تلے الفاظ میں جواب دیا کہ

”ہم دوسری حکومتوں کی طرف نہیں دیکھتے اور نہ ہمیں ان کے بارے میں زیادہ علم ہے۔“

جب ہم کہتے ہیں کہ طالبان نے اسلامی حکومت قائم کی اور اس میں اسلامی احکام و قوانین نافذ کیے تو اس کا مطلب صرف اور صرف یہ ہوتا ہے کہ طالبان نے ہر قسم کے نفع و نقصان، سود و زیاں اور ظاہری مفادات سے بالاتر اور یکسو ہو کر ایک ایسی حکومت قائم کی جس کی بنیادیں اصول اسلام پر قائم تھیں اور انہوں نے اپنی امارت میں جو قوانین نافذ کیے وہ وہی قوانین تھے جنہیں ہر دور میں علمائے اسلام نے شرعی احکام سے تعبیر کیا ہے۔ طالبان اور اسلام کے اس باہمی تعلق کے بارے میں ایک کافر مصنف پیٹر مارسلڈن کی آرا ملاحظہ ہوں جنہیں ہم سطور ذیل میں من و عن نقل کر رہے ہیں:

”طالبان دوسرے اسلام پسندوں سے اس لحاظ سے مختلف ہیں کہ وہ کسی

ہے۔ اب کسی کی مجال نہیں ہے کہ وہ چوری یا دوسرے جرائم کا ارتکاب کرے۔ ان قوانین کو ہم نے خود ایجاد نہیں کیا ہے بلکہ یہ قوانین وہ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بذریعہ وحی تعلیم فرمایا۔ جو لوگ ان سزاؤں کو انسانی حقوق کے خلاف سمجھتے ہیں وہ تمام عالم اسلام اور ان کے عقائد کی توہین کرتے ہیں۔“

تحریک طالبان کے اہداف و مقاصد بھی اس تحریک کی اسلام پسندی اور شریعت اسلامیہ سے وابستگی کی بھرپور نشان دہی کرتے ہیں۔ طالبان کے یہ اہداف و مقاصد افغان مورخ عبد الحمید مبارز نے مندرجہ ذیل بیان کیے ہیں:

۱۔ ایک خالص اسلامی حکومت کا قیام۔

۲۔ اسلام کو حکومتی و مملکتی مذہب کے طور پر رائج کرنا۔

۳۔ نفاذ شریعت۔

۴۔ مساجد کو اس طرح آباد کرنا کہ ملت اسلامیہ ان میں اطمینان و سکون کے ساتھ عبادت ادا کر سکے۔

۵۔ سرکاری محکموں میں مخلص مسلمان ملازمین کی تعیناتی۔

۶۔ لسانی، قومی اور علاقائی تعصب کا خاتمہ کر کے تمام مسلمانوں میں اخوت و برادری قائم کرنا۔

۷۔ اسلامی تنظیموں اور خارجی ممالک سے دوستانہ مراسم قائم کرنا۔

۸۔ افغانستان میں رہنے والے غیر مسلموں کی حفاظت کا بندوبست۔

۹۔ اسلامی شریعت کی حدود میں رہتے ہوئے غیر مسلم ممالک کے ساتھ روابط قائم کرنا۔

۱۰۔ خواتین کو سرتاپا حجاب پہنا کر مستور کرنا۔

۱۱۔ امارت اسلامیہ افغانستان کے تمام علاقوں میں امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا احیا۔

۱۲۔ اسلامی عدالتوں کے توسط سے شرعی احکام و قوانین کا اجرا۔

۱۳۔ اسلامی امارت افغانستان کو بیرونی جارحیت سے بچانے کے لیے اور اس کے دفاع و حفاظت کے لیے عساکر اسلامی کا قیام۔

۱۴۔ دینی مدارس قائم کرنا، تاکہ وہاں تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ بیرونی تہذیب و ثقافت کے اثرات سے محفوظ رہیں، ان کے دل قرآن و سنت کے عشق سے لبریز ہو جائیں اور وہ اللہ کے راستے کے مجاہد بن جائیں۔

۱۵۔ اسلامی محصولات و زکوٰۃ، خراج اور جزیہ کا نظام قائم کرنا۔

۱۶۔ بین الاقوامی سیاست کے پیش آمدہ تمام مسائل کو قرآن و سنت کے مطابق حل کرنا۔

۱۷۔ عالم و فاضل، قابل و باصلاحیت افراد میں سے قاضیوں کا تقرر۔

۱۸۔ حکومت کے اقتصادی نظام کو اسلامی سانچے میں ڈھالنا اور زراعت و صنعت اور

معدنیات کے خزانے حاصل کرنے کے لیے کوشش کرنا۔

۱۹۔ افغانستان کی خوش حالی کے لیے کارخانے اور فیکٹریاں قائم کرنا اور اسلامی مملکت میں اقتصادی بحران کے خاتمے کے لیے زراعت کو فروغ دینا۔

۲۰۔ بت پرستی کی ممانعت ہوگی، موٹر گاڑیوں، دکانوں، ہوٹلوں، کمروں اور دیگر مقامات سے تمام تصاویر اور پورٹریٹ ختم کرنا۔

۲۱۔ قمار خانے بند کروانا، جو اکھیلنے والوں کو ایک ماہ کے لیے قید کیا جائے گا۔

۲۲۔ نشہ بازوں کو قید کر دیا جائے گا۔ نشیات فروخت کرنے والی دکانیں بند کر دی جائیں گی اور دکان داروں کو قید کر دیا جائے گا۔

۲۳۔ موسیقی کی ممانعت ہوگی۔ دکانوں، ہوٹلوں، موٹر گاڑیوں، رکشوں، میں کیسٹ بجانا ممنوع ہوگا۔

۲۴۔ جادو کی ممانعت ہوگی۔ جادوگری کی کتابیں جلادی جائیں گے اور جادوگروں کو توبہ کرنے تک قید کر دیا جائے گا۔

امر بالمعروف و نہی عن المنکر اسلام کی نظر میں انتہائی اہم اور ضروری ہے۔ قرآن مجید میں مسلمانوں کو باقاعدہ حکم دیا گیا ہے کہ ان میں ایک جماعت ایسی ضرور ہونی چاہیے جو لوگوں کو بھلائی کی طرف بلائے، انہیں نیکی کا حکم دے اور برائیوں سے روکے۔ اسلام نے اس شعبے کے قیام پر بہت زور دیا ہے اور اس کی اہمیت کو اجاگر کیا ہے۔ کیونکہ یہ ایسا دین ہے جو برائی کو اس کی جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کی کوشش و سعی کرتا ہے۔ اسلام نہ صرف برائیوں کا خاتمہ چاہتا ہے بلکہ اس بُرے ماحول کے بھی انسداد کا حکم دیتا ہے جو برائیوں کو جنم دیتا ہے۔

طالبان نے اپنی حکومت میں جو قوانین نافذ کیے وہ اسلام کی عطا کردہ اسی حکمت عملی کے مطابق تھے اور اس طریقہ کار کے جو نتائج و ثمرات سامنے آئے وہ بھی دنیا نے کھلی آنکھوں سے دیکھے۔

ذیل میں طالبان حکومت کے قائم کردہ شعبہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے احکامات پیش کیے جا رہے ہیں۔ یہ احکامات شعبہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے مختلف شعبوں کے ذمہ داروں اور عوامی طبقہ سے تعلق رکھنے والے مختلف حلقوں کے ذریعے عوام تک پہنچائے گئے اور ان کی تعمید عمل میں لائی گئی۔

۱۔ ترک نماز کے خاتمے اور بازاروں میں نماز باجماعت کے

سلسلہ میں:

ذرائع ابلاغ کے ذریعے ہر جگہ اطلاع پہنچادی جائے کہ نمازیں ہر علاقے میں بروقت ادا کی جائیں، نماز باجماعت کے اوقات شعبہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر مقرر کرے گا۔ اس مقررہ وقت سے پانچ منٹ قبل ٹریفک اور دیگر کاروبار روک دیا جائے

25 اگست: صوبہ کابل..... ضلع سروبی..... دشمن کے کارروان پر حملہ..... 8 اہل کار موقع پر ہلاک..... 6 شدید زخمی اور مزید 2 برآں 2 ٹینک، 2 ٹینکرز، 2 ہینجر گاڑیاں تباہ

گا اور سب لوگ نماز کی تیاری میں مشغول ہو جائیں گے اور تمام افراد کو مسجد میں پہنچنا ضروری ہوگا۔

۶. داڑھی کٹوانے اور منڈوانے کے سلسلے میں:

پورے ملک میں یہ اطلاع پہنچادی جائے کہ آج سے ڈیڑھ ماہ بعد جہاں بھی کوئی شخص داڑھی منڈایا ریش تراش نظر آیا، اسے گرفتار کر لیا جائے گا اور اس وقت تک گرفتار رکھا جائے گا جب تک اس کی مکمل داڑھی نہیں نکل آتی۔

۷. جوتے کے خاتمے کے سلسلے میں:

تفتیشی طریق کار سے جوئے کے ٹھکانوں کا پتہ لگایا جائے گا، پھر جوار یوں کو گرفتار کر کے ایک ماہ تک تحویل میں رکھا جائے گا۔

۸. کبوتر بازی اور بٹیر بازی کی روک تھام کے سلسلے میں :

تمام ذرائع ابلاغ سے یہ اعلان کر دیا جائے کہ کبوتر باز اور بٹیر باز دس دن کے اندر اندر ان مشغلوں سے باز آجائیں۔ ۱۰ دن بعد تفتیشی ادارہ نگرانی کرے گا اور مناسب اقدام کرے گا۔ ایسی صورت میں کبوتر اور بٹیر حلال طریقے سے ذبح کر دیے جائیں گے۔

۹. منشیات کے خاتمے اور ان کو استعمال کرنے والوں کے بارے میں :

نشہ کرنے والوں کو گرفتار کیا جائے گا اور تفتیش کر کے منشیات کے مرکز کا پتہ لگایا جائے گا اور منشیات فروشی کی دکان بند کر دی جائے گی۔ دکان میں تحریری مواد اور منشیات کو قبضہ میں لے لیا جائے گا اور مالک اور نشہ کرنے والے دونوں کو گرفتار کر کے سزا دی جائے گی۔

۱۰. پتنگ کی ممانعت کے سلسلے میں:

پہلے اس حکم کی بھرپور اشاعت کی جائے گی، پھر اس کی قیادت مثلاً جوا، بچوں کی ناگہانی اموات اور بچوں کی تعلیم و تربیت سے محرومی جیسی برائیاں بیان کی جائیں گی، پھر شہر میں جہاں کہیں بھی پتنگ فروشوں کی یا اس کے لوازمات کی دکانیں ملیں گی ان کا سامان ضبط کر لیا جائے گا۔

۱۱. نوجوان لڑکیوں کے سرعام کپڑے دھونے کی ممانعت کے سلسلے میں:

تمام مساجد میں اس بارے میں اعلان نصب کیا جائے گا، اور پھر شعبہ امر بالمعروف اس سلسلہ میں کڑی نگرانی کرے گا اور جہاں کہیں نوجوان لڑکیاں سرعام کپڑے دھوتی نظر آئیں انہیں پورے اسلامی آداب و احترام کے ساتھ وہاں سے لے جا کر ان کے گھروں تک چھوڑا جائے گا اور ان کے خاندان کے سربراہوں کو سزا دی جائے گی۔

۱۲. شادی بیاہ کے مواقع پر ناچ و رقص کی ممانعت کے بارے میں :

بارے میں :

اوقات مقررہ کے دوران میں شعبہ امر بالمعروف کے افراد گاڑی میں تمام صورت حال کی نگرانی کریں گے۔ اگر کسی دکان میں کوئی بالغ فرد نظر آیا تو اسے گرفتار کر لیا جائے گا اور پانچ افراد کی ضمانت پر رہا کیا جائے گا اور اگر پانچ افراد کی ضمانت نہ ملے تو دس دن بعد رہا کیا جائے گا۔

۲. بت پرستی کے خاتمے کے سلسلے میں:

پہلے تمام ذرائع ابلاغ کے ذریعے عام اعلان کیا جائے گا کہ تمام گاڑیوں، دکانوں، حجروں اور ہوٹلوں وغیرہ سے جانداروں کی ہر قسم کی تصاویر ختم کر دی جائیں۔ اس کے بعد شعبہ امر بالمعروف کے کارکنان مختلف جگہوں پر گھومیں گے اور انہیں جہاں کہیں اس قسم کی کوئی ممنوعہ تصویر نظر آئی اسے پھاڑ ڈالیں گے اور اس مکان یا گاڑی کے مالک کو طلب کر کے تنبیہ کی جائے گی تاکہ آئندہ وہ ایسا نہ کرے۔

۳. سودی لین دین کی ممانعت کے سلسلے میں:

بڑے نوٹوں کے عوض چھوٹے نوٹ (سود) پر لینے اور ہنڈی کے کاروبار کی روک تھام کے لیے تمام منی چینجروں کو مطلع کیا جائے گا کہ رقوم کے ان تینوں تبادلوں پر عائد پابندی کی خلاف ورزی پر مناسب عرصے تک قید کی سزا دی جائے گی۔

۴. خواتین کی بے پردگی کے فتنے کے خاتمے کے لیے:

اگر کوئی عورت ایرانی چادر میں (جس سے حجاب کے تقاضے پورے نہیں ہوتے) گھر سے نکلی تو کسی بھی رکشہ یا ٹیکسی والے یا کسی بھی ڈرائیور کو اجازت نہیں ہوگی کہ وہ اسے اپنے ساتھ سوار کر لے، بصورت دیگر اس ڈرائیور کو گرفتار کر لیا جائے گا۔ اگر کوئی عورت ایسی حالت میں کہیں سر راہ چلتی پھرتی نظر آئی تو اس کا گھر تلاش کر کے اس کے شوہر کو سزا دی جائے گی اور اگر کوئی عورت شہوت انگیز لباس پہنے ہوئے ہوگی اور اس کے ساتھ کوئی محرم مرد نہیں ہوگا تو اسے کوئی ڈرائیور اپنے ہمراہ سوار نہیں کر سکے گا۔

۵. ساز، باجی کی ممانعت کے سلسلے میں:

تمام ذرائع ابلاغ سے یہ بات نشر کی جائے کہ دکانوں، ہوٹلوں اور رکشوں میں گانے بجانے کی کیشیں رکھنا ممنوع ہے۔ پانچ دن تک ادارہ تفتیش اس پابندی کا جائزہ لے گا، اس کے بعد اگر کیش کی کسی دکان سے گانے بجانے کی کیش برآمد ہوئی تو دکان دار کو گرفتار کر لیا جائے گا اور دکان کو تالا لگا دیا جائے گا۔ پھر پانچ افراد کی ضمانت پر دوکان دار کو رہا کیا جائے گا اور دکان کھولی جائے گی۔ اگر کسی گاڑی سے گانے بجانے کی کیش برآمد ہوئی تو گاڑی کا مالک گاڑی سمیت گرفتار کر لیا جائے گا اور پانچ افراد کی

۱۰۔ شعبہ امر بالمعروف کے افراد کسی وقت بھی معائنہ یا کنٹرول کے لیے آ سکتے ہیں۔
۱۱۔ جو ان احکام کی خلاف ورزی کرے گا اسے اسلامی قوانین کے مطابق سزا دی جائے گی۔

طالبان کے ان حکم ناموں اور ہدایات سے بخوبی اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ وہ افغانستان میں ایک خالص اسلامی معاشرہ تشکیل دے رہے تھے۔ ایسا معاشرہ جس میں اللہ تعالیٰ کے حقوق کا بھی پورا پورا لحاظ رکھا گیا تھا اور خلق خدا کے حقوق کا بھی۔ اس موقع پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ طالبان کے یہ حکم نامے شرعی احکام سے متعلق ہیں، جب کہ تمدنی معاملات کا ان میں کوئی خاص ذکر نہیں۔

اس سلسلے میں عرض ہے کہ طالبان نے تقریباً تمام تمدنی معاشرتی معاملات پر بھی وقتاً فوقتاً احکام جاری کیے اور قوانین نافذ کیے۔ دوسری بات یہ ہے کہ طالبان نے تباہ حال افغانستان کو بنانے سنوارنے میں جو عملی کردار ادا کیا، وہ اس امر پر ناقابل تردید دلیل ہے کہ ان کے ہاں ناصر مذہبی اقدار کا پورا پورا لحاظ تھا بلکہ معاشرے کو سنوارنے اور اسے صحیح خطوط پر استوار کرنے کا بھی پورا اہتمام تھا۔

☆☆☆☆☆

جناب قاری سیف اللہ اختر صاحب فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں کچھ ساتھیوں کو لے کر حضرت امیر المومنین صاحب رحمہ اللہ کے پاس لے کر گیا، وہ ساتھی پشتون نہیں جانتے تھے، میں ان کی ترجمانی کر رہا تھا۔ حضرت امیر المومنین رحمہ اللہ کی شخصیت بہت زیادہ ہیبت اور وقار والی تھی اور آپ بہت کم گو تھے، اگر کوئی شخص آپ کے پاس ایک گھنٹہ بھی خاموش بیٹھا رہتا تو آپ بھی خاموش رہتے اور بلا ضرورت گفتگو نہ فرماتے۔ آپ ہنستے بھی بہت کم تھے۔ میرا جی چاہا کہ میں آپ کو ہنساؤں، چنانچہ میں نے عرض کیا کہ ساتھی آپ سے بیعت کرنا چاہتے ہیں، آپ ان سے مردوں والی بیعت لیں گے یا عورتوں والی بیعت لیں گے؟ میرا مقصد یہ تھا کہ آپ ان سے دست مبارک پر بیعت لیں گے یا رو مال وغیرہ کے ذریعے؟ امیر المومنین صاحب رحمہ اللہ ہنس پڑے اور پھر فرمایا کہ جب رخصت کے وقت ساتھی ہم سے مصافحہ کریں گے تو اس وقت بیعت بھی ہو جائے گی۔ پھر میں نے عرض کیا کہ ساتھی عرض کر رہے ہیں کہ ہمیں کوئی نصیحت فرمادیں! اس پر حضرت امیر المومنین صاحب رحمہ اللہ نے مختصر اور جامع اور قیمتی نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ: ”کام کرو اور دشمن کو اپنی طرف متوجہ نہ کرو!“

تمام ذرائع سے یہ منادی کر دی جائے کہ ان منکرات کو ترک کر دیا جائے، اگر کسی گھر کے اندر اس قسم کے کاموں کی خبر ملی تو خاندان کے سربراہ کو حراست میں لے کر سزا دی جائے گی۔

۱۳۔ ڈھول بجانے کی ممانعت کے سلسلے میں:

اولاً علمائے کرام کے توسط سے عوام الناس کے سامنے اس کی حرمت بیان کی جائے گی، پھر اس کے مرتکب افراد سے علمائے کرام ہی کی رائے کے مطابق باز پرس کی جائے گی۔

۱۴۔ خواتین کے لباس سینے اور ناپ لینے کی ممانعت کے بارے میں:

غیر محرم خواتین کا لباس سینے اور درزیوں کو ان کا ناپ لینے کی ممانعت ہوگی، دکانوں میں اگر فیشن میگزین پائے گئے تو درزی کو حراست میں لے لیا جائے گا۔

۱۵۔ جادو ٹونے کی ممانعت کے سلسلے میں:

جادو ٹونے کی کتابیں جلادی جائیں گی اور ان پر عمل کرنے والوں کو اس وقت تک حراست میں رکھا جائے گا جب تک وہ توبہ نہ کر لیں۔

طالبان کا ایک اور حکم نامہ ملاحظہ کیجیے جو سرکاری ونچی، پتالوں اور کلینکوں کے لیے اسلامی شریعت کی روشنی میں شعبہ امر بالمعروف نے امیر المومنین کے حکم سے نومبر ۱۹۹۶ء میں جاری کیا:

- ۱۔ عورتیں علاج کے لیے خواتین معالجوں کے پاس جائیں۔ اگر کسی مرد معالج کی ضرورت پڑ جائے تو بیمار خاتون اپنے کسی قریبی رشتہ دار کے ساتھ اس کے پاس جائے۔
- ۲۔ مریضہ کے طبی معائنے کے وقت مریضہ اور معالج دونوں شرعی حجاب پہنیں۔
- ۳۔ بیمار خواتین کی انتظار گاہیں محفوظ طور پر باپردہ ہونی چاہئیں۔
- ۴۔ بیمار عورتوں کی باری لگانے والی بھی عورت ہونی چاہیے۔
- ۵۔ رات کو ہسپتال کے جن کمروں میں بیمار عورتیں ہوں، ان میں کوئی مرد ڈاکٹر بلائے بغیر داخل نہیں ہو سکتا۔
- ۶۔ مرد ڈاکٹروں اور خاتون ڈاکٹروں کے مل بیٹھے اور باہم گفتگو کرنے کی اجازت نہیں۔ اگر کسی مسئلے پر تبادلہ خیال ضروری ہو تو حجاب کے ساتھ کیا جائے۔
- ۷۔ خاتون ڈاکٹر سادہ لباس پہنیں، انہیں بھڑکیلے انداز کے کپڑے پہننے، سرنخی پاؤڈر لگانے اور زیب و زینت کی اجازت نہیں۔
- ۸۔ خاتون ڈاکٹر اور نرسوں کو ان کمروں میں داخل ہونے کی اجازت نہیں جہاں بیمار مرد ہوں گے۔
- ۹۔ ہسپتال کا عملہ مقررہ اوقات میں مساجد میں نماز ادا کرے گا۔

فتح قندوز..... ہمیں بھی یاد کر لینا چن میں جب بہار آئے

حسان خان ہلمندی

ہسپتال میں موجود عملے اور ڈاکٹر کو آزادانہ طور پر اپنی خدمات جاری رکھنے کا حکم دے دیا۔ کئی فوجی گاڑیاں جس میں بکتر بند اور ٹینک وغیرہ شامل ہیں اور مختلف قسم کا اسلحہ بھی حاصل کیا۔ کئی افغان فوجی ہلاک و زخمی۔ قندوز شہر کی عوام کا طالبان کا بھرپور استقبال۔ طالبان جنگ جوؤں کے ساتھ عوام نے تصویریں بنوائیں۔ یاد رہے امریکی حملے میں طالبان کی پسپائی کے بعد یہ پہلا صوبائی صدر مقام ہے جو طالبان نے آزاد کیا ہے۔ افغان پارلیمنٹ میں سابق افغان فوج کے جنرل جاہر قہرمان قسم کھا کر کہہ رہا ہے کہ قندوز پر حملہ کرنے والے طالبان کی تعداد صرف ۳۰۰ کے لگ بھگ تھی جب کہ ٹینکوں اور بھاری ہتھیاروں سے لیس افغان فوجیوں کی تعداد ۲ ہزار تھی۔ جنرل بھی ہکا بکا ہے اور پارلیمنٹ بھی شیشائی ہوئی! مجاہدین کے ہاتھوں قندوز میں ۱۱۰ امریکی تربیت کار ہلاک ہوئے، ۱۲ برطانوی کنسٹرکٹرز کو گرفتار کیا گیا، سیکڑوں افغان فوجی ہلاک اور گرفتار ہوئے۔ قندوز ایئر پورٹ سے ۲۵۵ بمی گاڑیاں، ایئر پورٹ پر کھڑے دو سو بیلیں جہاز، ہیلی کاپٹر اور ۱۰ جنگی جہاز بھی غنیمت ہوئے ایک نظر ان مجاہدین کے حلیوں اور ”حالت دار“ پر بھی ڈال لیجیے جنہوں نے قندوز کا معرکہ سر کیا ہے۔ پھٹے ہوئے کپڑے، پرانی جوتیاں، ہاتھوں میں کلاشن کوف اور RPG7..... اور پندرہ سال سے نیٹو کی شکل میں موجود فرامین سے نبرد آزما یہ فقیر لوگ! کہ جنہوں نے امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کی قیادت میں ”خلافت راشدہ“ کی عملی مثال قائم کی تھی..... اکیسویں صدی میں بھی اسی بے سروسامانی کے عالم میں، لیکن بلند حوصلوں، جرأت، عزم، استقامت کے ساتھ افغانستان کے اہم ترین صوبے قندوز پر ایک بار پھر اسلام کا پرچم لہرا رہے ہیں..... کیا اب بھی یقین نہیں آتا کہ یہی تو ہیں وہ جن پر بادشاہی ناز کرتی ہے

خدا یاد آئے جن کو دیکھ کر وہ نور کے پتلے نبوت کے یہ وارث ہیں یہی ہیں گل رحمانی یہی ہیں جن کے سونے کو فضیلت ہے عبادت پر انہی کے اقرار پر ناز کرتی ہے مسلمانی انہی کی شان کو زیبا نبوت کی وراثت ہے انہی کا کام ہے دینی مراسم کی نگہبانی

(بقیہ صفحہ ۳۶ پر)

آج قندوز کی فتح کی مبارک خبر آئی ہے اور تمام مجاہدین سلیم کو قندوز کی فتح مبارک ہو اور اللہ تعالیٰ مجاہدین پر مزید فتوحات کے دروازے کھول دے، آمین۔

لیکن جو لوگ جہاد کے میدانوں سے دور بیٹھے ہیں وہ اس بات کو اتنی اہمیت نہیں دیں گے، اور نہ ان کو ماضی میں گزری قندوز کی اس المناک داستان کا علم بھی نہ ہوگا، جو خون سے لکھی گئی ہیں، آج سے تقریباً سال پہلے اسی قندوز کے مقام پر طالبان کے ساتھ جنرل رشید دوہتم، نے قرآن پر ہاتھ رکھ کر عہد کیا تھا، میں امریکہ سے بات کر لی ہے، تم طالبان ہتھیار ڈال دو، میں، آپ لوگوں کو محفوظ راستہ دوں گے، چونکہ مجاہدین محاصرے میں آچکے تھے، اور ان کے پاس ہتھیاروں کی بھی شدید کمی تھی، لہذا انہوں نے یہ فیصلہ کیا کہ اپنی قوت بچا کر کہیں اور ان سے مقابلہ کرنا چاہیے، کیونکہ ادھر صرف ہمارا ہی نقصان زیادہ ہوگا، اس صورتحال کے پیش نظر مجاہدین نے ہتھیار ڈال دیے۔ لیکن اس کے بعد جو ہوا اس کو لکھنے کی ہمت شاید قلم میں نہ ہو، لیکن اس ظلم کا اندازہ، اس بات لگایا جاسکتا ہے کہ، ایک جرمن رپورٹر نے کہا کہ، جب ان مجاہدین کو قندوز سے شرفان لے جانے کے لئے گنجائش سے زیادہ کنٹینروں میں ڈالا گیا، اور ان سے یہ کہا گیا تھا کہ تھوڑا راستہ آپ لوگوں کو اسی طرح لے کر جائیں گے، پھر ہم آپ کو ان سے نکال لیں گے، مگر جب ان بند کنٹینروں میں ان مظلوم مجاہدین کا دم گھٹنے لگا، تو انہوں نے کنٹینروں کو زور زور سے پیٹنا شروع کر دیا۔

مگر امن کے عالمی ٹھیکے دار امریکہ نے بجائے اس کے کہ کنٹینر کھول دیتے، اس پر فائرنگ کا حکم دے دیا، جرمنی کے اس رپورٹر کے مطابق کہ ”میری گاڑی کنٹینروں کے اس قافلے کے پیچھے جا رہی تھی، اور اب پورے راستے اور سڑک پر خون ہی خون بہہ رہا تھا“۔ اسی طرح زیادہ تر طالبان کو کنٹینروں میں ہی شہید کر دیا تھا، جو قہقہے گئے تھے اس کو رشید دوہتم جو کہ آجکل افغان صدر اشرف غنی کا مشیر اعلیٰ ہے، نے ہاتھ پاؤں باندھ کر دشت لیلیٰ میں زندہ درگور کر دیا، اور کچھ عرصہ بعد ان مظلوم مجاہدین کی، بے گور و کفن لاشیں دشت لیلیٰ کے صحرائیں ظاہر ہونے لگیں۔ دشت لیلیٰ کی اس وسیع صحرائیں ہر لاش اپنی داستان غم سنار ہی تھی ان کے سر کے رومال ٹوپیاں اور تیج اور ان مظلوم شہداء کی لاشیں مجاہدین سے یہ فریاد کر رہی تھی کہ

تم عہد اپنا بھلا نہ دینا

۲۸ ستمبر کی صبح طالبان نے قندوز شہر کو تین اطراف سے حملہ کیا۔ ۱۴ گھنٹے کی

لڑائی کے بعد طالبان نے قندوز پر قبضہ کر لیا، طالبان نے تمام سرکاری عمارتیں بشمول سرکاری جیل، ہسپتال وغیرہ کو اپنے کنٹرول میں لے لیا۔ جیل سے ۷۰ قیدی چھڑوا لیے گئے۔

8 ستمبر: صوبہ ارزگان..... خاص روزگان اور چنار تو اضلاع..... فوجی چوکیوں، ضلعی مرکز، پولیس ہیڈ کوارٹر اور فوجی کارروان پر حملہ..... 3 چوکیاں تباہ..... 45 اہل کار مجاہدین سے آٹے

امام عزیمت نمبر

جہاد شام کی موجودہ صورت حال

منصور خان

اللہ رب العالمین کی توفیق خاص سے حضرت امیر المومنین رحمہ اللہ کی ایک ”جرات انگار“ نے انہیں دنیاوی کامرانی سے بھی ہم کنار کیا اور فوزِ آخرت سے بھی نوازا..... آج دنیا بھر میں جہادی محاذ گرم ہیں اور یہ حضرت رحمہ اللہ کی اُسی ”جرات انگار“ کی برکات ہیں..... شام کا محاذ اس وقت امت کے روشن مستقبل کا تعین کر رہا ہے جہاں متحدہ کفر اور فتنہٴ فحش کھل کر امت محمدیہ (علیٰ صاحبہا السلام) کے خلاف برسرِ پیکار ہے..... حضرت امیر المومنین رحمہ اللہ کی سیرت و حیات اور کارناموں کے اظہار کے اس موقع پر شامی محاذ کا تذکرہ اس لیے بھی ضروری ہے کہ یہ آپ علیہ الرحمہ کے عالمی جہاد کی سرپرستی ہی تھی جس نے غربتِ اسلام کے زمانے میں مجاہدین کو سنبھالا اور اللہ تعالیٰ کی مدد و توفیق سے انہیں اس قابل بنایا کہ آج وہ ایک نہیں کئی ایک محاذوں پر دنیا بھر کے متحدہ کفر سے زمین پر لکیریں نکلوا رہے ہیں..... فاللہ الحمد والمنة [ادارہ]

اس کے علاوہ بشاری فوج و ملیشیا کا جانی نقصان بھی بہت زیادہ ہوا ہے۔ بشاری فوج کی کمان بشار کا مشہور کمانڈر حسن سمیل کر رہا ہے لیکن مجاہدین کی دھاک دشمنوں کے دلوں میں ایسی بیٹھی ہے کہ امشیک سے خربہ الناقوس کے علاقے مجاہدین دوبارہ فتح کیے تو ان معرکوں میں بشاری فوج کے ۵۵ فوجی ہلاک ہوئے جب کہ بقیہ فوجی بغیر مقابلہ کیے ہی فرار ہو گئے اور جو رہن کے عسکری مرکز میں محصور ہو گئے۔ سہل الغاب کی لڑائی بشار کے آبائی علاقے الاذقیہ کے لیے بہت اہم ہے جو کہ علویوں کا مرکز اور شامی حکومت کا مرکزی ستون ہے۔ جو رہن سے لے کر بنی یونس کے پہاڑ تک کی بقیہ دفاعی لائن اگر گر گئی تو مجاہدین کے لیے الاذقیہ میں داخل ہونا بہت آسان ہو جائے گا۔ الاذقیہ کا موجودہ محاذ اسی سہل الغاب کے محاذ سے متصل ہے اسی وجہ سے اس محاذ کو بچانے کے لیے علویوں کی جان پر بنی ہوئی ہے۔

یہ پہلو بھی قابلِ توجہ ہے کہ بشاری حکومت ارض شام کے ایک بڑے علاقے سے دست بردار ہوتی نظر آتی ہے۔ دفاعی و سیاسی تجربہ نگاروں کے مطابق عالمی قوتیں ارض شام کو مختلف فریقوں میں تقسیم کرنے پر بات چیت کر رہی ہیں۔ اس وقت بشار ایرانی و روسی تعاون سے شام کے مغربی حصے کا دفاع کرتا ہی نظر آتا ہے اور شام کی تقسیم کی صورت میں [اگر ہوئی تو] ان علاقوں کا ہی دعوے دار ہوگا۔ یہ علاقے الاذقیہ کے ساحلی علاقے سے شروع ہو کر حمص، دمشق اور لبنان کی سرحد سے متصل علاقوں پر مشتمل ہیں۔ لیکن ادلب اور حمص کے کچھ علاقوں میں مجاہدین کی پیش قدمی کے بعد بشاری و اتحادی ملیشیا کی صلاحیتوں پر سوالات کھڑے ہو گئے ہیں اور ہر طرف سے یہی سوال اٹھ رہا ہے کہ کیا بشار مغربی شام کے گرد ایک مضبوط حفاظتی حصار بنا کر اسے قائم رکھ سکے گا؟ ادلب میں ہونے والی لگا تار شکستوں کے بعد بشار حکومت ایرانی و روسی تعاون سے ایک دفاعی حصار بنانے پر غور کر رہی ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ تباہ حال شامی سرکاری فوج اپنے بل بوتے پر ایک بھی شہر پر قبضہ برقرار نہیں رکھ سکتی۔ یہ ایرانی و روسی امداد اور غیر ملکی شیعہ ملیشیا ہی ہیں جو اب تک اس کو سہارا دیے ہوئے ہیں۔ یہاں ایک اور اہم بات یہ کہ ایسی کسی بھی دفاعی دیوار یا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! ارض شام کے حالات بیان کرنے کے لیے آپ کا بھائی حاضر ہے۔

ماہ اگست:

سب سے پہلے سب سے اہم محاذ سے شروع کرتے ہیں۔ اس ماہ اہم اور سرگرم محاذوں میں سے ایک محاذ ادلب رجماء کا محاذ رہا۔ ادلب میں زبردست کامیابیاں حاصل کرنے کے بعد یہ محاذ نسبتاً خاموش ہو گیا تھا اور مجاہدین کے اتحاد ”جیش الفتح“ کی کارروائیاں بھی رک گئیں تھیں۔ بظاہر اس کی وجہ یہ نظر آتی ہے کہ مجاہدین اس عرصہ میں نئے معرکوں اور اگلے علاقوں پیش قدمی کی منصوبہ بندی و تیاری کرنے میں مصروف تھے۔ لیکن ماہ اگست میں جیش الفتح کے مجاہدین نے بشاری افواج و ملیشیا کو ادلب سے نکال باہر کیا اور حمص کے میدان الغاب میں داخل ہو گئے۔ سہل الغاب [الغاب کے میدان] کی صورت حال کچھ یوں ہے کہ مجاہدین جیش الفتح اس وقت تل خطاب، تل واسط، کفیر، قرقور، الزیارة، المنصورہ، القاہرہ، امشیک اور خربہ الناقوس کے علاقے سے آزاد کروا چکے ہیں۔ یہی علاقے مجاہدین نے کچھ ہفتے پہلے بھی آزاد کروائے تھے لیکن تعداد کم ہونے کی وجہ سے مجاہدین ان علاقوں میں وسعت کی وجہ سے پھیل گئے جس سے ان کی قوت کم پڑ گئی۔ دوسری طرف بشاری افواج و ملیشیا کو نئی مکمل گئی جس سے ان کی عددی برتری جو پہلے ہی بہت زیادہ ہے، مزید زیادہ ہو گئی اور شدید بم باری کی وجہ سے مجاہدین یہ علاقے خالی کر کے خود ہی پیچھے ہٹ گئے۔ اس کے بعد مجاہدین جو تازہ دم مکمل پہنچ گئی تو ان علاقوں کو حاصل کرنے کے لیے دوبارہ کارروائی شروع کی گئی اور صرف کچھ ہی گھنٹوں میں امشیک سے لے کر خربہ الناقوس کے علاقے مجاہدین کے زیر آ گئے۔ اب مجاہدین جو رہن کے عسکری بیس کے دروازوں پر ہیں جو اس علاقے میں لبنانی حزب اللہ شیعہ ملیشیا کا مرکز بھی ہے۔ اب تک کی کارروائیوں میں مجاہدین نے بشاری فوج کے اسلحے کے بڑے ذخیرے اور عسکری گاڑیاں و ٹینکوں پر بھی قبضہ کر لیا۔ الغاب کی لڑائی میں بشاری فوج کے بہت زیادہ ٹینک مجاہدین نے ٹینک شکن میزائلوں سے تباہ کیے ہیں، الحمد للہ۔

8 ستمبر صوبہ پکتیا..... کے چٹان اور سید کرم اضلاع..... مجاہدین کا حملہ..... 3 فوجی ہلاک..... بڑی مقدار میں بھاری اسلحہ غنیمت کر لیا گیا

حصار بنانے کی صورت میں بشار کو حلب جیسے اہم ترین شہر سے بھی دست بردار ہونا پڑے گا۔ لیکن اگر عالمی طاقتیں ارض شام کو تقسیم کرنے کی گھناؤنی سازش میں مصروف ہیں تو دوسری طرف جیش الفتح کے مجاہدین کی پیش قدمی ان طاقتوں کی کھینچی فرضی لکیروں کو روند رہی ہے۔ دمشق کے پاس داریا شہر جو سالوں سے بشار کے محاصرے میں ہے اور بم باریوں سے تباہ حال ہے وہاں ایک بڑی قابل ذکر کارروائی دیکھنے میں آئی، جب اجناد الشام کے مجاہدین نے دوسری جہادی جماعتوں سے مل کر مازہ کے عسکری بیس کے قریب ایک بڑی کارروائی کر کے الجمعیت کے تقریباً سارے علاقے کو بشار سے آزاد کروالیا اور اس کارروائی میں ۷۰ بشاری فوجی ہلاک اور اس سے زیادہ زخمی ہوئے۔ بشاری فوج کے محاصرے اور بم باریوں سے تباہ حال علاقے میں بشار کو ایسی ہزیمت کافی حیران کن کامیابی شمار کی جارہی ہے۔ اس کے بعد بشار نے داریا پر عوامی مقامات پر بم باریوں کا سلسلہ شروع کیا اور قتل عام کے دو بڑے واقعات میں تقریباً ۱۸۰ مسلمانوں کو بم باری کر کے شہید اور اس سے زیادہ کو زخمی کر دیا۔ شہید ہونے والوں میں ایک بڑی تعداد بچوں کی ہے۔ حسب معمول عالمی سطح پر اس کی مذمت اور روایتی لب کشائی ہوتی رہی لیکن عملی طور پر شامی مسلمانوں کے اس لگا تار قتل عام کو روکنے کے لیے کچھ نہ کیا گیا۔ عرب کے طواغیت حکمران بھی اپنی عیش و عشرتوں اور خمر مستیوں میں مدہوش و مگن ہیں۔

حلب کے محاذ کی صورت حال بہت مخدوش ہو چکی ہے۔ آخری اطلاعات کے مطابق یہاں پر داعش اُن مجاہدین کی پشت پر حملہ آور ہے جو آگے حلب میں بشاری فوج و اتحادی شیعہ ملیشیات کے خلاف لڑنے میں مصروف ہیں۔ حلب کے مغربی محاذ پر بھی بشار کے خلاف لڑائی جاری ہے لیکن اس میں پہلے جیسی شدت موجود نہیں، اس کے باوجود یہاں تھوڑی بہت پیش قدمی کی گئی ہے۔ حندرات، الملاح اور بکشوے کے مقامات پر مجاہدین نے حملے کیے اور پیش قدمی کی گئی لیکن بشاری فضائیہ کی بم باری کے بعد مجاہدین پسا ہو کر پیچھے مقامات پر آ گئے۔ حلب کے شمال میں مارع نامی بڑا قصبہ واقع ہے جو مجاہدین کی رسد کی مرکزی گزرگاہ بھی ہے۔ اس قصبے پر داعش حملے کر کے مجاہدین کی سپلائی کاٹنے کی مکمل کوشش کر رہی ہے۔ حلب میں کسی بڑی کامیابی نہ ملنے کی ایک اہم وجہ داعش کا مجاہدین کی پشت پر موجود ہونا اور پشت سے مجاہدین پر بار بار حملے کرنا ہے۔ مارع پر داعش کے حملے کافی مہینوں سے جاری ہیں لیکن مجاہدین کے بشار پر بڑے حملے اور پیش قدمی کے بعد داعش نے اس بڑی کارروائی کا آغاز کیا ہے۔ اس وقت مجاہدین کی بڑی تعداد بشار کے خلاف اگلے محاذ پر لڑنے اور بشاری فوج کو حلب کا محاصرہ کرنے سے روکنے میں مصروف ہے اور مجاہدین شیعہ افواج کے خلاف یہ محاذ خالی کر کے پیچھے نہیں آ سکتے۔ ایسی صورت میں داعش مجاہدین کی اس کمزوری کا فائدہ اٹھا کر ان کی سپلائی کاٹ رہی ہے اور ایسا ہو گیا تو مجاہدین آگے محاذ پر روانہ ہونے کے لیے مجبور ہوں گے۔ لیکن خوارج داعش نے پہلے بھی

خون مسلم کی حرمت کو پامال کیا ہے اور اب بھی اس محاذ پر روانہ ہونے کی مدد کی جارہی ہے۔ ایسی ہی صورت حال شام کے مشرقی شہر در الزور میں پیش آئی تھی جہاں پچھلے سال بالکل اسی طرح داعش نے مجاہدین پر پشت سے حملہ کر کے ان کو پسا ہونے پر مجبور کر دیا۔ آج سے دو دن قبل داعش نے مارع پر قبضے کے لیے ایک بڑی کارروائی کا آغاز کیا ہے۔ مجاہدین نے داعش کا یہ حملہ تو نا کام بنادیا لیکن داعشی جنگ جو مارع کے اطراف میں حربل اور صدف گاؤں پر قبضہ کرنے میں کامیاب ہو گئے اور یوں مارع تین اطراف سے داعش کے گھیرے میں آ گیا۔ مجاہدین کی جوانی کارروائی میں صندق گاؤں کو داعش کے قبضے سے چھڑوا لیا گیا لیکن حربل میں اب بھی لڑائی جاری ہے۔ ان لڑائیوں میں داعش کا بھاری جانی نقصان ہوا لیکن تازہ اطلاعات کے مطابق ۱۵۰۰ کے قریب مزید پیش ترینڈ جنگ جو داعش نے الرقہ سے منگوا لیے ہیں۔ اس کے ساتھ داعش مسلسل مارع کی طرف خود کش بم باز بھیج رہی ہے جس سے بڑی تعداد میں عام مسلمانوں کی شہادتیں ہوئی ہیں۔ داعش کی مجاہدین سے غداری اور روانہ کی مدد کرنے کی یہ حرکات علما کے لیے چھوڑنا ہیوں کہ وہ داعش کے اس عمل کو کس نظر سے دیکھتے ہیں۔

دوسری طرف حلب کی اس صورت حال سے کچھ عالمی قوتوں کی منافقت بھی سامنے آ گئی ہے۔ ترکی جو کچھ مزاحمت کا رگروپس کو مدد اور تعاون کے وعدے کرتا آیا ہے وہ اس مشکل وقت میں خاموش تماشا بنی ہوا ہے حالانکہ یہ سارا کام اس کی ناک کے نیچے ہی ہو رہا ہے۔ دوسری طرف مزاحمت کاروں پر امریکی ایجنٹ ہونے کا الزام لگانے والے بھی دیکھ لیں کہ امریکہ صرف کردوں ہی کی مدد کر رہا ہے۔ ہمارا تجزیہ یہ ہے کہ امریکہ چاہتا ہے کہ داعش شمالی شام کے ان علاقوں سے مجاہدین کو پسا کر دے اور ان علاقوں پر قابض ہو جائے، اس کے بعد امریکہ اور کرد میدان میں آئیں گے اور ان علاقوں کو داعش سے پاک کر کے کردوں کے حوالے کیا جائے گا۔ یوں کو بانی کی کیپٹو نمٹ آفرین کے کرد علاقے سے مل جائے گی اور کردستان کی رو جھاوار یا ست کا ان کا خواب پورا ہو جائے گا۔ اس سے یہی سارا کھیل کو بانی و جزیرہ کیپٹو نمٹس میں کھیلایا گیا۔ ایک وقت تھا جب سارے علاقے کو بانی، تل ایض، سارن، قاراقوازق، تل حمیس، تل براك، حسکہ شہر وغیرہ مجاہدین نے آزاد کروائے تھے۔ بعد میں داعش نے ان علاقوں پر حملہ کر دیا اور مجاہدین نے سارا مشرقی شام ہٹا کر خالی کر دیا کہ شاید اس طرح اس آپسی لڑائی کا خاتمہ ہو جائے۔ اور بعد میں یہ علاقے کردوں نے امریکی مدد سے بہت آسانی سے داعش سے چھین لیے۔ داعش نے کو بانی میں کافی مزاحمت کی اور نقصان بھی کافی اٹھایا لیکن اس کے بعد کرد جہاں بھی گئے داعش کا دفاع ریت کی دیوار ثابت ہوا اور داعشی جنگ جو پسا ہوتے گئے۔ ان جنگ جوؤں کی پسپائی کے بعد داعش نے اپنے درجنوں جنگ جو موت کے گھاٹ بھی اتارے لیکن کوئی فرق نہ پڑ سکا۔ حسکہ شہر کی لڑائی میں داعشی بہت بری طرح پھنس گئے تھے اور سیکڑوں داعشی جنگ جوؤں کو بھاگنے

شکستوں کے بعد رافض چاہتے تھے کہ کوئی بہت آسان ٹارگٹ ڈھونڈ کر وہاں فتح حاصل کر کے خوب شور مچایا جائے اور اسی مقصد کے لیے دمشق اور بیروت کے راستے پر داعش زابدانی کو چنا گیا۔ لیکن زابدانی ان رافضیوں کے لیے گلے کی ہڈی بن گیا ہے۔ زابدانی جس کے بارے میں اندازے تھے کہ چند دنوں میں فتح کر لیا جائے گا لیکن آج تقریباً دو ماہ سے ایک ایسی چٹان بن گیا ہے جس سے رافضی ٹکرا کر پاش پاش ہو رہے ہیں۔ اس ماہ دو مرتبہ زابدانی کے محاذ پر جنگ بندی و مذاکرات کیے گئے۔ مجاہدین نے زابدانی پر رافضیوں کے بم باری کے جواب میں ادب میں شیعہ اکثریتی علاقوں پر بم باری شروع کر دی۔ یہاں ہزاروں کی تعداد میں کفریہ اور نوفا کے علاقوں میں ایرانی، لبنانی و شامی جنگ جو محاصرے میں ہیں۔ مجاہدین نے حملہ کر کے الصواعیہ کا علاقہ [کفریہ کے پاس] فتح کر لیا، اس لڑائی میں ۳۰ درجن رافضی جنگ جو ہلاک ہوئے۔ ادھر زابدانی میں حزب اللات والے اپنی لاشیں گن گن کر پاگل ہو رہے ہیں اور وہ اس محاذ پر بھی ذہنی شکست قبول کر چکی ہے۔

ادب اور حلب کی سرحد کے پاس شام کا ایک بڑا فوجی ہوائی اڈہ ابو ظہور ایئر بیس ہے جو کہ مجاہدین کے محاصرے میں تھا۔ اس بیس کے اندر ۲۰۰ شیعہ فوجی، ۶ ٹینک، بڑے اسلحے و آرٹیلری اور چھوٹے اسلحے کے بڑے ذخائر موجود ہیں۔ مجاہدین اس پر حملے کر رہے ہیں اور اطلاعات کے مطابق مجاہدین اس کے ایک داخلی راستے پر قابض ہو چکے ہیں۔ یہاں جیش الفتح مجاہد اتحاد ہی سرگرم عمل ہے۔ اسلحے کے ان ذخائر کا مجاہدین کے ہاتھ آنا بہت کچھ بدل سکتا ہے۔

دوسری جانب داعش کے جنگ جوؤں نے حمص کے پاس قریا تین نامی قصبے پر قبضہ کر لیا ہے اور یہاں سے بشاری فوج کو پسپا کر دیا ہے۔ یہاں سے مزید پیش قدمی بشار کے مرکز میں دراڑ بن سکتی ہے اور یہ علاقہ لبنانی سرحد سے بھی کافی قریب ہے جو کہ حزب اللات کے لیے بھی مشکلات پیدا کرے گا۔

درعا کا محاذ زیادہ تر خاموشی کا شکار رہی ہے اور ادا کا دھڑ پلوں کے علاوہ یہاں کوئی بڑی تبدیلی رونما نہیں ہوئی۔

ایک اور قابل ذکر واقعہ حلب میں امریکی تربیت یافتہ جنگ جوؤں کا داخلہ تھا۔ امریکی صدر بارک اوباما نے ۵۰۰ ملین ڈالر کی خطرہ رقم خرچ کر کے ۶۰ جنگ جوؤں کو تربیت دی کہ یہ لوگ داعش اور دوسرے اسلام پسند گروپوں کا مقابلہ کریں گے۔ یہ مذاق ہی تھا لیکن اصل میں ان کو حلب بھیجنے کا مقصد مجاہدین کی جاسوسی کرنا ہو سکتا تھا کیونکہ ۶۰ لوگوں کا یہی استعمال بظاہر نظر آتا ہے۔ لیکن جہتہ النصرہ نے مجاہدین نے اچانک حملہ کر کے ان کے ۲۰ جنگ جو ہلاک کر دیے اور ۳۰ سے زیادہ گرفتار کر لیا۔ ان گرفتار شدگان کو بعد میں توبہ اور یقین دہانیوں کے بعد رہا کر دیا گیا۔ امریکی ۵۰۰ ملین ڈالر کے منصوبے کی ایک جنگ ہنسی ہوئی کہ امریکہ نے بچے کچھ جنگ جوؤں سے روابط ہی ختم

کا موقع بھی نہ ملا اور کردوں کے ہاتھوں ہلاک ہوئے۔ اس کے بعد کردوں نے ان سے الحاق تونیہ کا علاقہ بھی چھین لیا۔ داعش اب کردوں پر تل براک اور حسکہ کے اطراف سے حملے کر رہی ہے لیکن امریکی بم باری کی وجہ سے بہت نقصان اٹھا رہی ہے۔ کردوں کا اگلا نشانہ الحول کا اہم شہر ہے۔ یہ عراقی بارڈر کے قریب واقع ہے اور عراق و شام کو پار کرتے ہوئے اور اپنا جنگی سامان لانے کے لیے دفاعی لحاظ سے داعش کا مضبوط اڈہ ہے۔ کرد ملیشیا نے تین اطراف [سنجاء، تل حمیس اور حسکہ] سے آگے بڑھ کر اس پر چڑھائی کی ہے اور بظاہر یہی لگ رہا ہے کہ یہ شہر بھی داعش کے قبضے سے نکل جائے گا۔ یہی کھیل حلب میں کھیلنے کی تیاری نظر آتی ہے۔ کردوں کی داعش کے خلاف یہ پیش قدمی جاری ہے لیکن داعش کردوں کو روکنے کی بجائے اپنی زیادہ قوت حلب کے مجاہدین کی سپلائی کاٹنے میں لگا رہی ہے۔ امریکہ اور کرد اس وقت داعش کی طرف سے مجاہدین پر کیے گئے حملوں سے بہت خوش ہوں گے اور لامحالہ اس انتظار میں ہوں گے کہ کب داعش کے حملوں سے مجاہدین پسپا ہوں جائیں اور کب یہ داعش کو نکالنے کی کارروائی شروع کریں۔ امریکہ مارع میں خود اب مجاہدین اور مزاحمت کاروں پر ڈائریکٹ حملے نہیں کر سکتا کیونکہ ترکی کی طرف سے داعش کے علاقوں میں safe zone بنانے کے اعلان کے بعد جہتہ النصرہ نے ترکی کی کسی بھی قسم کی مدد سے انکار کر دیا اور اعلان کیا کہ ترکی کی داعش کے خلاف کارروائی اصل میں اپنے مفاد کے لیے ہے اس لیے ہم اس کارروائی کا حصہ نہیں بن سکتے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ شامی مزاحمت جماعتوں کو بشار الاسد کے خلاف ایک اخلاقی حمایت حاصل ہے اور مجاہدین اور مزاحمت کار مل کر بشار کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ اس لیے امریکہ ان مزاحمت کاروں کے خلاف کوئی بھی کارروائی کر کے بشار کی حمایت کا الزام خود پر نہیں لے سکتا لیکن جو کام امریکہ نہیں کر سکتا وہ داعش کر رہی ہے۔ اور جب داعش کی اس بڑی کارروائی کے بعد مجاہدین یہاں سے پسپا ہوتے ہیں اور ان علاقوں پر داعش کا قبضہ ہو جاتا ہے تو پھر داعش کے نام پر ان علاقوں پر حملہ کرنا اور ان پر قبضہ کرنا بہت آسان ہوگا۔ جزیرہ اور کوبانی کے علاقوں سے داعش کو مار بھگانے کے بعد یہ دونوں علاقے تو آپس میں مل گئے ہیں اب بس آفرین اور کوبانی کو آپس میں ملانے کا منصوبہ ہے، جس کی تکمیل کے لیے مزاحمتی گروپوں کو یہاں سے نکالنا ضروری ہے۔ دوسری طرف safe zone کے نام پر بھی دھوکہ کیا گیا اور جہتہ النصرہ کے مجاہدین کو یہاں سے نکالا گیا کیونکہ ان کے ہوتے ہوئے داعش مارع پر قبضہ نہیں کر سکتی تھی لیکن safe zone کا اعلان کر کے اختلافات پیدا کر دیے گئے تاکہ مارع کا دفاع کمزور ہو جائے اور یہی ہوا۔ جب کہ یقینہ مجاہدین اور مزاحمت کار آسانی سے مارع سے دست بردار ہوتے دکھائی نہیں دیتے اور داعش کے حملوں کے بعد ڈٹ کر مقابلہ کر رہے ہیں، اس صورت حال کا ترکی، امریکہ اور کرد متاثرہ دیکھ رہے ہیں۔

شام کی تاریخ کی اہم ترین لڑائی زابدانی میں لڑی جا رہی ہے۔ بے درپے

کردیے اور اس طرح مجاہدین کی بروقت کارروائی سے امریکی منصوبہ ناکام ہو گیا۔ یہ واقعہ جھٹہ النصرہ کے حلب کے شمال سے محاذ خالی کرنے کے واقعے سے پہلے کا ہے۔

ایک اور اہم بات داعش کی طرف سے دمشق کے قریب مجاہدین کے خلاف ہی کارروائیوں کا آغاز ہے۔ جنوبی دمشق کے علاقوں میں داعش نے حملہ کیا اور اقدام اور اصلی کے علاقوں پر قبضہ کرنے کی کوشش کی۔ داعش کے جنگ جوڈشک کے پاس ہجر الاسود کے علاقے میں کافی عرصے سے موجود ہیں۔ ان حملوں کے بعد داعش اصلی کے کچھ علاقوں [دو گلیوں] پر قابض ہو گئی۔ شہری لڑائی ایسے ہی ہوتی ہے، گلی درگلی اور عمارت در عمارت پیش قدمی ہوتی ہے۔ اس کے جواب میں مجاہدین نے ہجر الاسود کے علاقے میں داعش پر حملہ کر دیا اور ۲۰ داعشی جنگ جوہلاک کر دیے۔ اطلاعات ہیں کہ ان لڑائیوں میں جن مجاہدین کا داعش سے سامنا ہے وہ اجناد الشام کے مجاہدین ہیں۔ وہی اجناد الشام جنہوں نے بشاری فوج سے الجمعیۃ کا اہم علاقہ آزاد کرایا۔ پتہ نہیں کیوں داعش ہر اس جماعت کے خلاف لڑائی شروع کر دیتی ہے جو بشار کے خلاف کامیابی حاصل کرنے لگتی ہے۔ جنوبی دمشق کے یہ واقعات نسبتاً معمولی ہیں لیکن بعد میں یہ فتنہ خوف ناک صورت حال اختیار کر سکتا ہے۔

ماہ ستمبر:

ارض شام کی جنگی صورت حال کسی بھی جنگ سے مختلف ہے اور یہ جنگی صورت حال مہینوں میں نہیں بلکہ ہفتوں میں بدل رہی ہے، عام طور پر ایسا نہیں ہوتا روایتی جنگوں میں صورت حال کو بدلنے میں سالوں لگ جاتے ہیں، لیکن شام کی صورت حال میں ڈرامائی انداز میں آنے والی تبدیلی جنگوں پر نظر رکھنے والے سبھی افراد کے لیے باعث حیرت ہے۔ شام کی جنگ نے ایک حیرت انگیز موڑ لیا ہے، روس جو کہ سالوں سے رافضیوں کی مالی، عسکری اور سیاسی مدد کر رہا تھا۔ اس نے اپنی افواج رافضی اتحاد کی مدد کے لیے شام میں اتار دی ہیں، رافضی افواج و ملیشیا کو جدید ترین اسلحہ، جن میں ٹینک اور جنگی جہاز بھی شامل ہیں سپلائی کرنے کے ساتھ ساتھ اپنی فوج کے لیے مستقل فوجی چھاندنیوں کی تعمیر شروع کر دی گئی ہے۔ یہ امداد صرف بشار کو روسی حکومت کی طرف سے ایک تحفہ ہی نہیں بلکہ مستقبل میں علاقائی سیاست اور عسکریت پر گہرے اثرات مرتب رکھنے کا ایک قدم ہے۔

اس وقت روس شام کے ساحلی علاقوں الاذقیہ اور طرطوس میں فوجی اڈے بنانے میں مصروف ہے، روس کی براہ راست شام میں مداخلت کی وجہ حالیہ مہینوں میں مجاہدین کے اتحاد ”جیش الفتح“ کی طرف سے صوبہ ادلب میں بشاری افواج اور ملیشیا کو مکمل شکست دے کر پورا صوبہ آزاد کروا لینا ہے۔ اس عظیم الشان فتح کے بعد مجاہدین کے قدم رُکے نہیں بلکہ انہوں نے حماء کے میدان میں داخل ہو کر وہاں بھی رافضی فوجوں کی دھلائی کی اور ایک بڑے علاقے سے ان کو پسپا کر دیا، ان لڑائیوں اور فتوحات کے نتیجے میں مجاہدین رافضیوں کے بڑے مرکز الاذقیہ کے دروازے تک جا پہنچے ہیں، الاذقیہ کے کافی علاقوں پر

مجاہدین قابض ہیں۔ ان علاقوں میں جنگی خط (عسکری محاذ) بنادیے گئے ہیں۔ سہل الغاب میں ان فتوحات کے باعث جنگ میں شدید آگئی ہے، جب کہ الاذقیہ شہر پر مجاہدین نے راکٹ برسانا شروع کر دیے۔ مجاہدین کی پے در پے فتوحات نے رافضیوں میں مایوسی اور شدید بے چینی کی کیفیت پیدا کر دی انہیں اپنا اقتدار واضح ڈوبتا دکھائی دے رہا ہے۔

اگر الاذقیہ پر ”جیش الفتح“ بڑا حملہ کرے تو کیا ہوگا؟ رافضی اتحاد کے لیے یہ سوال ایک بھیانک اثر دھے کی مانند ہے۔ الاذقیہ اور اس سے ملحقہ ساحلی علاقوں میں شکست کا مطلب پورا شام ان کے قبضے سے نکل جاتا ہے اور اگر شام ہاتھ سے نکل گیا تو حزب اللہ جس کو ایران پال پوس رہا ہے اس کا مستقبل بھی تاریک یعنی مشرق وسطیٰ میں ایرانی سیاست اور اثر و رسوخ کا مکمل خاتمہ۔ بات تو بہت دور تک نکل گئی مگر یہ حقیقت جھٹلائی نہیں جاسکتی اس ہی کو سہارا دینے کی خاطر روس میدان میں اتر آیا ہے، روس کی تو دیرینہ خواہش بھی تو یہ تھی کہ اسے بحیرہ روم میں کوئی مستقبل ٹھکانہ مل جائے۔

شام کی جنگ اور رافضیوں کی دوستی کے بدولت اس کو اپنی خواہش پوری ہوتی دیکھائی دے رہی ہے، کسی بھی ملک کی اقلیت پر ظلم اور پھر اس کی مدد کا بہانہ بنا کر وہاں مداخلت کرنا، اور پھر اس مداخلت کے دوران اقتدار پر قابض ہو جانا روس کی پرانی پالیسی ہے۔ روس یہ کامیاب حکمت عملی اس سے پہلے روس ۲۰۰۸ء میں جارجیا میں آزما چکا ہے، وہاں فارسی اور ترکی النسل اقلیت کو بچانے کی خاطر اپنی فوجیں جارجیا پر چھڑا دیں، اور بڑی آرام سے وہاں قابض ہو گیا۔ شروع میں روسی صدر پیوٹن کو اُمید تھی کہ امریکہ اور نیٹو اس کھلی جارحیت کا جواب دیں گے مگر امریکہ اور مغرب صرف زبانی جمع خرچ تک محدود رہا۔ جارجیا میں اپنی کامیابی کے بعد روس نے کرییمیا پر حملہ کر دیا۔ وہاں روسی اقلیت بچانے کا بہانہ بنایا گیا، کرییمیا پر چڑھائی کے بعد روسی جارحیت مشرقی یوکرائن پر جاری ہے۔ جب کہ اوسیشیا، ابخازیا کے کچھ علاقوں پر حال ہی میں بڑی قوت قابض ہوا ہے۔ اور اب یہی کھیل شام میں کھیلنے کے لیے اتر رہا ہے۔

روس شام میں اپنا عسکری وجود ۱۹۷۱ء سے رکھتا ہے، بشار کے باپ حافظ اسد نے اسی سال ماسکو سے ایک دفاعی معاہدے پر دستخط کیے جس کی رو سے روسی جہازوں کو الاذقیہ اور طرطوس کی بندرگاہوں کو استعمال کرنے کی اجازت مل گئی، روس کے بارہا مطالبہ کے باوجود حافظ اسد نے روس کو مستقل اڈے بنانے کی اجازت نہیں دی۔ پچھلے سال روس نے بشار کو آفر کی کہ اسے شامی ساحلوں پر مستقل اڈے بنانے کی اجازت دی جائے تو وہ اس کے بدلے میں روس بشار کے اقتدار کو سہارا دے گا۔ اُس وقت بشار کو اُمید تھی کہ وہ صرف ایرانی مدد سے اس جنگ کو جیت جائے گا اس لیے اس کے آفر کا خاطر خواہ جواب نہیں دیا۔ لیکن اب بشار اور اس کے حامی یہ بات بخوبی جان چکے ہیں کہ جنگ اب ان کے ہاتھوں سے نکل چکی ہے اور یہ مشترکہ کوششوں کے باوجود جیت نہیں سکتے۔

9 ستمبر: صوبہ روزگان مختلف اضلاع میں مجاہدین کی عملیات 20 فوجی ہلاک 3 ٹینک اور ایک رنجر گاڑی بھی تباہ 21 چوکیاں بھی فتح

اسی بات کا اعتراف بشار نے اپنی ایک تقریر کیا کہ اس کے پاس اتنی فوج نہیں کہ وہ باقی بچ جانے والے تھوڑے سے علاقے کا کنٹرول اور اس کا دفاع کر سکے، اپنے کھوئے ہوئے علاقے واپس لینا تو دور کی بات ہے۔

بشاری فوج کی کمی کو پورا کرنے کے لیے ایران نے لبنانی، عراقی، افغانی اور پاکستانی شیعہ ملیشیا کو شام بھیجا مگر یہ بھی مجاہدین اور مزاحمت کاروں کو روکنے میں ناکام رہے، اب رافضی اتحاد اپنے آخری پتہ اور مضبوط اتحادی شام کے میدان میں لے آیا ہے۔ روس ایک طرف اپنے مستقل فوج اڈے تیار کروانے میں مصروف ہے، شام کے بڑے ایئر پورٹ لیسال اسڈ ایئر پورٹ کا کنٹرول بھی اسی کے پاس آ چکا ہے، تو دوسری طرف جدید ترین جنگی جہازوں اور زمینی میزائلوں کی کھیپ بھی شام لا رہا ہے، ایرانی میڈیا کے مطابق اس وقت شام میں ۲۰ ہزار روسی فوجی ماہرین موجود ہیں۔

ادلب میں جھٹ انصرہ اور ان کی اتحادی جماعتوں کو بڑی کامیابی ابوظہور ایئر پورٹ کی فتح کی صورت میں ملی، ابوظہور ایئر پورٹ ادلب اور حلب کے سنگم پر واقع ہے، یہ ایک سال سے مجاہدین کے محاصرے میں تھا، مجاہدین نے ایئر پورٹ پر بڑا حملہ کیا، تو اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی نصرت و ریت کی طوفان کی صورت میں سامنے آئی، اس طوفان کے باعث بشار کی فضائی قوت مفلوج ہو کر رہ گئی، مجاہدین کامیابی کے ساتھ با آسانی ایئر پورٹ میں داخل ہو گئے۔ جہاں لڑائی کے بعد مجاہدین نے ایئر پورٹ پر قبضہ کر لیا۔ بشار اسد کے سیکڑوں فوجی مارے گئے، سیکڑوں زخمی ہوئے اور درجنوں گرفتار کر لیے گئے۔ اس معرکے میں مجاہدین کو ماضی کی نسبت مال غنیمت بہت زیادہ حاصل ہوا۔ اس معرکے میں اسلحے کے بڑے بڑے ذخائر مجاہدین کے ہاتھ آنے کے علاوہ ۲۱ جنگی طیارے، درجن کے قریب ہیلی کاپٹر بھی ملے، اطلاعات کے مطابق ان میں کچھ طیارے اڑان بھرنے کے قابل ہیں۔ الحمد للہ

مجاہدین نے ابوظہور ایئر پورٹ کی فتح کے بعد ادلب کے شیعہ اکثریتی علاقوں کفریہ اور فوج کا رخ کیا، جہاں پہلے ہی احرار شام کے مجاہدین ان علاقوں کو محاصرے میں لے ہوئے ہیں اور وقتاً فوقتاً راکٹ برساتے رہتے ہیں۔ کفریہ اور فوج پر حملے کی وجہ زابدانی پر روافض کے حملے اور بم باریاں ہیں۔ جیسے کفریہ اور فوج مجاہدین کے محاصرے میں ہیں، اس ہی طرح زابدانی کا قصبہ روافض کے محاصرے میں ہے۔ کفریہ اور فوج پر مجاہدین کے حملے وقتاً فوقتاً ہوتے رہے ہیں مگر ان کا مقصد علاقہ فتح کرنا نہیں بلکہ روافض پر دباؤ بڑھا رہا ہے۔ جب کہ اس بار علاقوں کی فتح کی نیت سے بڑا حملہ کیا گیا۔ روافض نے محاصرے کے پیش نظر اپنی دفاعی لائن مضبوط رکھی ہوئی تھی جس کو توڑنے کے لیے مجاہدین نے ۹ حملے فدائی گاڑیوں کے ذریعے حملے کیے، جس کے باعث کفریہ اور فوج کے درو دیوار کانپ اٹھے، فدائی حملوں کے بعد خط کے اطراف میں مجاہدین نے حملہ کیا شدید جنگ کے بعد خط پر مجاہدین قابض ہو گئے، مجاہدین روافض کے اس گڑھ میں اس قدر پیش قدمی کر چکے ہیں

کہ روافض کے لیے مجاہدین کے ٹھکانوں پر فضائی بم باری کرنا ممکن نہیں رہی، دو بار اس ہی کوشش میں وہ اپنے ہی مورچوں پر بم باری کر چکے ہیں، اس پیش قدمی کے باعث روافض گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہو گئے۔ ایران نے مجاہدین کو کفریہ اور فوج پر حملے روکنے کی صورت میں زابدانی اور مدایہ میں جنگ بندی کی پیش کش کی یہی مجاہدین کا بھی پیش نظر تھا۔ مجاہدین سے مذاکرات کے بعد ان دو محاذوں پر ایک جنگ بندی کا معاہدہ طے پایا ہے، جس کی معیاد چھ ماہ ہے اس معاہدے کے کچھ نکات یہ ہیں کہ مجاہدین کفریہ اور فوج پر حملے نہیں کریں گے جس کے جواب میں رافضی جنگ جو زابدانی اور مدایہ پر حملے نہیں کریں گے۔ رافضی فضائیہ ادلب، پرات، النعمان، بنیش اور سراقیب وغیرہ پر بم باری نہیں کرے گی۔ رافضی کفریہ اور فوج میں محصور اپنے جنگ جوؤں کو کوئی فضائی راستے سے امداد نہیں بھیجے گی، عورتوں اور بچوں کو دونوں محاذ سے نکلنے دیا جائے گا۔ اس کے علاوہ زابدانی میں محصور ۱۵ سو مجاہدین بھی وہاں سے اسلحہ سمیت نکل سکیں گے۔ بشار کی جیل میں قید ۵ سو عورتیں اور بچے رہا کیے جائیں گے۔ مختصراً کفریہ اور فوج پر حملے روکنے کے باعث کئی باتیں منوالیں گئیں۔

مجاہد عالم دین شیخ عبداللہ الحسینی اپنے ایک بیان میں اس معاہدے کو بڑی کامیابی قرار دیا اور خوش خبری دی کہ حبش الفتح مسلمانوں کی عظمت رفتہ کے دنوں کو واپس لا رہی ہے، جب زابدانی کے غازیوں نے مدد کے لیے پکارا تو ایک ازبک، ایک سعودی، ایک لبنانی اور ایک شامی مجاہد نے ان کی مدد کے لیے فدائی حملے کر کے اپنی جانیں قربان کرتے ہوئے اس دور میں دینی بھائی چارے کی مثال قائم کر دی۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ کفریہ اور فوج میں ۲۸ ہزار رافضی قید ہیں، صرف دس ہزار کو نکلنے کی اجازت ہے باقی وہاں ہی رہیں گے اور اس جنگ بندی کے ضامن ہوں گے۔ اس معاہدے کے دودن بعد ہی بشار نے اس جنگ بندی کی خلاف ورزی کرتے ہوئے سراقیب کے گرد و نواح میں بم باری کی، جواباً مجاہدین نے بھی کفریہ اور فوج گولہ باری کی۔ اس پر کافی متضاد اطلاعات ہیں۔ جنگ بندی کی خلاف ورزی تو ہوئی مگر ٹوٹنے کی کوئی مستند خبر سامنے نہیں آئی۔

حلب میں داعش کی طرف سے مجاہدین کے سپلائی لائن کاٹنے کی کوشش کے بعد مجاہدین اور مزاحمت کاروں نے بھرپور جوابی حملے کیے ہیں جو تاحال جاری ہیں، جھٹ الشامیہ نے کامیابی کے ساتھ داعش کو پیچھے دھکیلا ہے جس پر داعش کو کافی جانی نقصان کا سامنا کرنا پڑا۔ ترکی نے حلب کے شمال میں سیف زون بنانے کا اعلان کیا تھا، وہ ایک مذاق ہی بن کر رہ گیا ہے۔ لگتا تو ایسا ہی ہے کہ اس اعلان کا مقصد جھٹ انصرہ کو حلب سے ہٹانا تھا۔ جن محاذوں کو جھٹ انصرہ نے خالی کیا ان ہی علاقوں میں داعش نے حملہ کر کے مجاہدین کی سپلائی لائن کاٹنے کی کوشش کی، کسی حد تک داعش اپنی کوشش میں کامیاب رہی، اس لحاظ سے ترکی کی طرف سیف زون کا شوشا چھوڑنے کا سارا فائدہ داعش کو ہوا۔ امریکہ کی طرف سے تربیت یافتہ ۵۷ جنگ جوؤں کا دوسرا دستہ پچھلے دنوں

حلب میں داخل ہوا۔ اور سب کی توقعات کے برعکس یہ لوگ سیدھا جبہ النصرہ کے پاس گئے، وہاں جا کر امریکی پلان سے الگ ہونے اور ایک آزاد گروپ بنانے کا اعلان کر دیا، اس کے علاوہ اپنا ۲۵ فی صد اسلحہ جو ۶ ٹرکوں اور گولہ بارود کے بڑے ذخیرے پر مشتمل تھا وہ بھی مجاہدین کے حوالے کر دیا۔ اس سے پہلے امریکی L&E پروگرام کے تحت ۶۰ جنگ جہازوں پر مشتمل دستہ جبہ النصرہ ختم کر چکی ہے۔ اور اب اس دوسرے دستے نے امریکی پلان سے الگ ہو کر اس پلان کے تابوت میں ایک اور کیل ٹھونک دی ہے۔ یوں القاعدہ کی شامی براہیج نے امریکی پلان کو چننے سے پہلے ہی جڑ سے اکھاڑ کاٹ دیا ہے۔

کردوں کی داعش کے خلاف مہم سیاسی اختلافات کا شکار ہونے کے باعث سست روی کا شکار ہے، ترک کردوں کی طرف سے داعش کو پسپا کرنے اور کردوں کی پیش قدمی سے خاصے سختچ پائیں۔ اس معاملے میں ترکی اور امریکہ اختلافات نظر آرہے ہیں، بہر حال کردوں کی طرف سے اھول شہر پر حملے جاری ہیں۔ دوسری طرف داعش حکہ شہر کے آس پاس اپنے حملے بڑھا رہی ہے، لیکن ابھی تک وہاں کسی فریق کو خاطر خواہ کوئی کامیابی حاصل نہیں ہو پائی۔ کردوں کے مطابق ان کا ملیشیا اتحاد برکان الفرات تیار بیٹھا ہے، اشارہ ملتے ہی جرابلس پر حملے کے لیے تیار ہے۔ جب کہ کردوں کی طرف سے مسلسل جرابلس پر گولہ باری جاری ہے، اس گولہ باری میں عام عوام کا زیادہ نقصان ہو رہا ہے۔ کردوں کی طرف سے دریائے فرات پار کر کے جرابلس پر بڑا حملہ اور قبضے کی صورت میں (جس کے کافی روشن امکانات موجود ہیں) سارے شمالی شام کے عسکری توازن پر گہرے اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ یہ داعش کے پاس ترک سرحد تک جانے کی آخری گزرگاہ ہے اس پر قبضے کی صورت میں داعش کا ترکی سے زمینی راستہ کٹ جائے گا۔ یہ ایک اشارہ ہے اس پر مزید کچھ نہیں لکھنا چاہوں گا۔

دشمن کے جنوبی علاقے غوطہ میں حبیش الاسلام کے مجاہدین نے بشار اسد کی افواج کے خلاف بڑی اور اہم کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ حبیش الاسلام ذاریع کے مطابق انہوں نے ڈیڑھ سال تک اس لڑائی کی تیاری اور پلاننگ کی اس جنگ میں ۶ ہزار مجاہدین شریک ہوئے، حبیش الاسلام کے مجاہدین کے غوطہ سے دشمن کی جانب پیش قدمی کرتے ہوئے تل کردی اور راحیۃ الاسد کے بڑے علاقے، ہر استہ کے کچھ علاقوں پر قبضہ جہاتے ہوئے دشمن کے قریب بہت اہم دفاعی پہاڑیوں کو بشاری فوج سے آزاد کروا لیا ہے۔ تل کردی اور وافدین کے عسکری مراکز اور عدرا جیل اب مجاہدین کے بالکل سامنے ہے، مجاہدین کے لیے عدرا جیل آزاد کروانا بہت اہم ہے، کیونکہ اس میں ۱۵۰ مسلمان خواتین رافضیوں کی قید میں ہیں۔ ان علاقوں پر قبضہ کرنے کی جنگ اپنی پوری شدت کے ساتھ لڑی گئی۔ اس جنگ میں تقریباً ۳۰ سورا فنی جنگ جو مردار ہوئے۔ دشمن کے قریب آزاد ہونے والی پہاڑیوں کی اہمیت کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ دشمن شہر اور ان پہاڑیوں کا

درمیانی فاصلہ ۵ کلومیٹر ہے، یہ پہاڑیاں دمشق پر گولہ باری کے لیے نہایت ہی مناسب جگہ ہے۔ اس لڑائی اور مسلسل پیش قدمی نے بشار الاسد کو مغلوب کر دیا۔ مجاہدین سے یہ علاقے واپس لینے کے لیے زائدانی اور درعا سے فوری طور پر کمک منگوائی گئی۔ جس کے باعث مجاہدین کی پیش قدمی تو وقتی طور پر روک گئی، مگر بشاری افواج مسلسل بڑے حملوں کے باوجود مجاہدین کو پیچھے دھکیلنے میں کئی طور پر اب تک صرف ناکام ہی نہیں بلکہ اس کوشش میں بڑے پیمانے پر اپنا ہی جانی نقصان کروا رہی ہے۔ اس علاقے پر جنگ اپنی پوری حدت کے ساتھ حال جاری ہے، مجاہدین، دمشق کے پاس اہم جگہوں پر اپنی اپنی پوزیشن پر بدستور جے ہوئے ہیں۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے دعا ہے کہ مجاہدین پیش قدمی کرتے ہوئے جلد عدرا جیل کو فتح کر کے ان کا لے کافروں کے قید میں موجود مسلمان بہنوں کو آزاد کروا سکیں۔ آمین

درعا کا محاذ سست روی کا شکار ہے، وہاں کوئی قابل ذکر واقعہ پیش نہیں آیا۔ داعش کی بیعت شدہ جماعت لیواء شہداء الیرموک نے فتنہ کھڑا کیا ہوا ہے، درعا میں حبیش الفتح اس فتنے کے تدارک میں مصروف ہے۔ داعش کا یہ گروہ گولان کی مقبوضہ پہاڑیوں کے اہلکل ساتھ پایا جاتا ہے، ان فتنہ پروروں کا نشانہ اسرائیل کے بجائے مجاہدین ہیں۔ اللہ رب عزت اس فتنہ کا انتظام فرمائیں جس کا نشانہ مجاہدین ہیں جن کے باعث جہاد کا میدان بھی تقسیم کا شکار ہے۔ آمین

ایک اہم کارروائی القنطرہ میں حبیش الفتح اور حبیش الحر کی مزاحمت کاروں کی طرف سے غوطہ کا راستہ کھولنے کی کارروائیاں کا آغاز ہے۔ چند دن پہلے شروع ہونے والے معرکے میں اب تک کافی پیش قدمی ہوئی ہے مگر اس ان کی تفصیلات منظر عام پر نہیں آسکیں، صرف یہ معلوم ہوا ہے کہ ۱۲ اہم مقامات پر مجاہدین کا قبضہ ہو گیا ہے۔

حمص کے قریب صحرا میں داعش نے جزل کی گیس فیلڈ پر قبضہ کر لیا تھا، مگر بشار کی جوانی کارروائی کے دوران میں یہ فیلڈ اور اس سے ملحقہ علاقے واپس لے لیے۔ دیر الزور میں داعش نے ایئر پورٹ پر قبضے کے لیے بڑے حملے سے لڑائی کا آغاز کیا، شروع میں ان کو کچھ کامیابیاں حاصل ہوئیں۔ لیکن بشار کی طرف سے جوانی کارروائی میں داعش قبضہ برقرار نہیں رکھ پائی اور پسپا ہونا پڑا۔ پامیرا کے شہر کو واپس لینے کے لیے بشار پر تول رہا ہے لیکن ابھی تک لڑائی شروع نہیں ہو سکی۔ قدرتی وسائل کی وجہ سے یہ تمام علاقے اہم ہیں، بشار ہم ممکن طریقے سے ان کو واپس لینے کی کوشش کرے گا۔

سہل الغاب اس ماہ خاموش رہا ہے سہل الغاب میں خاموشی کی وجہ مجاہدین کا ابو ظہور، کفریہ اور فوہا کے محاذوں پر مصروف رہنا ہے۔

روسی فوج اور اس کے جدید طیاروں کی آمد سے شام کی جنگ میں کیا تبدیلی واقع ہوتی ہے، یہ آنے والا وقت ہی بتائے گا۔ لیکن ایک بات بالکل واضح ہے۔ روس ایک ایسی جنگی دلدل میں داخل ہو گیا جس سے باہر نکلنا اب اس کے اختیار میں نہیں ہے۔

10 ستمبر: صوبہ بکابل..... کابل شہر اور ضلع سروبی..... مجاہدین کے حملوں اور بم دھماکوں میں 7 اہل کار ہلاک..... ایک ٹینک بھی تباہ

دینسارٹاؤن میں مجاہدین کا ایٹھویں فوج پر شدید حملہ، نامعلوم ہلاکتیں۔

20 اگست: زیریں شہیلے۔ ڈپٹی ڈی سی بلومری ہدفی کارروائی میں ہلاک۔

مقدیشو۔ امیسوم کا نوائے کوہم دھماکے سے نشانہ بنایا گیا۔ ایک بکتر بند تباہ، بڑی تعداد میں ہلاکتوں کی اطلاعات۔

افلوئے ڈسٹرکٹ میں صومالی فوجی پک اپ بم حملے میں تباہ۔ 2 اہل کار ہلاک۔

27 اگست: گیدورینجن۔ باردھیری ٹاؤن میں ایٹھویں فوج پر بم حملہ، متعدد ہلاک۔

28 اگست: بے ریجن۔ ہابال۔ بارباری ٹاؤن میں شدید جھڑپوں کے بعد ایٹھویں فورسز فرار۔ مجاہدین کا فوجی بیس پر قبضہ۔

29 اگست: مقدیشو۔ صومالی چیک پوسٹ پر الشباب کا حملہ، نامعلوم ہلاکتیں

30 اگست: مقدیشو۔ دھارکینیلے ضلع کا سی آئی ڈی ڈیپارٹمنٹ کا سربراہ ہدفی کارروائی میں ہلاک

گراسانی گاؤں میں ایٹھویں فورسز پر الشباب کا حملہ، متعدد ملٹری گاڑیاں تباہ، نامعلوم فوجی ہلاکتیں

31 اگست: زیریں شہیلے۔ جینالی ٹاؤن۔ الشباب کا امیسوم ملٹری انٹرپرائز پر شدید حملے کے بعد قبضہ۔ 50 سے زائد فوجی ہلاک، بڑی تعداد میں اسلحہ مال غنیمت مبارک ٹاؤن کا سابق ڈی سی ہدفی کارروائی میں ہلاک۔

2 ستمبر: مقدیشو۔ یقشید ضلع میں فوجی مرکز پر الشباب کا حملہ، متعدد ہلاک۔

3 ستمبر: تلاہوا تو نا گاؤں سے ایٹھویں فوجیں فرار، مجاہدین نے کنٹرول سنبھال لیا۔

4 ستمبر: زیریں شہیلے۔ ایل سیلینگ کی نامی ملٹری بیس سے افریقی یونین کی افواج انخلا کر گئیں، مجاہدین الشباب نے دوبارہ کنٹرول میں لے لیا۔

بوالے قبضہ میں 4 حکومتی ایجنٹ قتل کر دیے گئے۔

زیریں شہیلے۔ کنٹواری کے اٹھارہ ٹیٹیک ملٹری بیس سیامیسوم افواج انخلا کر گئیں، مجاہدین الشباب کا قبضہ۔

بلومری اور کٹو واری قصبوں کے درمیان امیسوم فوجی کا نوائے پر بم حملہ، ایک گاڑی اپنے سواروں سمیت تباہ۔

5 ستمبر: باردھیری قصبہ۔ الشباب مجاہدین اور ایٹھویں فورسز کے درمیان شدید لڑائی، متعدد ہلاکتیں۔

وسطی صومالیہ۔ الشباب نے ایٹھویں فورسز کے فرار کے بعد بوق اقبال نامی گاؤں کا کنٹرول سنبھال لیا۔

زیریں شہیلے۔ بونو اور جینالی قصبے کے درمیان امیسوم کا نوائے پر شدید کار بم

حملہ، بڑی تعداد میں ہلاکتوں کی اطلاعات۔

6 ستمبر: مقدیشو۔ باکارہ مارکیٹ میں صومالی فوجی گاڑی پر گرنیڈ حملہ، 4 فوجی ہلاک

7 ستمبر: باکول ریجن۔ الشباب مجاہدین نے صومالی افواج سے شدید لڑائی کے بعد مورہ گابے نامی گاؤں پر قبضہ کر لیا۔

9 ستمبر: زیریں شہیلے ریجن۔ کیلی کے نزدیک امیسوم کا نوائے پر بم حملہ، امیسوم بکتر بند گاڑی تباہ، متعدد سوار ہلاک

13 ستمبر: دینسار۔ بش مدینو نامی گاؤں میں ایٹھویں فوجیوں پر الشباب کا حملہ، شدید لڑائی میں ہلاکتوں کی اطلاعات، تین دن کی لڑائی کے بعد 16 ستمبر کی صبح الشباب نے گاؤں کو آزاد کرالیا، ایٹھویں فورسز پسپا۔

15 ستمبر: گیدورینجن۔ باردھیری قصبے میں ایٹھویں اور صومالی افواج پر بم حملہ، متعدد فوجی ہلاک اور زخمی۔

مقدیشو۔ باکارہ مارکیٹ میں ایک صومالی فوجی ہدفی کارروائی میں ہلاک، اسلحہ غنیمت

16 ستمبر: افلوئے قصبہ۔ صومالی فوجی چیک پوسٹ پر الشباب مجاہدین کا حملہ، 2 فوجی ہلاک

17 ستمبر: زیریں شہیلے۔ بقبار یونین قصبے کو مجاہدین الشباب نے شدید لڑائی کے بعد دوبارہ آزاد کرالیا۔ 13 صومالی فوجی ہلاک 3 فوجی گاڑیاں غنیمت۔

امیسوم افواج نے جینالی قصبے کو خالی کر دیا۔

کسمایو۔ شیرکول ملٹری بیس میں آئی ای ڈی بم حملہ، 3 سینئر جو بالینڈ ملٹری آفیسرز ہلاک 9 افسران و اہل کار زخمی۔

18 ستمبر: صومالیہ و کینیا بارڈر۔ کینین ڈیفنس فورس کے کا نوائے پر مجاہدین الشباب کا شدید حملہ، دو حملوں میں 11 فوجی مارے گئے۔

20 ستمبر: گیدورینجن۔ کینین ڈیفنس فورسز پر چوبیس گھنٹوں میں ہونے والا چوتھا حملہ، آئی ای ڈی حملے میں کینین فوجی قافلے کو نشانہ بنایا گیا، متعدد ہلاکتیں۔

شام

شام کے جہادی محاذ پر مجاہدین کا اتحاد جمیش الفتح مسلسل کامیابیاں حاصل کر رہا۔ ترکی نے کردوں اور داعش کا بہانہ بنا کر شام میں فضائی کارروائیاں شروع کر دی ہیں، جس کی وجہ سے مجاہدین القاعدہ (جہتہ النصرہ) داعش کے خلاف دفاعی مورچوں سے ہٹ گئے ہیں۔ کئی جہادی جماعتوں نے ترکی کی شام میں براہ راست مداخلت کا خیر مقدم کی مگر مجاہدین القاعدہ نے ترکی کے اس اقدام کی مخالفت کی ہے۔ ترکی کی کارروائیاں داعش وغیرہ کے خلاف کوئی قابل ذکر کامیابی حاصل نہیں کر سکیں۔

12 ستمبر: صوبہ زابل..... ضلع شہر صفا..... فوجی گشتی پارٹی پر دھماکے..... 3 اہل کار ہلاک..... 2 زخمی

بنایا۔

دُشِق۔ قیدیوں کے تبادلے کے نتیجے میں مجاہدین جہتہ النصرہ نے 6 مرد اور ایک خاتون کو نصیریوں سے چھڑوا لیا۔

حلب۔ جماعت الدولہ کے خلافت کی جانب سے مجاہدین القاعدہ کے مرکز پر خودکش حملہ۔ الحمد للہ کسی قسم کا کوئی نقصان نہیں ہوا۔

25 جولائی: صلیبی اتحاد کے طیاروں کے مجاہدین جہتہ النصرہ کے جماعت الدولہ کے خلاف بنائے گئے مراکز پر باطنی حملے۔

28 جولائی: ادلب۔ سہل الغاب نصیری عسکری مواقع پر ٹینک اور جہنم شیلز سے مجاہدین القاعدہ کی شیلنگ۔ مشین گنز اور بھاری ہتھیاروں سے شدید حملے، نامعلوم ہلاکتیں۔

29 جولائی: حمص میں نصیری عسکری مواقع پر مجاہدین جہتہ النصرہ کی جہنم شیلز سے شدید شیلنگ۔ نامعلوم ہلاکتیں۔

سہل الغاب۔ تل الواسطہ اور الزیاریہ نامی گاؤں مجاہدین نے آزاد کرالے جس میں بے شمار مال غنیمت حاصل ہوا۔

31 جولائی: ادلب۔ سہل الغاب۔ لڑائی میں مجاہدین کے ہاتھوں 2 فوجی آفیسرز سمیت 16 حزب آلات اہل کار ہلاک اور 30 سے زائد زخمی۔

لتاکیہ۔ جبل ترکمان میں لڑائی کے دوران ابو عبد الرحمن رحمہ اللہ نامی ایک مجاہد شہید ہو گئے۔

2 اگست: البادیہ۔ ابو ظہور ملٹری ایر پورٹ کی حفاظت پر معمور 5 شامی فوجی مجاہدین سے جا ملے۔

لتاکیہ۔ جبل ترکمان کے مختلف علاقوں میں شدید لڑائی جاری۔

شام کے شمالی علاقوں میں امریکی پروردہ پیشل آرمی کے جنگ جوڈن کینٹلاف القاعدہ فی بلاد الشام (جہتہ النصرہ) کے مجاہدین نے بڑا ملٹری آپریشن شروع کر دیا

3 اگست: ادلب۔ نورونامی گاؤں کو مجاہدین القاعدہ فی بلاد الشام نے شدید لڑائی کے بعد نصیریوں سے آزاد کرالیا

5 اگست: ادلب۔ سہل الغاب مجاہدین شام نے بھاری ہتھیاروں کی شدید لڑائی کے بعد الجصہ نامی گاؤں نصیریوں سے آزاد کرالیا۔ بڑی تعداد میں نصیری فوجیوں کی ہلاکت

9 اگست: ادلب۔ سہل الغاب۔ مجاہدین کے گھات حملے میں تین نصیری فوجی ہلاک سات زخمی ہو گئے۔

سہل الغاب ہی میں نصیریوں کے مختلف عسکری مواقع پر آرٹیلری سے گولہ باری۔

ادلب۔ سہیل الحسن کی ملیشیا اور حزب آلات ال تمیہ اور ال زیادہ نامی گاؤں

شامی جہاد کے شروع سے بشار الاسد کو اسلحے و امداد اور سیاسی طور پر مکمل سپورٹ کرنے والے ملک روس نے بالآخر بشار الاسد کو بچانے کے لیے اپنی افواج شام میں بھیج دیں جب کہ قفقازی مجاہدین میدان جنگ میں روس کا سامنا کرنے کے لیے پرجوش ہیں۔ زابدانی میں محصور مجاہدین کی امداد کے لیے مجاہدین نے جہاں دوسرے علاقوں میں حملے کیے وہیں الفوعہ اور کفریا کا محاصرہ سخت کر دیا، جمیش الفتح نے ایک زبردست طوفانی حملہ کر کے درجنوں نصیریوں کو ہلاک کر دیا اور کئی عسکری مواقع پر قبضہ کر لیا۔ مجاہدین کی جانب سے ۶ شہیدی حملے ہوئے۔ حزب اللہ، شام و ایران نے مجاہدین کے سامنے گھٹنے ٹیک دیے اور الفوعہ اور زابدانی میں مشترکہ طور پر جنگ بند ہو گئی۔ تازہ ترین اطلاعات کے مطابق حکومت ۵۰۰ شامی سنی قیدیوں کو جیلوں سے رہا کرنے اور زابدانی میں محصور تمام مجاہدین کو اسلحے سمیت محفوظ راستہ دینے پر تیار ہو گئی ہے جب کہ مجاہدین اس کے بدلے میں الفوعہ و کفریا سے ہزاروں شیعہ شہریوں کی بحفاظت منتقلی پر تیار ہو گئے ہیں۔ داعش حلب و مارع وغیرہ میں مجاہدین کی پشت پر حملہ آور ہوتی رہی ہے اور چند جگہوں میں اس کے خودکش حملہ آور مجاہدین شام پر حملہ کرنے کی کوشش میں پکڑے گئے۔

سہل غاب میں بھی مجاہدین شام مسلسل فتوحات جاری رکھے ہوئے ہیں۔ روزانہ کے حساب سے درجنوں نصیری فوجی و حزب آلات مجاہدین کے ہاتھوں ہلاک و زخمی ہو رہے ہیں۔ مجاہدین القاعدہ نیشام کا مشہور فوجی ایئر بیس ”ابو ظہور ایئر بیس“ کئی ماہ کے محاصرے کے بعد فتح کر لیا جس میں کئی طیارے ٹینک اور مختلف انواع و اقسام کا اسلحہ غنیمت میں ملا۔

[نوٹ: زیر نظر تمام خبریں القاعدہ فی بلاد الشام (جہتہ النصرہ) کے آفیشل ٹویٹر اکاؤنٹس سے لی گئی ہیں۔ شام میں بھی کئی کارروائیوں کی تفصیلات باوجود نہیں پہنچ پاتیں۔]

21 جولائی: دُشِق۔ ریموک کیمپ میں شدید لڑائی کے دوران مجاہدین کی پیش قدمی جاری۔

لتاکیہ۔ جبل ترکمان۔ مجاہدین جہتہ النصرہ کی جانب سے تل عثمان میں موجود نصیری فوجیوں کو جہنم شیلز سے ہدف بنایا گیا۔

22 جولائی: ادلب۔ الفوعہ میں رافضیوں کے گاؤں پر مارٹر سے شیلنگ

لتاکیہ۔ جبل ترکمان میں مجاہدین نے نصیری آرمی کا جنگی طیارہ مار گرایا

23 جولائی: حلب۔ المشارقہ اور القصر نامی اضلاع پر مجاہدین جہتہ النصرہ کے شدید حملے۔

لتاکیہ کے مضافات میں شدید چھڑپیں جاری۔

24 جولائی: حمص۔ مجاہدین جہتہ النصرہ نے نصیری عسکری مواقع پر پی نائن شیلز سے نشانہ

13 ستمبر: صوبہ لغمان..... ضلع علیگار..... مجاہدین کے حملے میں دو چوکیاں فتح..... 17 اہل کار ہلاک اور 7 زخمی

سے فرار ہو گئیں۔

10 اگست: مجاہدین شام کی پہل الغاب میں مسلسل فتوحات۔

14 اگست: حلب۔ مجاہدین کی پشت پر حملہ آور جماعت الدولہ کے غلاہ کے ساتھ شمالی دیہاتی علاقوں میں مجاہدین جہتہ النصرہ کی شدید جھڑپیں۔

لتاکیہ۔ جبل ترکمان۔ مجاہدین جہتہ النصرہ نے دو گاؤں نصیری افواج سے آزاد کرالیے۔

17 اگست: لتاکیہ۔ جبل ترکمان۔ مجاہدین کا الزیارات اور الحادہ نامی علاقوں پر شدید حملہ۔

18 اگست: حمہ۔ جہتہ النصرہ کے مجاہدین کے محردہ شہر پر راکٹ حملہ۔

23 اگست: البادیہ۔ مجاہدین کا ابو ظہور ایئر پورٹ پر جہنم شیلز اور مارٹر گولوں سے حملہ، جب کہ دوسری کارروائی میں ایک نصیری فوجی کو نشانہ بنا کر قتل کیا گیا۔

24 اگست: اللاذقیہ، لتاکیہ۔ نصیری آرمی کی طرف سے مجاہدین پر حملہ، جہتہ النصرہ کی جوابی کارروائی میں فوجی تعداد لاشیں چھوڑ کر فرار۔

القلمون۔ کرم اللعالی میں مجاہدین کا زابدانی میں محصور مجاہدین کی نصرت کے لیے حملہ، بلودین نامی علاقے پر مجاہدین کا قبضہ، ایک ٹی 72 سمیت متعدد قسم کا کثیر اسلحہ و ساز و سامان غنیمت میں حاصل

اللاذقیہ۔ عرافیت میں مجاہدین پر نصیری آرمی کا حملہ مجاہدین جہتہ النصرہ نے پسپا کر دیا، نصیری لاشیں چھوڑ کر پسپا۔

اللاذقیہ۔ لتاکیہ۔ مجاہدین جہتہ النصرہ کا الزابدانی کے مجاہدین کی نصرت کیلئے نصیریوں پر حملہ، نامعلوم جانی نقصان

25-26 اگست: پہل الغاب۔ مجاہدین جہتہ النصرہ کا الزیارہ، تل واسط، التندیہ، المیشک اور المنصورہ گاؤں پر ٹینکوں سمیت شدید حملہ، پانچوں گاؤں فتح، کئی نصیری ہلاک ایک مجاہدین کے ہاتھوں گرفتار، ٹینکوں، اینٹی ایئر کرافٹ گنوں، بلڈوزروں، فوجی گاڑیوں سمیت متعدد قسم کا بھاری اور ہلکا اسلحہ اور راکٹ و شیلز مال غنیمت میں حاصل۔

المیشک پر 25 اگست کو فتح ملی جس میں نصیریوں کے دو ٹینک تباہ ہوئے اور متعدد نصیری ہلاک ہوئے۔ جب کہ دو ٹینک اور ایک بی ایم پی بکتر بند گاڑی مجاہدین کو غنیمت میں حاصل ہوئی۔

26 اگست: پہل الغاب۔ مجاہدین جہتہ النصرہ کا الزیارہ، تل واسط، التندیہ، المیشک اور المنصورہ گاؤں پر ٹینکوں سمیت شدید حملہ، پانچوں گاؤں فتح، کئی نصیری ہلاک ایک مجاہدین کے ہاتھوں گرفتار، ٹینکوں، اینٹی ایئر کرافٹ گنوں، بلڈوزروں، فوجی گاڑیوں سمیت متعدد قسم کا بھاری اسلحہ و شیلز مال غنیمت میں حاصل۔ المیشک پر 25 اگست کو فتح ملی جس میں

نصیریوں کے دو ٹینک تباہ ہوئے اور متعدد نصیری ہلاک ہوئے جب کہ دو ٹینک اور ایک بی ایم پی بکتر بند گاڑی مجاہدین کو غنیمت میں حاصل ہوئی۔

حلب۔ مجاہدین جہتہ النصرہ کا نصیری عسکری مواقع پر شدید حملہ، متعدد نصیری فوجی ہلاک

حلب میں ایئر فورس ایٹلی جنس کے ارد گرد مجاہدین شام کا قبضہ

31 اگست: حمص۔ مجاہدین جہتہ النصرہ کی جانب سیدالہ میں شہید کی دو گاڑیاں سواروں سمیت اڑادی گئیں

9 ستمبر: حمص۔ مجاہدین جہتہ النصرہ ڈویژن 47 میں داخل ہونے میں کامیاب، حملے میں دو ٹی 72 ٹینک تباہ، ایک مشین گن اسلحے اور شیلز سمیت مال غنیمت کے حصول کے بعد باحفاظت واپسی۔

القاعدہ فی بلاد الشام (جہتہ النصرہ) نے چینی مجاہدین کی جماعت (حزب اسلامی ترکستان) سے ملکر شامی ایئر بیس فتح کر لیا، طیارے اور ٹینک سمیت بھاری تعداد میں اسلحہ حاصل کیا۔ تفصیلات کے مطابق شامی علاقے البادیہ میں ابو ظہور عسکری ایئر پورٹ کو القاعدہ فی بلاد الشام (جہتہ النصرہ) اور چینی مجاہدین (حزب اسلامی ترکستان) نے شدید لڑائی کے بعد فتح کر لیا۔ لڑائی میں 100 شامی فوجی مارے گئے 60 فوجی القاعدہ فی بلاد الشام (جہتہ النصرہ) کے ہاتھوں گرفتار ہوئے۔ اس اہم ترین ایئر بیس کی فتح کے بعد مجاہدین کو 50 متعدد ٹینک کئی طیارے اور مختلف انواع و اقسام کا کثیر اسلحہ بھی ملا۔

13 ستمبر: لتاکیہ۔ الجبلتہ پہاڑی پر نصیری عسکری مواقع پر مجاہدین کی ہاوان سے شیلنگ۔

القلمون/کرم اللعالی بیرز پر دوسرا حملہ، 18 حزب آلات ہلاک درجن بھر زخمی القلمون۔ زابدانی کے مجاہدین کی نصرت کیلئے مجاہدین کا کرم اعلیٰ میں دوسری جہادی تنظیموں۔

سمیت دوسرا طوفانی حملہ۔ 18 حزب آلات مارے گئے جن میں 12 نصیر فوجی بھی شامل تھے اور درجنوں زخمی ہوئے۔

18-19 ستمبر: ادلب۔ لفعوہ گاؤں پر مجاہدین جہتہ النصرہ، احرار الشام اور جندالاقصی سمیت دوسرے مجاہدین جماعتوں (جیش الفتح) کا زابدانی میں محصور مجاہدین کی نصرت کے لیے شدید حملہ، چھ شہیدی حملے کئی عسکری مواقع پر مجاہدین کا قبضہ، بڑی تعداد میں شہید قتل، دونوں اطراف سے 100 سے زیادہ افراد مارے گئے، دشمن نے مجاہدین کے آگے گھٹے ٹیک دیڑ زابدانی اور الفوعہ میں جنگ بندی۔

حمص۔ سالمہ بیرز پر مجاہدین جہتہ النصرہ اور دوسرے مجموعوں کی مشترکہ کارروائی 20 نصیری فوجی مردار، متعدد زخمی۔ اسلحہ غنیمت میں حاصل۔

20 ستمبر: حمص۔ زابدانی میں محصور مجاہدین کی نصرت کے لیے وادی الدھاب میں مجاہدین

13 ستمبر: صوبہ بادئیس اور ہلمند..... مجاہدین نے پولیس تھانہ سمیت 9 چوکیوں پر قبضہ کر لیا..... بڑی تعداد میں اسلحہ اور ساز و سامان غنیمت..... جھڑپوں میں چار فوجی ہلاک

کی جانب سے نصب کیے گئے 3 بموں کے پھٹنے سے بڑی تعداد میں نصیری ہلاک اور زخمی

لیبیا

لیبیا کے محاذ کی موجودہ صورت حال بہت پیچیدہ ہے۔ ملک کے سب سے بڑے حصے پر امریکی پروردہ اور ایجنٹ لیبیا کے سابق جنرل خلیفہ بلقاسم حفتر کی افواج قابض ہیں جس کو مصری افواج و حکومت کی مکمل سپورٹ حاصل ہے، مصری فضائیہ لیبیا میں مسلمانوں اور مجاہدین پر خلیفہ حفتر کے شانہ بشانہ ظالمانہ بمباری میں بھی ملوث ہے۔

اور طاغوت حفتر کو اسلحہ و گولہ بارود کی ترسیل بھی جاری رکھے ہوئے ہے۔ اس کے علاوہ جنرل نیشنل کانگریس (المؤتمر الوطنی العام الجدید) نامی جمہوری اتحاد (جس میں جسٹس اینڈ کنسٹرکشن پارٹی اور لیبیا کی اخوان المسلمون جیسی مختلف جمہوری پارٹیاں بھی شامل ہیں) کی حامی افواج بھی ایک بڑے حصے پر قبضہ رکھتی ہیں۔ یاد رہے کہ اس جمہوری و انقلابی اتحاد کی افواج کو سوڈان، ترکی اور قطر کی حمایت حاصل ہے۔ جب کہ درنا، بنغازی، سرت اور دوسرے شہروں میں مجاہدین کی مختلف جماعتیں بھی طاغوت حفتر کے خلاف اپنی عسکری سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہیں۔

لیبیا میں مجاہدین کی مشہور جماعتوں میں انصار الشریعہ لیبیا سب سے اہم جہادی جماعت ہے اس کے علاوہ ابو سالم شہداء ریگیڈ درنہ، جیش الاسلام لیبیا، جیش المجاہدین کتیبہ شہداء ریگیڈ وغیرہ شامل ہیں اور الحمد للہ یہ سب جماعتیں بن غازی، درنہ اور اجدابیا میں بالترتیب مجلس شورئہ ثوار بن غازی، مجلس شورئہ مجاہدین فی درنہ اور مجلس شورئہ مجاہدین فی اجدابیا کی صورت میں متحد ہو کر کام کر رہی ہیں۔

لیبیا کی جہادی جماعتوں کی امداد کے لیے القاعدہ فی مغرب اسلامی اور القاعدہ فی غرب افریقہ (المرابطون) کے مجاہدین کی موجودگی اور لیبیا کے مجاہدین کے شانہ بشانہ طاغوتی افواج کے خلاف معرکوں میں حصہ لینے کی اطلاعات بھی ہیں۔ بن غازی میں حفتر کی افواج کے خلاف مجلس شورئہ ثوار بن غازی کے مجاہدین مسلسل عسکری کارروائیاں جاری رکھے ہوئے ہیں۔ درنہ میں مجلس شورئہ درنہ کے مجاہدین کا اکثریتی علاقہ پر قبضہ برقرار ہے۔ دوسرے جہادی محاذوں کی طرح یہاں بھی داعش کا فتنہ موجود ہے۔

لیبیا میں داعش کی شاخ کی جانب سے جہاں مجاہدین کی جماعتوں پر حملوں کی ابتدا کی گئی وہیں مجاہدین کے اہم رہنماؤں کے متعلق اہم معلومات کو انٹرنیٹ پر جاری کر دیا گیا اور ان کو زندہ یا مردہ مطلوب قرار دے دیا، جن میں امریکہ کے لیے قہر بننے والے المرابطون (القاعدہ فی غرب افریقہ) کے رہنما مختار بالختار حفظہ اللہ بھی شامل ہیں۔

درنہ میں شورئہ مجاہدین فی درنہ نے داعش کے مظالم سے تنگ آ کر ان پر جوابی حملہ کر کے انہیں شہر سے نکال باہر کیا ہے۔ لیبیا کے دوسرے علاقوں ”اجدابیا“ اور ”سرت“ وغیرہ میں

جہاں مجاہدین طاغوت اکبر امریکہ کے مقامی آلہ کاروں (خلیفہ حفتر وغیرہ) کے خلاف جہاد کر رہے ہیں وہیں ان علاقوں میں لیبیا کی داعشی شاخ کی جانب سے مجاہدین کی صفوف کو تقسیم کرنے کی سازشیں بھی جاری ہیں اور ان علاقوں میں داعش مجاہدین کی پشت پر حملہ آور ہو کر طاغوتی افواج کو براہ راست فائدہ پہنچانے میں مصروف ہے۔ اس سب کے باوجود الحمد للہ لیبیا میں مجاہدین طاغوت حفتر کے خلاف مسلسل پیش قدمی کر رہے ہیں۔ درنہ کے زیادہ تر حصے پر بھی مجاہدین کو کنٹرول حاصل ہے۔ مجاہدین لیبیا اپنی دعوتی اور رفاهی سرگرمیوں سے عام مسلمانوں میں مقبولیت حاصل کر رہے ہیں۔ ان شاء اللہ لیبیا میں عنقریب عالمی صلیبی صہیونی و طاغوتی منصوبے ہمیشہ کے لیے ناکام ہوں گے اور مجاہدین اسلام ہی فتح یاب ہوں گے۔

[نوٹ: زیر نظر تمام خبریں انصار الشریعہ لیبیا کی جانب سے جاری کردہ ہیں۔ 27 اگست سے پہلے کی خبریں پچھلے ٹوئٹر اکاؤنٹ کے ڈیلیٹ ہونے کی وجہ سے نسل سکیں۔ روزانہ کئی عسکری کارروائیوں ہوتی ہیں جن کی اطلاعات باوجود نہیں مل سکتیں۔]

27 اگست: بن غازی۔ مجاہدین نے امریکی پروردہ طاغوت حفتر کی افواج کے ایک ٹینک کو تباہ کر دیا

29 اگست: بن غازی۔ طاغوت حفتر کی افواج پر بم حملہ، متعدد فوجی ہلاک۔

30 اگست: بن غازی۔ ایئر پورٹ روڈ پر طاغوت حفتر کی افواج پر مجاہدین انصار الشریعہ کا بم آلے سے حملہ، متعدد فوجی جل کر ہلاک۔

بن غازی میں لڑائی کی وجہ سے ہسپتال میں حفتر کے فوجیوں کی مزید 5 لاشیں لائی گئیں جب کہ 7 فوجی زخمی بھی ہوئے۔

31 اگست: بن غازی۔ مجلس شورئہ ثوار بن غازی کی جانب سے شارع فینیسیا پر طاغوت حفتر کی افواج پر بھاری اسلحے (آرٹیلری وغیرہ) سے حملے، شدید جھڑپیں۔

بن غازی۔ حفتر کے نیوی آپریشن ہیڈ کوارٹر پر آرٹیلری سے شیلنگ، متعدد اہل کاروں کی ہلاکت کی اطلاعات۔

8 ستمبر: البیلاح مسجد پر طاغوت حفتر کی افواج کی بمباری سے مسجد شہید

9 ستمبر: بن غازی۔ ایئر پورٹ روڈ پر مجاہدین انصار الشریعہ نے سناپرز سے حفتر کے فوجیوں کو نشانہ بنا کر قتل کیا۔

18 ستمبر: بن غازی۔ حفتر کی افواج کا ٹینک مجاہدین کے حملے میں تباہ، اس پر سوار تمام فوجی بھی جل مرے۔

20 ستمبر: بن غازی۔ ایئر پورٹ روڈ پر طاغوت حفتر کی افواج سے لڑائی کے دوران مجاہدین کی پیش قدمی۔

☆☆☆☆☆

14 ستمبر: صوبہ فاریاب..... ضلع خوجہ موسیٰ..... مجاہدین اور کچھ پتلی دشمن کے درمیان جھڑپیں..... 5 فوجی ہلاک..... 4 زخمی

اسلامی موسم بہار!

شیخ ایمن الظواہری دامت برکاتہم العالیہ

امیر جماعت القاعدۃ الجہاد شیخ ایمن الظواہری دامت برکاتہم العالیہ نے کچھ ماہ قبل ”الربیع الاسلامی“ [اسلامی موسم بہار] کے عنوان سے دنیا بھر میں مجاہدین کو ملنے والی فتوحات، عالمی کفر کی ذلت اور اُس کے ایجنٹوں کی خواری پر ایک طویل سلسلہ گفتگو ریکارڈ کروایا..... اس سلسلہ گفتگو کی دو اقساط ادارہ ”الحساب“ منظر عام پر لا چکا ہے اور وقتاً فوقتاً باقی اقساط بھی پیش کی جائیں گی۔ شیخ ایمن الظواہری دامت برکاتہم العالیہ نے جس وقت اس سلسلہ گفتگو کا آغاز فرمایا اُس وقت حضرت امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کے انتقال سے متعلق خبر کو عام نہیں کیا گیا تھا..... [ادارہ]

سے کوسوں دور رہنا اور اس سے بچنا بہت ضروری ہے۔ اسی سلسلہ میں قضیہ فلسطین اور اسرائیل کے خلاف امت کے جہاد پر علیحدہ سے ایک مجلس میں بات کروں گا۔

امر ثانی: شیخ مختار ابو زبیر رحمہ اللہ کی تعزیت: امت مسلمہ، مشرق و مغرب کے مجاہدین اور جنوب مشرقی اسلامی سرحد میں بسنے والے عوام کو بالعموم اور مشرقی افریقہ کے مسلمانوں کو بالخصوص، سرزمین ہجرت کے باسیوں کو، اسلام کے شیر دل سپاہیوں کو، اپنے محبوب و وفادار مجاہدین کو عالم باعمل، مہاجر و مرابط و سچائی کے پیکر و فادار محبوب بھائی [حسبہ کذا لک واللہ حبیبہ] فضیلۃ الشیخ امیر و قائد مختار ابو زبیر رحمہ اللہ رحمۃ واسعۃ کی شہادت کی خوش خبری دیتا ہوں۔ اللہ پاک ان کو انبیاء و صدیقین اور شہداء کی معیت میں فردوس اعلیٰ میں جگہ عطا فرمائیں۔ و حسن اولئک رفیقاً۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ بغیر کسی رسوائی و ذلت اور اپنے مقاصد میں تبدیلی کے بغیر مجھے بھی ان کی معیت میں فردوس اعلیٰ میں اکٹھا فرمائے۔ ابو زبیر آپ پر اللہ پاک کی رحمت ہو، ہم نے آپ کو بہترین رفیق و معین اور نہایت سچا و وفادار بھائی پایا ہے۔

انہوں نے رمضان المبارک ۱۴۳۴ھ کو مجھے ایک خط ارسال فرمایا، جس میں لکھا کہ: ”دولہ میں موجود بھائیوں کا منہج حقیقی سے پھر جانے کے معاملہ کے بارے ہم اللہ پاک ہی سوال کرتے ہیں کہ وہ ان کے ساتھ نرمی کریں اور انہیں دوبارہ حق کی طرف لوٹائیں۔ ان جیسوں سے اپنے مخالفین کے لیے طرح طرح کے من گھڑت جواز نکالنا متوقع نہیں تھا، بالخصوص جب ہم دن و رات خلافت اسلامیہ کو پھر سے لوٹانے کے دعوے دار ہوں، ایسی خلافت جو مشرق و مغرب کے مسلمانوں کو اکٹھا کر دے۔ میں اپنے شیخ سے امید کرتا ہوں کہ آپ اس پر صبر کریں گے اور انہیں معاف کر دیں گے۔ اس کو ہم سب کا قصور سمجھیں گے اور اصلاح و تدارک کی کوشش کریں گے۔“

میں نے ان کو جمادی الاولیٰ ۱۴۳۵ھ کو جواب ارسال کیا، جس میں لکھا کہ: ”شام میں جاری حالات، وہاں اندھے فتنہ کے اٹھنے، شرعی حرمت کو ہلکا جانے، محکم و مؤکد امور یعنی دولہ کا قاعدۃ الجہاد کی بیعت سے انکار اور اس

بسم اللہ و الحمد للہ و الصلوٰۃ و السلام علی رسول اللہ و آلہ و صحبہ و من والہ

پوری دنیا کے مسلمان بھائیو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میری خواہش ہے کہ ”الربیع الاسلامی“ نامی سلسلہ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے آپ لوگوں کے سامنے شروع کیا جائے۔ جب کہ اس وقت وزیرستان سے مغرب اسلامی تک مسلمان عوام صلیبی حملوں سے دوچار ہیں، مرتد تنظیموں اور ان کے سرکردہ ذمہ داروں نے عرب اقوام کو دبوچا ہوا ہے اور شریعت اسلامی کی حاکمیت کے لیے کوشاں جماعتیں قوم پرست اور سیکولر مذاہب کے سامنے دبی ہوئی محسوس ہوتی ہیں۔ اس سب کے باوجود مجھے پوری امید ہے کہ اسلامی موسم بہار طلوع ہونے کو ہے۔ لیکن یہ سلسلہ شروع کرنے سے پہلے میرے ذہن میں چند باتیں ہیں جن کا تذکرہ ضروری ہے:

امر اول: اسرائیل کا مسجد اقصیٰ کو صومعہ [یہودی عبادت گاہ] بنانے کی مسلسل کوششیں کرنا ایک ایسا جرم ہے جس نے اللہ کے اذن سے امت مسلمہ کی طاقت کو جلا بخشی ہے اور اس نے یہ ثابت کر دیا کہ بات چیت کے تمام تر طریقے، بین الاقوامی ”برادری“ سے مفاہمت اور خانہ سیکولروں سے موافقت کے تمام حربے بری طرح ناکام ہو چکے ہیں۔ اور انہی نتائج سے مجاہدین نے بارہا امت کو خبردار کیا۔ کیونکہ یہ تمام طریقے عقیدہ اسلامی اور شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے متصادم تو ہیں ہی، دنیا و آخرت کے خسارہ کا باعث بھی ہیں۔ یہ جرم ہمیں مجبور کرتا ہے کہ ہم اپنی صفوں میں وحدت پیدا کریں اور ان اختلافات، تضادات اور فضولیات کو پس پشت ڈال کر آگے بڑھتے جائیں، یہ ایسی باتیں ہیں کہ جن کو کچھ لوگ بغیر کسی دلیل کے قبول کرتے اور ان کا ابلاغ کرتے ہیں حالانکہ اکثر اوقات تو یہ سب باتیں دلائل قطعیہ کے صریح متصادم ہوتی ہیں۔ یہ ہمارا فرض ہے کہ ان فضولیات اور اختلافات سے کنارہ کشی کرتے ہوئے اپنی پیش قدمی جاری رکھیں۔ صفویوں، نصیریوں اور سیکولروں کے حلیف صلیبی صہیونی دشمن کے مقابلہ میں ہم اپنی صفوں کو متحد کریں۔ یہاں ارض مبارک شام کے جہاد کی اہمیت بھی مزید واضح ہو جاتی ہے کیونکہ شام میں نصرت بیت المقدس کی فتح کا پیش خیمہ ہے، ان شاء اللہ۔ اس لیے ہمیں داخلی و سیاسی جھگڑوں اور فتنوں

15 اکتوبر: صوبہ بدخشاں مجاہدین کے ساتھ شدید جھڑپوں میں 12 اہل کار ہلاک جب کہ ایک گرفتار ہو گیا۔ مجاہدین نے متعدد گاڑیاں بھی غنیمت میں حاصل کیں۔

(البقرة: ۲۱۴)

”کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ (یونہی) بہشت میں داخل ہو جاؤ گے اور ابھی تم کو پہلے لوگوں کی سی (مشکلیں) تو پیش آئی ہی نہیں۔ ان کو (بڑی بڑی) سختیاں اور تکلیفیں پہنچیں اور وہ (صعبو بنوں میں) بہلا ہلا دیے گئے یہاں تک کہ پیغمبر اور مومن لوگ جو ان کے ساتھ تھے سب پکاراٹھے کہ کب خدا کی مدد آئے گی؟ دیکھو خدا کی مدد (عن) قریب (آیا چاہتی) ہے۔“

میں تمام تر اختیارات اور امارت کی ذمہ داری معزز بھائی شیخ ابو عبیدہ احمد عمر کے سپرد کرتا ہوں۔ میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے ہی سوال کرتا ہوں وہ ان کو اس دعوت و جہاد کی امانت کا بوجھ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائیں۔ میں ان سے مطالبہ کرتا ہوں کہ وہ اپنی تمام تر استطاعت کو خرچ کر ڈالیں تاکہ مشرقی افریقہ میں بغیر کسی نزاع کے شریعت کی حاکمیت و سیادت قائم ہو۔ میں مشرقی و وسطی افریقہ کے مسلمانوں کی حرمت اور عزت و تکریم کی سختی سے تاکید کروں گا اور اپنے پڑوسی مسلمانوں کی حرمت، عزت و تکریم اور ان کو امن و سلامتی مہیا کرنے کے معاملہ میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے خوب ڈریں۔ دن و رات صلہ رحمی سے کام لیں۔ اپنی عزیز ترین اور نفیس ارواح و جانوں کو مسلمانوں کی حفاظت اور ان کے دفاع میں کھپا دیں۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ آپ کے حقیقی مددگار اور قوت دینے والے ہیں اور محض اپنے فضل و کرم سے آپ کی مدد کرنے والے ہیں۔ میں ان سے یہ بھی مطالبہ کرتا ہوں کہ وہ شرعی قضا کے مقام و درجہ کو مضبوط کریں اور سب پر اس کے غالب ہونے کو پختہ کریں، فقیر سے پہلے امیر اور مامور سے پہلے امیر پر۔ مجاہد بھائیوں کے ساتھ نرم برتاو رکھیں اور ان کی حاجات و ضروریات کی تکمیل اور انہیں اور ان کے خاندانوں کو اچھی زندگی فراہم کرنے کی سعی کریں۔ میں انہیں شہدا کی بیواؤں اور یتیموں نیز اسیروں کے اہل و عیال کی رعایت رکھنے کی وصیت کرتا ہوں اور اس بات کا پرزور مطالبہ کرتا ہوں۔ انہیں پہلی فرصت میں بلا قتل آپ کی طرف سے عزت، نرمی و عاطفت اور اہتمام میسر رہے۔ میں تعلیم و تعلم کے مراکز کے حوالے سے بھی بہترین وصیت کرتا ہوں۔ کیونکہ یہ جہاد کے مضبوط قلعے اور شیروں کی کچھاڑیں ہیں لہذا اس معاملہ میں کسی قسم کی معاونت اور وسائل میں بخل نہ کریں۔ میں ان کو اپنے محترم علما اور داعیین کرام سے متعلق وصیت کرتا ہوں کہ وہ ان کے ساتھ سہولت والا معاملہ رکھیں، ان کی ضروریات کو پورا کریں، ان سے تنگی کو دور کریں اور انہیں دعوت و بیان کے احترام میں فارغ البال بنانے میں معاونت کریں۔ میں ان کو شوریٰ کے بارے میں وصیت کرتا ہوں کہ وہ اپنے عمل میں ایک بنیاد، ایک باوقار نمایاں جہت اور رخ بنیں۔ بردباری، صبر اور درگزر کی کوہز جاں بنائیں کیونکہ یہ کسی ذمہ دار کے اپنی ذمہ داری اور کسی امیر کے اپنی امارت پر بہترین مددگار ہیں۔ آخر میں، میں مسلمانان صومال کو خیر خواہانہ وصیت کرتا ہوں کہ وہ اپنے کمزور پر رحم، محتاجوں کی مدد اور

معاملہ میں دھوکہ دہی کرنے اور مخالف کی بے جا تکفیر کو حلال جاننے پر آپ لوگوں کے غم و رنج سے میں بخوبی واقف ہوں۔ یہاں تک کہ مجھے ایک فورم پر بندہ فقیر کی تکفیر سے متعلق کیا گیا مناظراتی سلسلہ موصول ہوا۔ یہ سلسلہ کیونکر درست ہو سکتا ہے اور یہ ان کا فتنہ کی طرف بہت زیادہ مائل ہونے کو بھی آشکارا کرتا ہے۔ جو شخص بندہ فقیر کی تکفیر اور شیخ ابو خالد سوری رحمہ اللہ کو گالی دینے سے نہ چوکتا ہو تو وہ اپنے تمام ناقدین اور اپنے منصوبوں کی مخالفت کرنے والوں کی تکفیر و فقیر میں ہرگز احتیاط نہیں کرے گا۔ میں آپ لوگوں سے پوری امید کرتا ہوں کہ آپ تمام بھائیوں کو نصیحت کریں گے کہ وہ اس فتنہ کو مزید بھڑکانے میں بالکل شرکت نہیں کریں۔ جس میں خیر کی بات کہنے کی استطاعت نہیں تو اس کو خاموشی اختیار کر لیتی چاہیے۔ دولہ، جھوٹا نصرہ اور دیگر بھائیوں تک یہ بات پہنچائیں کہ وحدت رحمت ہے اور باہم چھوٹ عذاب ہے۔ میں نے شیخ فاتح جولانی کو بھی خط ارسال کیا تھا کہ وہ مجاہدین کے خلاف کسی قسم کی دشمنی کا حصہ مت بنیں اور میں نے ان کو امر کیا کہ مسلمانوں اور مجاہدین کے خلاف دشمنی میں شرکت کرنے سے گریز کریں۔ جیسا کہ میں نے ایک پیغام میں دولہ کو عراق فوراً واپس ہونے اور وحدت صفوف کی طرف رجوع کا مطالبہ کیا۔ گوکہ انہوں نے میرے اس امر جو کہ محض خون مسلم کے بڑھتے سیلاب کو روکنے کی کوشش میں تھا، کو بھی ظلم گردانا۔“

اے ابو زبیر! آپ پر اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی رحمت ہو اور ہمیں آپ کا بہترین نعم البدل عطا فرمائیں۔ ہمارے لیے انتہائی عزت و تکریم کی بات ہے کہ آپ نے صلیبوں کے مقابلے میں بغیر پیٹھ پھیرے شہادت کو گلے لگایا۔ ہم اللہ ہی سوال کرتے ہیں کہ وہ آپ کی اور آپ کے بھائیوں کی شہادت کو قبول فرمائے، آپ کے گناہوں کو معاف کرے اور اعلیٰ علیین میں آپ لوگوں کے درجات بلند فرمائے۔ ہم تو وہی کہتے ہیں جس سے ہمارا رب راضی ہو جائے اور وہی ہم پر سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

جنوب مشرقی اسلامی سرحدات کا اپنے سینوں اور گردنوں کے ذریعے دفاع کرنے والے میرے مشرقی افریقہ کے باسی اسلام کے شیر، محبوب و وفادار اور سچائی کے پیکر بھائیو! جہاد کے راستے پر ثابت قدم رہو کیونکہ یہی نصرت کے اترنے کا قیمتی اثاثہ ہے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اسی کے متعلق فرمایا:

أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَأْتِكُمْ مَثَلُ الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ مَسْتَهْزِئِينَ الْبُتْرَاءَ وَالضَّرَاءَ وَذُلُّوا حَتَّى يَقُولَ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ مَتَى نَصُرُ اللَّهَ أَلَا إِنَّ نَصْرَ اللَّهِ قَرِيبٌ

15 اکتوبر: صوبہ لغمان فوجی اہل کاروں پر حملے کے نتیجے میں 4 اہل کار ہلاک جب کہ اسلحہ غنیمت کر لیا گیا۔

ہوں۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ ان کو مسلمانوں کے خون کی حفاظت اور صلیبی، صفوی اور سیکولر دشمنوں کے خلاف وحدت صفوف کی مبارک و مقبول سعی پر بہترین جزا عطا فرمائے۔ لیکن انتہائی افسوس کہ ان دونوں حضرات کی وحدت صفوف کی دعوت کا بدلہ بغدادی اور اس کے پیروکاروں نے یہ دیا کہ الجزائر و یمن میں مجاہدین کی صفوں میں پھوٹ اور بیعت کو توڑ دینے اور ایک بیعت سے دوسری بیعت کو قبول کرنے کی طرف خوب زور شور سے بلایا۔ جیسا کہ اس سے قبل بغدادی اور اس کے دیگر ساتھیوں نے خود بھی بیعت کو توڑا، یہ گویا ایسے ہی ہے کہ کپڑوں کو اتار دیا جائے اور عزت و آبرو کی خرید و فروخت کی جائے۔ دونوں معزز شیوخ نے اس فتنہ کو شام ہی میں بھجانا چاہا جب کہ بغدادی اور اس کے ساتھیوں نے اس فتنہ کو شام سے باہر تمام خطوں میں منتقل کرنے کی پوری کوشش کی۔

اسی طرح تنظیم قاعدۃ الجہاد جزیرۃ العرب میں اپنے محترم و کریم بھائی شیخ حارث بن غازی نظاری رحمہ اللہ کے ان کلمات پر بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جو انہوں نے 'بسان بشان ما ورد فی کلمۃ الشیخ ابی بکر بغدادی' کے عنوان سے بغدادی کے بیان و لکھ کرہ الکافرون کے جواب میں جاری کیا۔ میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے التجا کرتا ہوں کہ فضیلۃ الشیخ عالم باعمل مجاہد (کمانچہ) حارث نظاریؒ کو اپنی رحمت و رضا سے ڈھانپ لیں۔ علمائے کرام اور باعمل طلبہ دین کے لیے اک مثال بن گئے جو میا دین میں شہید ہوتے ہیں، شہدا کے خون

کے ساتھ علمائے کرام کے خون کو ملا ڈالتے ہیں اور مسلم بستیوں پر صلیبی، رافضی اور سیکولر، عدو صائل کے خلاف فرض عین جہاد سے پیچھے رہنے والے تمام لوگوں پر حجت قائم کرتے ہیں۔ میں اللہ پاک ہی سے سوال کرتا ہوں ہمیں اور مسلمان امت کو ان کا بہترین نعم البدل اور ان کے

ہم نے ابو بکر بغدادی اور اس کے ساتھیوں کی جانب سے پہنچنے والی اذیت پر بہت صبر کیا اور اس بات کو ترجیح دی کہ لوگوں کو حقیقی ہم سے امید ہے اس سے بھی کم باتوں کا جواب دیا جائے تاکہ ہم فتنہ کی آگ کو مکمل طور پر ٹھنڈا کر دیں اور اہل خیر کے واسطے مجاہدین کے درمیان صلح کروانے کی گنجائش پیدا کر سکیں۔ لیکن ابو بکر بغدادی اور اس کے ساتھیوں نے ہمارے لیے کسی قسم کی کوئی گنجائش نہیں چھوڑی اور تمام مجاہدین سے مطالبہ کیا کہ وہ اپنی مضبوط و مستحکم بیعت کو توڑ کر ان کی معزومہ خلافت کی بیعت کریں۔ بلکہ معاملہ یہاں تک پہنچ گیا کہ انہوں نے اپنے آپ کو بغیر کسی مشورہ کے مسلمانوں کی ولایت کے لیے منتخب کر دیا اور اس سلسلہ میں انہوں نے مسلمانوں کی مشکلات و مصائب کا بالکل لحاظ نہیں رکھا۔ ان کا مقصد مختلف لوگوں کی بیعتوں کو جمع کرنا اور مجاہدین کی صفوں میں پھوٹ ڈالنے کے سوا کچھ نہیں ہے۔

اہل و عیال اور بھائیوں کو صبر جمیل و تسلی عطا فرمائیں۔ حق پر ثابت قدم رہتے ہوئے ہمیں ان کے ساتھ اکٹھا فرمائے۔

میں اس فتنہ کی بابت گفتگو کی طرف واپس لوٹتا ہوں جس کے پھیلانے کی کوشش بغدادی اور اس کے ساتھیوں نے مجاہدین کی صفوں کے اندر کر رکھی ہے تاکہ دیگر مجاہدین بھی اس کی اور اس کے ساتھیوں کی طرح بیعت کو توڑ ڈالیں۔ عراق و شام پر حالیہ صلیبی

ان کی ضرورتیں پوری کریں۔ مجھے معلوم ہے کہ یہ بھاری ذمہ داری اور بڑا بوجھ ہے۔ لیکن اہل صدق، وفادار اور دانا لوگوں سے معاونت لیتے رہیں۔ پھر ان سب باتوں سے پہلے اپنے رب کے رو برو ایسی گھڑی وقف کیے رکھیں جو آپ کے غم کو ختم کر ڈالے، آپ کی تنگ دہی کو دور کر دے، اللہ کی مدد کو اپنی طرف کھینچ لے اور آپ کی دعاؤں کی قبولیت میں کشش پیدا کر دے۔ آپ کو حق سبحانہ و تعالیٰ کے اس قول سے خوش خبری ملتی چاہیے:

وَلَقَدْ نَادَانَا نُوحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيبُونَ (الصافات: ۷۵)

”اور ہم کو نوح نے پکارا سو (دیکھ لو کہ) ہم (دعا کو کیسے) اچھے قبول کرنے والے ہیں“۔

میں انہیں یہ یاد دہانی کراتا ہوں کہ میں خود، آپ، جماعت قاعدۃ الجہاد کے تمام فاضل ذمہ داران اور امرا حضرات بھی اپنے امیر محترم امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ کے لشکروں کے علاوہ اور کچھ نہیں ہیں۔ ہم ان کی اطاعت کرتے ہیں جب تک وہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رہنما بنائے رکھیں، ہم ذرہ برابر ان کی نافرمانی نہیں کریں گے، نہ ہی کسی قسم کی عہد شکنی کریں گے اور نہ ہی بیعت توڑیں گے۔ اللہ تعالیٰ مجھے، آپ کو اور تمام مسلمانوں کو امیر المؤمنین کی اطاعت کی توفیق بخشیں۔

امر ثالث: اس سلسلہ کو شروع کرنے سے پہلے لیبیا میں موجود جماعت انصار الشریعہ کے مجاہد بھائیوں سے ان کے امیر شیخ

محمد زہاوی رحمہ اللہ رحمۃ واسعۃ کی شہادت پر تعزیت کرنا چاہوں گا۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ ان کو پہنچنے والے غم کا بہترین نعم البدل عطا فرمائیں اور ان بھائیوں کو ان کی اطاعت اور اپنے جہاد کے راستے پر مسلسل گامزن رہنے کی توفیق دیں، یہاں تک کہ اللہ پاک کا دین سر بلند ہو جائے اور کلمہ کفر سرنگوں ہو جائے اور لیبیا کی مبارک سرزمین

پر شریعت کی سیادت بطور حاکم و قائد قائم ہو جائے نہ کہ محکوم!

امر رابع: اس سلسلہ کو شروع کرنے سے قبل یہ بات کہنا چاہوں گا کہ میں اپنے دونوں بھائیوں تنظیم قاعدۃ الجہاد جزیرۃ العرب کے امیر اور قاعدۃ الجہاد کے نائب امیر شیخ ابوناصر وحشی اور تنظیم قاعدۃ الجہاد مغرب اسلامی کے امیر شیخ ابو مصعب عبدالودود کا عراق و شام کے میدان میں باہمی جنگ کو روکنے کے حوالے سے عظیم الشان دعوتی بیان پر شکر گزار

16 اکتوبر: صوبہ کابل فوجی کاروان پر حملے میں 11 گاڑیاں تباہ جب کہ 15 اہل کار ہلاک ہو گئے۔

کے سوا کچھ نہیں ہے۔

اس وقت ہمارے صومالی بھائی شدید ترین صلیبی جارحیت سے دوچار ہیں اور اس جارحیت میں صلیبیوں کے حلیف مجاہدین کے مد مقابل مقامی و ملکی دشمن بھی ہیں۔ دوسری طرف صومالی بھائیوں کو قائد و مجاہد شیخ مختار ابو زبیر رحمہ اللہ رحمۃ واسعہ کی شہادت کی آزمائش کا بھی سامنا ہے۔ دولہ نے ان حالات میں حرکت الشباب کے بھائیوں سے مطالبہ کیا کہ وہ اپنی امارت میں پھوٹ ڈالیں اور مسلمانوں کے مشورہ کے بغیر منتخب کردہ ان کے خلیفہ کی بیعت کریں۔

اس وقت مغرب اسلامی میں موجود ہمارے بھائی فرانسیسی و امریکی صلیبی حملہ کا شکار ہیں۔ یہ دونوں طاقتیں آپسی تعاون کے لیے چاق و چوبند رہتی ہیں اور انہوں نے مجاہدین کے خلاف جنگ کرنے کے نئے قوانین ایجاد کیے ہیں۔ اس کے باوجود انہوں نے مغرب اسلامی کے مجاہدین سے مطالبہ کیا کہ وہ اپنی امارت میں پھوٹ ڈالیں اور مسلمانوں کے مشورہ کے بغیر منتخب کردہ خلیفہ کی بیعت کریں۔

اس وقت جزیرۃ العرب میں موجود ہمارے بھائیوں کو صفوی اور سیکولر سخت ترین صلیبی جارحیت کا سامنا ہے۔ دولہ نے جزیرۃ العرب کے قاعدۃ الجہاد کے لشکر سے مطالبہ کر رکھا ہے کہ یہ بھی اپنی امارت میں پھوٹ ڈالیں اور مسلمانوں کے مشورہ کے بغیر منتخب کردہ خلیفہ کی بیعت کریں۔ بلکہ معاملہ یہاں تک پہنچ گیا کہ ابوبکر بغدادی نے اپنے بیان میں صراحتاً کہا کہ حوثیوں کا تعاقب اور ان کا سامنا کرنے والا کوئی نہیں ہے۔

اس وقت غزہ کو اسرائیلی میزائلوں سے مکمل جلادیا گیا ہے لیکن ابوبکر بغدادی کی زبان سے ایک بھی کلمہ ان کی تائید میں نہیں نکلا۔ اس کی توجہ صرف اس بات پر ہے کہ تمام مجاہدین ان کی بیعت کریں جس میں اس نے خود کو بغیر کسی مشورہ کے خلیفہ مقرر کر رکھا ہے۔

اس وقت خائن پاکستانی فوج نے امریکی جاسوسی طیاروں کی مدد سے وزیرستان کو جلا ڈالا۔ ابوبکر بغدادی کا عامۃ المسلمین سے مشورہ لیے بغیر خود کو خلیفہ مقرر کرنے سے تقریباً بیس یوم پہلے اس حملہ کا باقاعدہ طور پر اعلان کر دیا گیا تھا۔ اُس وقت بغدادی نے خود کو اس بات کا بالکل بھی مکلف نہ سمجھا کہ اپنی زبان سے وزیرستان کے متعلق ایک جملہ ادا کرے۔ اس کی یہی کوشش رہی کہ وہاں قاعدۃ الجہاد کے لشکر میں کسی طرح پھوٹ ڈالی جائے تاکہ یہ سب اس خلیفہ کی بیعت کریں جس کو مسلمانوں سے مشورہ لیے بغیر منتخب کیا۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

جارحیت سے کچھ دیر قبل میں نے اسی سلسلہ کے ضمن میں مجالس کے اندر بار بار مرتبہ گفتگو کی تھی، جس میں شرعی، تاریخی و واقعاتی باحوالہ مضبوط تفصیلی دلائل پیش کیے تھے اور عراق و شام میں پیدا ہونے والے حادثات پر مرسلت بھی کی۔ یوں یہ حادثات ابوبکر بغدادی کی مرموعہ خلافت کے اعلان پر منبج ہوئے۔ پھر انہوں نے تمام جہادی مجموعات سے باقاعدہ طور پر مطالبہ کیا کہ وہ سب اپنی بیعت توڑ دیں اور جلد از جلد خلیفہ کی بیعت اور اس کا تقرر کریں۔ میں ان مجالس کے ایک بڑے حصہ کو پایہ تکمیل تک پہنچا چکا ہوں اور اس کو پورا کرنے میں جلدی بھی کی۔ لیکن جب صلیبی حملہ ہو چکا تو میں نے یہ طے کر لیا کہ تمام تفصیلات ترک کر کے وحدت صفوف، باہمی اختلافات کو دور کرنے اور اس جارحیت کے مد مقابل مجاہدین کی صفوں کو متحد کرنے پر پوری توجہ مرکوز کر دوں۔ افسوس کہ اس دوران ابوبکر بغدادی کے 'ولو کمرہ الکافرون' کے عنوان سے کلمات منظر عام پر آئے جس میں اس نے پرانی روش کو برقرار رکھا۔ اس روش پر بغدادی اور اس کے ساتھی پہلے ہی سے بہت زیادہ اصرار کرتے تھے۔ جب کہ عراق و شام کی صورت حال کو دیکھتے ہوئے میری یہی رائے تھی کہ صلیبی جارحیت کے خلاف مجاہدین کی صفوں میں اتحاد کو قائم کیا جائے اور میں امید کرتا ہوں کہ اہل تقویٰ اور صاحب عقل لوگ بات کو سمجھ سکیں گے اور مجھے پُر خطر تفصیل میں گھسنے پر مجبور نہیں کریں گے۔ تمام بھائی اپنی صفوں میں وحدت کو قائم کریں اور ایسے اجتہادات سے خود کو دور رکھیں جس میں دیگر تمام بھائیوں کی مخالفت ہو۔ میں نے جماعت قاعدۃ الجہاد کی تمام فروعات میں موجود اپنے تمام بھائیوں کو یہ پیغام ارسال کیا کہ وہ مجاہدین کے مابین شام میں جاری جنگ کے متعلق ایسی بات جس سے یہ جنگ ختم جائے کہنے کے حریص ہوں اور اس فتنہ کی روک تھام کے لیے پوری ممکنہ کوشش کریں۔ جیسا کہ میں نے یہ معاملہ اپنے معزز بھائی نائب امیر جماعت فضیلۃ الشیخ ابوبصیر ناصر وحشی کے سپرد کیا، وہ مجاہدین کے مابین شام میں جاری جنگ کو روکنے کی تمام تر کوششیں خرچ کر ڈالیں۔

ہم نے ابوبکر بغدادی اور اس کے ساتھیوں کی جانب سے پہنچنے والی اذیت پر بہت صبر کیا اور اس بات کو ترجیح دی کہ لوگوں کو جتنی ہم سے امید ہے اس سے بھی کم باتوں کا جواب دیا جائے تاکہ ہم فتنہ کی آگ کو مکمل طور پر ٹھنڈا کر دیں اور اہل خبر کے واسطے مجاہدین کے درمیان صلح کروانے کی گنجائش پیدا کر سکیں۔ لیکن ابوبکر بغدادی اور اس کے ساتھیوں نے ہمارے لیے کسی قسم کی کوئی گنجائش نہیں چھوڑی اور تمام مجاہدین سے مطالبہ کیا کہ وہ اپنی مضبوط و مستحکم بیعت کو توڑ کر ان کی مرموعہ خلافت کی بیعت کریں۔ بلکہ معاملہ یہاں تک پہنچ گیا کہ انہوں نے اپنے آپ کو بغیر کسی مشورہ کے مسلمانوں کی ولایت کے لیے منتخب کر دیا اور اس سلسلہ میں انہوں نے مسلمانوں کی مشکلات و مصائب کا بالکل لحاظ نہیں رکھا۔ ان کا مقصد مختلف لوگوں کی بیعتوں کو جمع کرنا اور مجاہدین کی صفوں میں پھوٹ ڈالنے

6 اکتوبر: صوبہ بدخشاں مجاہدین کے حملوں میں کاٹر سیت 11 اہل کار ہلاک ہو گئے۔

مغربی نظام تعلیم، بگاڑ کی بنیاد ہے!

آدم بچی لندن کی ریسرچس سے گفتگو

جماعت القاعدۃ الجہاد برصغیر کے انگریزی ترجمان رسالے Resurgence کے شمارہ نمبر ۲/ ایک ایسے جہادی قائد کے تفصیلی انٹرویو پر مشتمل ہے، جنہوں نے کفر کے اندھیروں میں آنکھیں کھولیں لیکن فطرت سلیم اور قلب نیب کے حامل اس بندہ خدا نے اوائل عمری میں ہی حق کی تلاش کا سفر شروع کر دیا..... ایک ایسے معاشرے میں جہاں کفر و طاغوت کی سیاحیاں چہار سو پھیلی ہوئی تھیں، معصیت و فجور کی منہ زور آندھیوں نے پوری فضا کو مسموم کر رکھا تھا..... ایسے ماحول میں ایک پاکیزہ فطرت نفس اٹھتا ہے اور اپنے خالق و مالک کی تلاش کا عزم لے کر نکلتا ہے..... پھر اُس کا کریم رب بھی اُسے بھٹکنے کے لیے نہیں چھوڑتا بلکہ ایسی دست گیری فرماتا ہے کہ ہدایت و سعادت کا ہر دروازہ اس کے لیے کھلتا چلا جاتا ہے..... ہجرت کی راہوں کا انتخاب ہوتا ہے تو پرکھن اور پرصوبت راستے، پر عزم اور ایمان و عمل کے جذبے سے پر جوش آدم کے لیے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے آسان ہوتے چلے جاتے ہیں! ایمان، ہجرت، رباط، جہاد، قتال فی سبیل اللہ اور دعوت الی اللہ کے راستوں کا یہ مسافر بالآخر اپنی منزل مراد پا گیا اور دنیوی و اخروی فلاح و کامیابیوں کے تمام خزانے اپنے دامن میں سمیٹا ہوا مہربان اور قدردان رب کے دربار میں حاضر ہو گیا.....

Resurgence کے اس شمارے کا ترجمہ ماہ نامہ نوائے افغان جہاد میں سلسلہ وار شائع ہوگا، ان شاء اللہ [ادارہ]۔

ریسرچس: سب سے پہلے تو ہم آپ کے خاندان کا پس منظر اور آپ کی زندگی کے پہلے سالوں سے متعلق جاننا چاہیں گے۔

شیخ آدم: بسم اللہ الرحمن الرحیم، سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اور درود و سلام ہو اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب پر شروع کرنے سے پہلے میں آپ کو القاعدہ برصغیر کے قیام پر اور ریسرچس رسالے کے قیام پر مبارک باد پیش کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ آپ کی کاوشوں میں برکت ڈالے اور القاعدہ برصغیر اور ریسرچس رسالے کو خلافت کے قیام اور مسلمانوں کو طاقت ور بنانے میں اہم کردار نبھانے کی توفیق دیں۔ اور میں آپ کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہوں گا کہ ریسرچس کے پہلے انٹرویو کے لیے آپ نے میرا انتخاب کیا۔

اب اپنے خاندان سے متعلق عرض کرتا ہوں..... میں بھی اکثر امریکیوں کی طرح میں کثیر النسل سلسلہ سے تعلق رکھتا ہوں۔ میرے دادا کے والدین اشکنازی یہودی تھے جنہوں نے لیٹوینیا (پولینڈ) سے بروکلین (نیو یورک) ہجرت کی۔ میری دادی مغربی ورچینیا کی پروٹسٹنٹ عیسائی تھی جن کا خاندان امریکہ میں انقلابی دور سے رہ رہا ہے اور کئی مشہور امریکی خاندانوں کی طرح ہماری پشت چارلی میگن اور ولیم فاتح سے ملتی ہیں۔

میرے والدہ اگر مجھے صحیح یاد ہے تو وہ خاندانی طور پر جرمنی کے عیسائی کیتھولک مذہب سے وابستہ تھیں اور پینسلوینیا اور نیو جرسی وغیرہ کے علاقوں میں اُن کا خاندان مقیم تھا۔ میرے دادا دادی میرے والد کی پیدائش سے پہلے مشرقی کوئٹہ سے کیلیفورنیا چلے گئے۔ وہیں میرے والد کی پرورش ہوئی اور میری والدہ سے اُن کی ملاقات بھی وہیں ہوئی، میری والدہ اُس وقت اپنے رشتہ داروں کے ہمراہ وہاں مقیم تھیں..... میرے والد اور والدہ نے ملاقات کے دو ہفتے بعد اگر مجھے صحیح سے یاد ہے تو شادی کر لی..... شادی کے کچھ ہی عرصہ بعد وہ ہمسائیہ ریاست اوریگون کو چلے گئے اور وہیں پرکیم ستمبر ۸۷ء کو میری

ریسرچس: تو آپ کے پاس کوئی ایئر کنڈیشن بھی نہیں ہوتا ہوگا!

شیخ آدم: جی بالکل! گرمی میں ہم اکثر بیسنہ بھاتے تھے جب کہ سردی میں ہم لکڑیوں کی ایک بھٹی جس پر ہماری والدہ کھانا پکاتی تھیں کے گرد بیٹھ کر جسم کو گرمائش اور حدت پہنچانے

9 اکتوبر: صوبہ فراہ میں چوکیوں پر حملوں میں نائب کاٹر سیت 21 اہل کار ہلاک ہو گئے۔

سے ان 'عوام' کا شمار ہو جائیں گے۔ اس حقیقت کو فراموش نہیں کیا جاسکتا کہ یہ امریکی سکول ہی ہیں جہاں پیزا جیسے مصنوعی اور مضر صحت کھانے کو انسانی خوراک کا بنیادی جز بنانے، آدمی اور بندر کو مشترکہ آباؤ اجداد کی نسل گردانے اور بنیادی کے جنسی افعال کو صحیح و درست سمجھنے کی تعلیم و تربیت دی جاتی ہے..... اسی لیے میرے والدین نے مجھے اور میرے بہن بھائیوں کو ایسی برائیوں اور منفی اثرات سے بچانے کے لیے سکول نہیں بھیجا۔

دوسری اہم وجہ آمدورفت کی مشکل تھی، وہ ہمیں بیس سال تک ہفتے کے پانچ دن سکول چھوڑنے اور پھر واپس لانے کے جھنجھٹ میں پڑنا نہیں چاہتے تھے کیونکہ ہمیں بس سٹاپ تک پہنچنے کے لیے انتہائی ناہموار اور دشوار گزرا سڑک پر لمبا سفر طے کرنا پڑتا..... ہمارے کچھ پڑوسی اس جھنجھٹ میں پڑ کر اپنے بچوں کو فوج کے انتظام سکول میں بھیجتے تھے لیکن ہمارے والدین ایسا کرنے کے حق میں نہیں تھے

ریسر جنس: بہت سے بھائی اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ جدید تعلیمی نظام نو جوانوں کو زندگی کے ناگوار مقاصد سے دور رکھنے اور ان کو کیریئر بنانے کے چکر میں پھنسا کر قابو کرنے کے لیے ترتیب دیا گیا ہے۔ آپ 'گھر میں پڑھائی' کے تجربے کی بنا پر اس بات پر یقین رکھتے ہیں؟

شیخ آدم: اس سوال کا زیادہ بہتر جواب بجائے اُس کے جس نے کبھی ان کا رخ ہی نہ کیا ہو وہ دے سکتا ہے جو اس تعلیمی نظام سے 'مستفید' ہو چکا ہے..... بہر حال جہاں تک میرا معاملہ ہے تو میں اس متعلق دو ٹوک رائے رکھتا ہوں کہ جدید تعلیمی نظام ایک منظم منصوبہ بندی کے تحت چل رہا ہے، جس کا مقصد نا پختہ ذہن بچوں کی ذہنی و فکری بنیاد کو اوائل عمری میں ہی اس طور ڈھال دیا جائے اور ان کو ایسی تربیت فراہم کی جائے کہ وہ آگے چل کر اُن کی خدمات کے لیے ہمہ وقت تیار ہوں اور اُن مقاصد کے حصول میں بڑے رہیں جو اس نظام کے بنانے والوں کا منہائے نظر ہے اور جس کی پشتی بانی ملحد حکومتیں کرتی ہیں یا پھر وہ غیر سرکاری ادارے اس کے نگہبان ہوتے ہیں جن کا ایجنڈا تعلیمات اسلامی اور شرعی صفات سے باہم متضاد ہوتا ہے۔

یہ نظام ایسے تعلیمی ادارے کھڑے کرتا ہے جو بچوں کو ذہنوں کو صرف معلومات اور سائنس سے روشناس کروانے تک ہی محدود نہیں رہتے بلکہ ان کی تربیت اس منہج پر کرتے ہیں کہ وہ ساری عمر اسی نظام کی تابع داری کرتے رہیں..... اس نظام تعلیم کے حوالے سے یہ بات تو یقینی اور حتمی ہے کہ اس کی تربیت اور تیاری اذہان کی پوری تربیت بہت ہی بُدی ہے اور اپنی تمام اصناف و ارکان (جڑوں) سمیت بری طرح سڑ چکی ہے! (جاری ہے)

☆☆☆☆☆

کا انتظام کرتے۔ ایسا ہم صرف دن میں اور شام کے وقت کرتے جب کہ رات کو کچھ کمبل اور گرم چادر وغیرہ لے کر اوڑھ دیتے۔ میں بتاتا چلوں کہ ہم چار کمروں والے گھر میں رہتے تھے جس کو میرے والد نے خود تعمیر کیا تھا۔ خاندان کی تعداد میں اضافے کے ساتھ ہی مزید کمرے بھی بنائے گئے، لکڑیوں کی ایک تہہ سے ان کمروں کی دیواریں گھڑی کی گئیں تھیں، ان لکڑیوں کے سکڑنے سے اکثر اوقات دیواروں میں خلا آ جاتا تھا اور ظاہر ہے کہ ایسی حالت میں یہ سردی اور ہوا سے بچاؤ میں زیادہ مفید نہیں رہتی تھیں..... یہ بھی یاد رہے کہ ہمارے علاقے میں درجہ حرارت سردیوں میں نقطہ انجماد تک گر جاتا تھا، لیکن مقسم گرمائی چونکہ لکڑی کا بنا گھر زیادہ گرمی جذب نہیں کرتا اس لیے ۶۴ ڈگری درجہ حرارت کے باوجود بھی مفید رہتا تھا۔

ریسر جنس: کیا ایسی ناہموار اور سخت طرز زندگی آپ کے والدین نے جتنی یا حالات ہی ایسے تھے کہ وہ مجبور ہوئے؟

شیخ آدم: میرے خیال میں یہ ان کی ذاتی پسند تھی..... یا تو وہ ایک مختلف زندگی گزارنے کی جستجو رکھتے تھے یا مغربی مادیت پرست معاشرے سے نفرت اور ایک سادہ زندگی گزارنے کی خواہش! سچ کہوں تو میں کسی نتیجے پر نہیں پہنچ پاتا کہ انہوں نے کیونکر کچھ جدید آسائشوں کو چھوڑنا پسند کیا اور کچھ کو نہیں، کیونکہ جدیدیت میں کئی مراعات کا اضافہ ہوا تھا جیسے ہمارے ہاں اسی اور بجلی نہیں تھی نہ ہی بیت الخلا کا انتظام تھا لیکن ہمارے پاس کئی آٹو موبائل تھے اور باقی وہ جدید آلات جن کا میں نے ذکر کیا اور کچھ کا نہیں۔

ریسر جنس: ہم نے سنا ہے کہ آپ نے کسی سکول یا تعلیمی ادارے میں تعلیم حاصل نہیں کی، کیا یہ سچ ہے؟ اور اگر سچ ہے آپ کے والدین نے گھر میں تعلیم و تربیت کو کیوں ترجیح دی؟

آدم: جی! میں کبھی سکول نہیں گیا نہ کسی سرکاری یا کسی نجی کالج و یونیورسٹی میں! میرے خیال میں اس کی کئی ایک وجوہات تھیں جن کی بنا پر میرے والدین نے مجھے اور میرے بہن بھائیوں کو سکول نہیں بھیجا۔ اُن والدین کی طرح جو اپنے بچوں کو سکول بھیجنے کی بجائے گھروں میں ہی تربیت اور تعلیم کا انتظام کرتے ہیں میرے والدین نے بھی ہمیں اس لیے سکول نہیں بھیجا کیونکہ وہ اپنے بچوں کی ذہنی و جسمانی تربیت کے حوالے سے کسی اور پر بھروسہ نہیں کرتے تھے۔

اس حقیقت میں کوئی شک نہیں کہ سکول، بالخصوص امریکی پبلک سکول ہی بچوں میں نظریاتی فساد، ذہنی و اخلاقی بگاڑ، صحت اور انسانی اقدار کی تباہی، الحاد اور خدا بے زاری، جنسی بے راہ روی، نشہ آوری، جرائم کی پرورش، بازاری خوراک کے رجحان اور بیماریوں کی بنیادی وجہ اور ان تمام قبائح کی افزائش کی آماج گاہ ہیں۔ آپ کسی بھی عیب کو دیکھیں وہ آپ کو سکول میں ملے گا یا وہیں پر سکھایا جائے گا، پھر وہ یا تو آپ کے دوست اور ہم جماعت کے ذریعے آپ کی شخصیت کا حصہ بن جائے گا آپ کے اساتذہ کی وجہ

19 اکتوبر: صوبہ کابل میں پولیس گاڑی پر حملے میں 5 اہل کار ہلاک ہو گئے۔

امنیت اور رازداری کا اہتمام..... راہ جہاد کا بنیادی تقاضا

حذیفہ خالد

میں یہ راز افشاں ہوتا ہے کہ یہ بدکردار شخص ایجنسیوں کے پے رول پر تھا..... موضوع تو ایسا ہے کہ اس پر کافی کچھ لکھا جاسکتا ہے بہر حال موجودہ حالات کے تناظر میں چند اہم باتیں پیش خدمت ہیں:

غیر عسکری رازداری:

مجاہدین ساتھیوں کے مابین ایک دوسرے کے رازوں کی حفاظت کرنا اس کی بھی اتنی ہی اہمیت ہے جتنی کہ ان رازوں کی جن کا تعلق خالص عسکری امور سے ہو..... طول کلامی، بحث و مباحثہ بسا اوقات غیبت، ایک دوسرے کے راز افشا ہونے اور پھر مجاہدین ساتھیوں کے مابین ناراضیوں کا باعث بنتا ہے اور کئی دفعہ نوبت لڑائی جھگڑوں تک جاپہنچتی ہے..... علامہ عبدالرحمن ابن جوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”جو شخص اپنا راز چھپاتا ہے وہ اپنا اختیار اپنے ہاتھ میں رکھتا ہے ہر طرح کے لوگوں پر اعتماد اور ہر طرح کے دوستوں سے بے تکلفی سب سے بڑی حماقت ہے؛ کیونکہ سب سے سخت اور سب سے تکلیف دہ وہ دوست ہوتا ہے جو دشمن ہو گیا ہو اس کو وہ پوشیدہ رازوں سے واقف ہوتا ہے۔ میں نے بہت سے لوگوں کو دیکھا کہ وہ اپنے راز کے اظہار پر قابو نہیں رکھتے اور جب لوگوں پر ظاہر ہو جاتا ہے تو پھر ان لوگوں پر خفا ہوتے ہیں جن سے اظہار کیا تھا، کیسی عجیب بات ہے کہ خود تو اس کے روکنے پر قادر نہیں ہو سکے اور ان کو ملامت کرتے ہیں جنہوں نے اس کو پھیلایا۔“

حدیث شریف میں ہے:

استیعنوا علی قضاء امورکم بالکتمان

”اپنے امور کی انجام دہی میں اخفا اور پوشیدگی کے ذریعہ مدد حاصل کرو۔“

چچی بات یہ ہے کہ نفس پر کسی راز کو چھپائے رکھنا بڑا شاق ہوتا ہے اس لیے وہ اس کے ظاہر کر دینے کو راحت خیال کرتا ہے.....

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”مجلسیں امانت ہیں (ان میں کی گئی راز کی باتیں کسی کو بتانا جائز نہیں)

سوائے تین مجلسوں کے (کہ وہ امانت نہیں ہیں بلکہ دوسروں تک ان کا پہنچا دینا ضروری ہے) ایک وہ مجلس جس کا تعلق ناحق خون بہانے کی سازش

کفر و اسلام کے مابین مختلف محاذوں پر بھی دور حاضر کی ان فیصلہ کن جنگوں میں رازداری اور انٹیلی جنس کے معاملات پر کنٹرول ایک اہم ترین نکتہ ہے جو جنگ کے پانے پلٹ دیتا ہے کبھی بڑی بڑی کامیابیاں اور کبھی بڑے نقصانات اسی اہم نقطے میں احتیاط اور بے احتیاطی کے سبب سامنے آتے ہیں..... ملک کے طول و عرض میں پھیلے خفیہ ایجنسیوں کے نیٹ ورک کی اب یہ حالت ہے کہ جن علاقوں میں وہ اسلام پسندوں کا غلبہ یا مجاہدین کے لیے حمایت و نصرت دیکھتے ہیں وہاں کے مقامی رہائشیوں میں سے گلی اور محلوں کی سطح پر اپنے لیے مخبر اور جاسوس بنانے کی کوشش کرتے ہیں..... اگر اس میں انہیں ناکامی ہو تو اپنے اہل کاروں کو ان کی فیملیوں سمیت ان گلی محلوں میں کرائے کے مکانوں میں رہائش دلواتے ہیں جہاں ان کو نظر میں رکھے جانے والے افراد کی مجبری مطلوب ہوتی ہے..... بعض دفعہ یہ بھی سننے میں آیا ہے کہ مجاہدین کے گھر آنے جانے والے پڑوسیوں کے بچے اور عورتیں ان خفیہ اہل کاروں کی فیملیاں تھیں جو اسی غرض سے ان کے پڑوس میں رہائش پذیر ہوئے تاکہ ان کے گھر میں آمد و رفت حاصل کر کے معلومات کا حصول ہو سکے اور آنے جانے والے افراد پر نظر رکھی جاسکے..... پھر نام نہاد طبی و فلاحی این جی اوز کا کردار بھی آپ کے سامنے ہے جو پورے ملک میں اپنا نیٹ ورک بنا چکی ہیں.....

ایک ساتھی جنہوں نے کچھ عرصہ کشمیر میں زلزلہ زدگان کی امداد اور بحالی میں مصروف عمل چند تنظیموں کے ساتھ بطور رضا کار کام کیا بتاتے ہیں کہ چند گلو دال ایک بالٹی اور ایک کبل کی تقسیم کے لیے این جی اوز دور افتادہ علاقوں میں بھی ایک ایک گھر، اس کے سربراہ، شادی شدہ افراد کی تفصیل جمع کرتی رہیں..... اس طرح آزاد کشمیر کے تقریباً تمام ہی علاقوں کا مکمل ڈیٹا اس طرح جمع کیا گیا جو پاکستان کی حکومت کے پاس بھی نہ ہو..... یہ ڈیٹا جو مقامی تنظیم جمع کر رہی تھی، پابند تھی کہ ڈونر تنظیم جو غیر ملکی تھی اس کو تمام تفصیلات مہیا کی جاتی رہے.....

ڈاکٹر شکیل آفریدی کا کیس بھی ہمارے سامنے ہے جس پر دنیا بھر کی این جی اوز نے احتجاج کیا کسی آئے اے نے طبی فلاحی تنظیم کو استعمال کر کے دنیا بھر کی این جی اوز کے کردار کو مشکوک کر دیا ہے..... پاکستان کی خفیہ ایجنسیاں اپنے شیطانی مقاصد کے حصول کے لیے کس حد تک جاسکتی ہیں اور کیسے کیسے حربے استعمال کیے جاتے ہیں اس کا اندازہ ایک واقعے سے لگائیے کہ پاکستان میں سفارت خانوں کی نجی تقاریب میں ایک غیر ملکی سفارت کار ایک ہم جنس پرست اور باشخص سے تعلقات قائم کر بیٹھتا ہے اور بعد

10 اکتوبر: صوبہ کابل میں کانوائے پر حملے میں 55 آئل ٹینگر جہاز جب کہ 6 اہل کار ہلاک ہو گئے۔

سے ہو، دوسری وہ جس کا تعلق زنا کاری سے ہو، تیسری وہ جس کا تعلق ناحق کسی کا مال چھیننے سے ہو“ (ابوداؤد)۔

ابوداؤد کی ایک اور حدیث ہے جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب کوئی شخص اپنی کوئی بات کہے اور پھر ادھر ادھر دیکھے تو وہ بات امانت ہے۔“

فائدہ: مطلب یہ کہ وہ تم سے یہ نہ کہے کہ اس کو راز میں رکھنا لیکن اگر اس کے انداز سے محسوس ہو کہ یہ راز ہے تو اس کی بات امانت ہی ہے..... صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بھی رازداری کے معاملے میں نہایت احتیاط برتتے تھے، ایک مرتبہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے کسی نے کہا کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض باتیں آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر وہ آپ کا کوئی راز ہوگا تو نہ بتاؤں گا۔ (مسند احمد بن حنبل: ۱۶۳/۵)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

”انسان کی اکثر غلطیاں اس کی زبان سے ہوتی ہیں“ (طبرانی، مجمع الزوائد)

تعارض اور کارروائی سے پہلے رازداری:

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

”آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر جب کسی جہاد کا ارادہ فرماتے، تو (مصلحت کی وجہ سے اپنے عمل سے) اس کے خلاف مقام کو ظاہر فرماتے، یہاں تک کہ غزوہ تبوک آ گیا، اس جہاد کا ارادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سخت گرمی میں فرمایا، اور دروازہ سفر اور جنگلات کا سامنا تھا، اور دشمنوں کی کثیر تعداد سے مقابلہ تھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں سے اس جہاد کو صاف صاف بتلا دیا تھا، تاکہ وہ اپنے دشمن کے مطابق سامان تیار کر لیں اور جس طرف جانا تھا، وہ بھی بتا دیا تھا“ (صحیح بخاری)۔

غزوہ بنی قریظہ کا ایک واقعہ بھی بیان کرنے کے قابل ہے جس سے معلوم ہو سکے گا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بھی رازداری کے معاملے میں کتنی احتیاط برتتے تھے اور اگر کبھی بھولے سے بھی کوئی غلطی ہوئی تو ان کو اس کا کتنا غم ہوتا..... بنی قریظہ کے محاصرے کو پچیس روز ہو چکے تھے..... ابولبابہ بن عبدالمذہب رضی اللہ عنہ سے بنی قریظہ کے حلیفانہ تعلقات تھے اس لیے بنو قریظہ کو امید ہوئی کہ شاید وہ اس آڑے وقت میں ہماری مدد کر سکیں..... اس بنا پر بنو قریظہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ ابولبابہ کو ہمارے پاس بھیج دیں تاکہ ہم ان سے مشورہ کریں..... آپ نے ابولبابہ کو اجازت دے دی..... بنو قریظہ نے جب ان سے یہ دریافت کیا کہ کیا ہم رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کے حکم کو منظور کر لیں اور آپ کے فیصلے پر راضی ہو جائیں..... ابولبابہؓ نے کہا ہاں بہتر ہے، لیکن حلق کی طرف اشارہ کر کے بتایا کہ ذبح کیے جاؤ گے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارادہ تمہارے قتل کا ہے.....

ابولبابہ اپنی جگہ سے نہ ہٹے تھے کہ فوراً خیال ہوا کہ میں نے اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیانت کی اور سیدھے وہاں سے مسجد نبوی میں پہنچے اور اپنے آپ کو ایک ستون سے باندھ لیا اور قسم کھائی کہ جب تک اللہ عزوجل میری توبہ قبول نہ فرمائے گا اس وقت تک اس جگہ سے نہ ٹلوں گا اور اللہ تعالیٰ سے یہ عہد کیا کہ بنی قریظہ میں کبھی قدم نہ رکھوں گا اور جس شہر میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خیانت کی ہے اس کو کبھی نہ دیکھوں گا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب یہ خبر ہوئی تو یہ ارشاد فرمایا: ”اگر وہ میرے پاس سیدھا آ جاتا تو میں اس کے لیے استغفار کرتا لیکن جب وہ ایسا کرگزارا ہے تو میں اس کو اپنے ہاتھ سے نہ کھولوں گا جب تک اللہ عزوجل اس کی توبہ نازل نہ فرمائے۔“ پھر چھ روز کے بعد بوقت حشر ان کی توبہ نازل ہوئی (زرقانی)۔

آج کے دور میں جب کارروائیوں کی شکل عموماً چھاپہ مار ہی ہوتی ہے اس میں تو رازداری کی اہمیت کئی گنا بڑھ جاتی ہے..... بعض اوقات کارروائیوں کے لیے منتخب ہونے والے افراد سے ایک خاص وقت تک منصوبہ کی تمام تفصیلات کو مخفی رکھا جاتا ہے یا دن اور وقت کے تعین کو مخفی رکھا جاتا ہے..... اس وقت ضروری ہے کہ مجاہدین کی جانب سے استقامت کا مظاہرہ کیا جائے..... غزوہ منہج سے واپسی کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گیارہ مہاجرین اور حضرت عبداللہ بن جش رضی اللہ عنہ کو امیر بنا کر مقام نخلہ کی طرف روانہ فرمایا..... اور روانہ فرماتے وقت حضرت عبداللہ بن جش رضی اللہ عنہ کو ایک خط لکھ کر دیا اور یہ حکم کیا کہ جب تک دو دن کا راستہ نہ قطع کر لو، اس وقت تک اس خط کو کھول کر نہ دیکھنا، دو روز کا راستہ طے کرنے کے بعد اس خط کو دیکھنا، جو اس میں لکھا ہو، اس پر عمل کرنا اور اپنے ساتھیوں میں سے کسی کو مجبور نہ کرنا..... دو روز کے بعد جب آپ نے خط کھولا تو اس میں تحریر تھا کہ تم برابر چلے جاؤ، یہاں تک کہ مکہ اور طائف کے مابین مقام نخلہ میں جا کر اترو اور قریش کا انتظار کرو اور ان کی خبروں سے مطلع کرتے رہو..... عبداللہ بن جشؓ نے اس تحریر کو پڑھ کر یہ کہا سمعت و طاعت، میں نے آپ کے حکم کو سنا اور اطاعت کی.....

رابطوں میں رازداری ٹیلیفون تک رابطوں میں احتیاط یعنی کال کے دوران واضح بات کرنے کی بجائے مبہم الفاظ استعمال کرنا، مختلف لہجے میں بات کرنا، پھر کسی سے ملاقات کے لیے ٹیلیفون پر وقت اور جگہ کا بتانا، اس جگہ پر پہلے سے معائنہ کرنا یا کسی سے معائنہ کروانا..... یہ تو وہ احتیاطیں ہیں جن کا ہر حالت میں خیال رکھنا ہے چاہے حالات جیسے بھی ہوں..... (بقیہ صفحہ ۷۳ پر)

10 اکتوبر: بگرام میں پرامر کی فوجی طیارے کو مجاہدین نے مار گرایا۔

حروری داعش اور قرب قیامت کی نشانیوں کی تطبیق

قاری فداء الرحمن

شمولیت اختیار کرتا ہے۔ ان کی موٹی عقلیں یہ جاننے سے بھی قاصر ہیں۔ والعیاذ باللہ۔ یہ وہ باطل تطبیق ہوتی ہے جس سے امت میں متعدد جعلی خلیفہ نما تنظیمیں پہلے بھی وجود میں آ چکی ہیں، مثال کے لیے جماعت تکفیر والہجرہ، جو اخوان المسلمین سے منسلک ہوتے تھے، پاکستان میں ”معتدل خوارج“ کی تنظیم جماعت المسلمین جو اہلحدیث جماعت سے منسلک ہوتے تھے، اور اب عصر حاضر کی خوارج تنظیم داعش جو مرکز القاعدہ جماعت سے منسلک تھے، اور اب ان کے خلاف خروج کرتے ہوئے ان کی باطل تکفیر کر دی ہے اور ان کی ذیلی جماعتوں تک کو مرتدین کے زمرے میں قرار دے دیا ہے، جیسا کہ جہت نصرہ وغیرہ۔ یہ تو فقط کچھ مثالیں ہیں، قدیم اور جدید بہت سی ایسی مثالیں دی جاسکتی ہیں، قدیم خوارج سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے لشکر سے نکلے جب کہ سابقہ طور پر وہ ان کے حامی تھے۔ پھر حقیقت امر یہ ہے کہ پھر ایسی تنظیموں کی پشت پناہی کرنا جو منج اہل سنت سے بھٹک چکے ہوں، وہ خفیہ اداروں کے لیے ایک ”کھیل“ بن جاتا ہے کیونکہ یہ ان کے مفاد میں ہے کہ اس کو exploit کیا جائے، جس کے ذریعے وہ ”اسلام“، ”مجاہدین“ اور ”امت“ کے لیے طعن و تشنیع کا سامان کرتے ہیں، آخر کوئی ”ماڈل“ ہوگا تو عام فہم اور سادہ لوح لوگ ”انکار“ نہیں کریں گے، اور پھر اسلام سے متنفر ہوں گے۔

جس طرح خوارج قدیم کو سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے منج سلف کے عقیدے کے ساتھ ”نتھی“ کرنا غلط اور مردود ہوگا، اسی طرح ان جدید تنظیموں میں سے کسی کو اخوان، اہل حدیث یا القاعدہ سے ”نتھی“ کرنا بھی غلط ہوگا، جب کہ وہ ان تنظیموں کے گمراہ کن عقائد سے برات کا اظہار کر چکے ہوں، یہ تنظیمیں کچھ عوامل، کچھ کم علمی، کچھ خبیالی پن کی وجہ سے وجود میں آ جاتی ہیں، جب وہ ”ظاہر“ ہو جائیں، تو پھر ”تاویل“ کی کوئی گنجائش رکھنا بے وقوفی کے سوا کچھ نہیں۔

یہ ”باطل مراد“ تو یہاں تک پہنچی ہے کہ لوگوں نے قرآن و حدیث کو استعمال کرتے ہوئے ہی ”مہدی“ ہونے تک کے دعوے کیے ہیں، پھر فقط اس ”دعوے“ کی بنیاد پر اہل سنت نے ان کو ”مہدی“ کیوں نہ مانا؟ یہ سوچنے کی بات ہے، یہ تنظیمیں ”خلیفہ“ ہونے کا دعویٰ کرتیں، پھر لوگوں کو اس کی بیعت کی طرف بلائیں، اپنا ”الٹرپیچر“ تقسیم کرتیں، تاکہ لوگ ”گمراہ“ ہوں، آخر ایسا ہی ”خلیفہ“ اور ”خلافت“ کا دعویٰ داعش کی مجہول العین والحال تنظیم کے بانیوں نے نہیں کر رکھا؟ فرق کیا؟ یہ مجہول تو ان ”معروف“ خلیفہ کا بھی مقابلہ نہیں کر سکتے، جن کو بیعت دینے والوں کو تو لوگ جان گئے تھے، لیکن ان

حروری داعش اور ان کے رفقاء کا ایک مسئلہ یہ ہے کہ قرب قیامت سے متعلق پیش آنے والے واقعات میں بیان کی گئی احادیث کی تطبیق اور اس کا اطلاق صرف اور صرف اپنی تنظیم پر کرتے ہیں اور امت کو اس سے خارج کر دیتے ہیں..... اس ضمن میں تمام احادیث کا قیاس اپنی تنظیم پر کرنے کی وجہ سے ہی وہ گمراہی کی ایک حد تک جانچنے ہیں..... جب کہ مسئلہ یہ ہے کہ مقصد انکار حدیث نہیں ہے، بلکہ اصل میں انکار تطبیق ہے، بالکل ویسے ہی جیسا کہ سابقہ خوارج نے اپنے گروہ کے حق پر ہونے کی دلیل قرآن کریم کی آیت کو بنایا، (حکم ہے تو صرف اللہ کا)، جس کی بنیاد پر انہوں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے درمیان صلح کو غیر شرعی جانا، جس پر سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: ”یہ کلمہ حق ہے، لیکن اس سے مراد باطل ہے۔“

آج داعشی حضرات کو بھی ہم یہی کہتے ہیں کہ وہ تمام احادیث جن کے بارے میں محققین علمائے بیان کیا کہ وہ بالکل درست اور صحت کے اعتبار سے ٹھیک ہیں، اور وہ ضرور واقع ہوں گی، کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے صادق المصدق ہیں، لیکن تمہاری اس سے فقط امت کو چھوڑ کر اپنی ”داعش تنظیم“ کے افراد کو ”امت“ قرار دے کر کی گئی تطبیق کی ”مراد“ بالکل باطل اور مردود ہے۔ جو بھائی اس حقیقت کو سمجھ لے گا کہ قرآن و حدیث سے لی گئی مراد، تشریح، تطبیق، اطلاق، قیاس بہت سے گمراہ گروہ اس سے قبل بھی یہ ”باطل“ کرتے رہے ہیں اور کرتے رہیں گے، وہ یہ جان لے گا کہ ان تمام فرقوں نے بھی قرآن و حدیث سے اپنی گمراہی کو حق ثابت کرنے کے لیے ”باطل مراد“ لی تھی، تو پھر آج اگر یہ تنظیم داعش وہی کام کر رہی ہے، تو یہ کوئی نیا امر نہیں ہے اور نہ ہی کسی کو اسے ایک نیا امر سمجھنا چاہیے۔

جو تنظیم یہ اطلاق کر سکتی ہے کہ اگر نبی مہربان صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہوتے، تو وہ فقط ان کی تنظیم میں ہی شمولیت اختیار کرتے، تو وہ اصل میں باقی تمام گروہوں، جماعتوں، چاہے اسلام ہوں یا جہادی، کو گمراہ قرار دے چکی ہے، چاہے وہ طالبان ہوں یا القاعدہ یا دیگر متعدد مخلص مجاہدین، آخر اس پر توقف شخص سے اس باطل بات کی تردید کرتے ہوئے پوچھا جاسکتا ہے کہ بھائی ”تمہاری تنظیم میں ہی کیوں؟ طالبان افغان و القاعدہ یا دیگر مخلص مجاہدین میں کیوں نہیں؟ گو یہ یہ بات بھی بیان کرنا ضروری ہے کہ یہ بات کہنا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی جماعت میں شمولیت اختیار کرتے، ایک باطل بات ہے، اور تو بین رسالت ہے۔ یہ فقط سمجھانے اور رد کے طور بیان کی گئی ہے، ورنہ اصل تو نبی و رسول کی یہ ہے کہ لوگ ان کے ساتھ آ ملتے ہیں اور بیعت کرتے ہیں، نہ کہ کوئی نبی کسی تنظیم میں

11 اکتوبر: صوبہ بھلان میں مجاہدین کے بم حملے اور کیمین میں 5 اہل کار ہلاک جب کہ 2 گرفتار ہو گئے۔

صورت میں نبروں کو بروقت تبدیل کرنا، اور بروقت بقایا ساتھیوں کو مطلع کرنا تاکہ ٹھکانے تبدیل کیے جاسکیں ان حالات کا سامنا تو اب مجاہدین کو آئے روز کرنا پڑتا ہے.....

پولیٹیکل فرنٹس میں مخبروں کی باسانی شمولیت:

وہ مجموعے جن کے نظریات سے وابستہ افراد سیاسی سطح پر بھی موجود ہیں، خفیہ ایجنسیوں کے لیے یہ بہت آسان ہو جاتا ہے کہ ایسی سیاسی تنظیموں میں گھس کر پھر مطلوبہ اہداف حاصل کیے جائیں..... اب چاہے یہ پولیٹیکل فرنٹ کسی مذہبی تنظیم کا ہو یا آزادی پسند اور قوم پرستوں کا، دونوں جگہ خفیہ ایجنسیاں پولیٹیکل فرنٹ میں موجود اشخاص کو کبھی پریشور میں لانے کے لیے نشانہ بناتے ہیں گرفتار کرتے ہیں اور ساتھ ساتھ عسکری تنظیم تک رسائی کے لیے خوب اثر و رسوخ بناتے ہیں..... ایسی سیاسی تنظیموں کی گمرانی بھی سخت انداز میں کی جاتی ہے اس لیے بسا اوقات ان تنظیموں سے وابستہ افراد گمرانی میں ہونے کے سبب بھی دوسروں کے لیے مشکلات کا باعث بنتے ہیں..... اس لیے ایسی صورت میں جب کسی سیاسی تنظیم کے کارکن یا ذمہ دار سے کسی قسم کا معاملہ پیش آئے تو پھر خاص احتیاط کی جائے.....

☆☆☆☆☆

کفر کی اشاعت کیوں کروں؟؟

شیخ الاسلام حضرت مولانا علامہ انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ بلند پایہ محدث اور علوم و معارف کا خزینہ تھے۔ عربی علم و ادب کا علاوہ آپ قدیم فارسی کے بھی بہت بڑے ماہر تھے۔

علامہ اقبال مرحوم نے جب ایران کا سفر کیا تو وہاں زرتشتی مذہب کے پیروکاروں نے ان سے اپنی قدیم کتاب 'پاژند' کے سلیس فارسی ترجمہ کی درخواست کی۔ علامہ اقبال نے جواباً کہا۔

اس کا ترجمہ مجھ سے تو ممکن نہیں۔ البتہ میرے ملک میں ایک ایسی ہستی ہے جو اس کام کو بحسن و خوبی انجام دے سکتی ہے۔

زرتشتیوں نے ایک لاکھ ایرانی سکے کی پیش کش کی۔ حضرت علامہ اقبال نے ہندوستان واپس لوٹ کر حضرت علامہ انور شاہ صاحب رحمہ اللہ سے ذکر کیا۔ حضرت علامہ انور شاہ صاحب رحمہ اللہ نے جواب دیا۔

”لاکھ روپے کے بدلے میں، میں کفر کی اشاعت کیوں کروں؟؟ انور شاہ اسلام کے لیے پیدا ہوا ہے اشاعت کفر کے لیے نہیں!!!“

(حکایات الاسلاف جلد اول ص ۷۷)

کے خلیفہ کو ”خلافت“ کی کرسی دینے والوں کو تو امت ہی نہیں جانتی، حالانکہ ”خلافت“ تو ”امت“ کا امر ہوتا ہے، جس کو جاننے کا حق امت رکھتی ہے۔

ایک سیدنا عمر رضی اللہ عنہ تھے، جو درخت کے سائے تلے پر امن بیٹھے لوگوں کی شکایات سننے کے لیے موجود رہتے، اور ایک یہ نام نہاد ”خلیفہ“ صاحب ہیں، کہ امت کے کسی ایک فرد کی ”شکایت“ سننے سے ہی عاجز ہیں، بلکہ الٹا خود اتنے مفلوج اور طاقت سے محروم ہیں کہ اپنی امت ”داعشیوں“ سے بھی ملنے سے قاصر ہیں اور ”خلیفہ“ ہوتے ہوئے بھی ”خفیہ جگہ“ پناہ لیے ہوئے ہیں، وہاں تو فقط ”پیغام رسانی“ سے ہی ”کام“ چلانا پڑتا ہے، جب کہ باقی امت تو ”پیغام رسانی“ کے ذریعے بھی کوئی ”شکایت“ دینے سے محروم ہے، مزید برآں کسی عدالت میں بھی خلیفہ کو ”چیلنج“ نہیں کیا جاسکتا، اگر کچھ ایسا ہو بھی تو ”خفیہ عدالتوں“ میں کرنا پڑے گا کیونکہ ”خلیفہ“ صاحب ”باہر“ نہیں آسکتے، جان کو خطرے لاحق ہیں!!!

آئیے تمام اہل سنت حلقے یکسوئی سے اس فتنہ کو پچھاڑیں اور اپنی اصلاح کریں، اور لوگوں کو منہج سلف سے آگاہ کریں، جو اس ناحق تکفیر و تہقیر کی تنظیموں سے بری تھا! اور عقل والوں کے لیے اللہ نے نشانیاں رکھی ہیں، انہیں چاہیے کہ ان نشانیوں کو دیکھتے ہوئے، داعش تنظیم کی اس گمرانی سے برات کریں، کہ نہ یہ اسلام سے ہیں اور نہ اسلام ان سے ہے!

☆☆☆☆☆

بقیہ: امنیت اور رازداری کا اہتمام..... راہ جہاد کا بنیادی تقاضا

اسی طرح انٹرنیٹ پر رابطوں میں محفوظ طریقہ کار اختیار کرنا، میسجز وغیرہ ڈیلیٹ کرتے رہنا، اگر سوشل میڈیا پر کسی دعوتی کام سے جڑے ہیں تو بہت جلد کسی پر اعتماد نہ کرنا اور پھر اپنی تصاویر بھیجے یا شیئر کرنے سے اجتناب کرنا..... موبائل فون میں نبروں کے نام اصل کی بجائے فرضی نام محفوظ کرنا..... اسی طرح نبروں کو تبدیل کر کے بھی محفوظ کیا جاسکتا ہے جیسے صحیح نمبر کے آخر میں ایک نمبر کا اضافہ کر دیا جائے اور یہ یاد رکھا جائے کہ آخری نمبر اضافی ہے..... اب جب کال کرنا مطلوب ہو تو آخری نمبر ہدف کر کے مطلوبہ نمبر پر کال کر لی جائے..... وہ بھائی جو کسی موبائل کمپنی میں ٹیکنیکل سائیڈ پر کام کا تجربہ رکھتے ہوں اگر ایسے کسی شخص سے معلومات حاصل ہو سکیں تو نہایت ہی مفید ہوگا جو یقیناً رابطوں کو محفوظ بنانے کے راستے نکال سکتے ہیں..... اسی طرح وہ ساتھی جو سیکورٹی فورسز کے چھاپوں میں گھر جاتے ہیں اور شہادت تک لڑتے ہیں جب ان کو یقین ہو جائے کہ اب شہادت تک ہی لڑنا ہے تو ایسی صورت میں موبائل فونز کو مکمل ضائع کر دیا جائے تاکہ بعد میں موبائل ریکارڈ سے ایجنسیوں کو کسی قسم کا سراغ نہ مل سکے..... کسی ساتھی کی گرفتاری کی

11 اکتوبر: صوبہ کامل استعماری انوار پر شہیدی حملے میں 2 گاڑیاں تباہ جب کہ 12 اہل کار ہلاک ہو گئے۔

نظریاتی تصادم اور اصطلاحات کی جنگ

ڈاکٹر شمس الحق

اسلام کو مجاز و یمن سے نکال دو

فکری جنگ کا ایک بڑا محاذ ”اصطلاح“ کا محاذ ہے! اصطلاحات کہنے کو ایک دو الفاظ ہوتے ہیں لیکن یہ ایک دو الفاظ جو اپنے ساتھ ایک پوری تاریخ، تہذیب اور نظام فکر لے آتے ہیں! مثلاً آپ دیکھیں کہ ایک لفظ ”جمہوریت“ ہے اور ”خلافت“ بھی ایک لفظ ہے، لیکن جب ہم ”جمہوریت“ کہتے ہیں تو ہمارا ذہن سیدھا کہاں پہنچتا ہے؟ انکیشن، عوامی نمائندے، رائے عامہ، اسمبلی، آئین وغیرہ ذہن میں آتے ہیں اور ”خلافت“ بولا جائے تو..... اسلام کی حکومت، اللہ کا حکم، شریعت کا نفاذ، اسلامی طرز زندگی کی طرف ذہن جاتا ہے..... یہ صرف ایک مثال ہے۔ اسی طرح ہم نے شاید کبھی نہیں سوچا کہ ”کافر“ اور ”غیر مسلم“ کہنے میں کیا فرق ہے!!! خدا کا شکر ہے ابھی ہم ”جمہوریت“ اور ”خلافت“ کے فرق کو جانتے ہیں البتہ ”اسلامی جمہوریت“ تو ہم ہضم کر رہی لیتے ہیں!!!

اس محاذ پر کفر و جاہلیت کی اصطلاحات رائج کروانے کے لیے میڈیا کا رپٹ بمونگ کرتا ہے، اسلامی اصطلاحات کی مغربی تشریح کی شینگ ہوتی ہے اس سے آگے بڑھ کر پھر کفریہ نظریات کو اسلام سے ثابت کرنے کے لیے دل و دماغ پر باقاعدہ گھات لگائی جاتی ہے..... اسلامی اصطلاحات کے ”خطرناک“ پہلوؤں کا مثلاً کیا جاتا ہے..... یہاں ’رودہ ہضہ‘ (کچ فہم کارندے) عوام کو کچنی چڑی باتوں سے لہاتے ہیں تو چار لفظ پڑھے لکھے کی ’سوچ بیدار‘ کرنے کو مجھے ہوئے جاہلیت پرست ’سنا پڑ دافش‘ ورموجود ہیں..... جو امت کو جدید تحقیقات کے بعد ایک ’نیا اسلام‘ دریافت کر کے دیتے ہیں! یہاں اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نعوذ باللہ ایک جمہوری شخصیت قرار دلوانے کی باتیں ہیں..... انسان پرستی، ’کو خدا پرستی‘ ثابت کرنے کے لیے ’دلائل‘ ہیں..... آخرت کی ’فلاح‘، ’کو محض مادی ترقی‘ بتانے کے حیلے ہیں..... اور امت، ’کو محض ایک قوم‘ ایک ’نیشن‘ سے تعبیر کرنا عام ہے.....

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ الفاظ پر اتنا زور کیوں؟ اصل چیز تو معنی کا ادا ہونا ہے۔ اس سوچ کا تفصیلی جواب تو مختلف مثالوں اور ان کی تشریح کے ساتھ ہی دیا جاسکتا ہے اور ان شاء اللہ آئندہ دیا بھی جائے گا جس سے یہ واضح ہوگا کہ بظاہر یہ معصومانہ سوچ کتنی سادگی پر مبنی ہے اور یہ غفلت اسلام اور اہل اسلام کے حق میں کتنی خطرناک ثابت ہو رہی ہے! ان شاء اللہ، مختصر ایک نکتے کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے۔ کسی بھی علم و فن یا نظام فکر کے اپنے نظریات ہوتے ہیں اور ان نظریات کے اظہار کے لیے اصطلاحات بھی اس نظام فکر کی اپنی ہوتی ہیں۔ (بقیہ صفحہ ۳۹ پر)

”یہ حق و باطل کا معرکہ ہے، یہ ہدایت کی راہ کا شیطان کے رستوں سے ٹکراؤ ہے، یہ اللہ کی راہ میں لڑنے والوں کی طاغوت کی راہ میں لڑنے والوں سے جنگ ہے، یہ کوئی ایک دودن کی لڑائی نہیں، یہ تو عمر بھر کا معرکہ ہے!“ (شیخ مصطفیٰ ابویزید رحمہ اللہ)

معرکہ خیر و شر، عسکری اور دعوتی، فکری اور عوامی ہر محاذ پر لڑا جا رہا ہے۔ بنیادی طور پر یہ نظریات کی جنگ ہے۔ جاہلیت اس بات کو جانچ پرکھ چکی ہے ایمان اور اہل ایمان کا خاتمہ آج تک بزر باز و ممکن نہیں۔ جدید حربی ٹیکنالوجی کے باوجود مستقبل میں بھی اس کا کوئی امکان نظر آتا ہے۔ ڈیڑھ دو ارب کی آبادی کو نہ تو گیس جیپرز میں ایک ساتھ مار کر دنیا کو ان سے ’نجات‘ دلائی جاسکتی ہے اور نہ ڈیڑھ کڑ اور بی باون سے ان تمام کا ’علاج‘ ممکن ہے۔ ان تمام کا ایک ساتھ یہودی یا عیسائی ہو جانا بھی ممکن نظر نہیں آتا!

ایسے میں ایک ہی حل رہ جاتا ہے کہ کسی طرح دھوکے سے ان سے اسلام لے کر انہیں وہ چیز دی جائے جس کو یہ لپکے تو اسلام سمجھا کریں لیکن وہ ہو جاہلیت! کفر پر اسلام کا لیبل لگا کر انہیں میٹھی خوراکیں دی جائیں یہاں تک کہ یہ جاہلیت ہی کو اسلام سمجھنے لگیں۔ یوں اسلام لے لیا جائے، مسلمان بھلے دو سے چار ارب ہو جائیں!!! یہ وہ چیز ہے جسے اہل ایمان اور اہل جاہلیت دونوں ہی ”فکری جنگ“ کا نام دیتے ہیں..... یعنی افکار کی جنگ، نظریات اور تصورات کی جنگ!!! اس جنگ کے مختلف مراحل ہیں، بے شمار طریق کار ہیں اور متنوع مقاصد ہیں..... البتہ بڑا اور بنیادی مقصد ایک ہی ہے، وہی جو قرآن نے بیان کر رکھا ہے:

وَذُو لَوْ تَكْفُرُونَ كَمَا كَفَرُوا فَتَكُونُونَ سَوَاءً (النساء: ۸۹)

”وہ تو یہ چاہتے ہیں کہ جس طرح وہ خود کافر ہیں اسی طرح تم بھی کافر ہو جاؤ تاکہ تم اور وہ سب یکساں ہو جائیں۔“

”فکری جنگ“ کا مقصد اس نظریے اور عقیدے کو ہی بدل دینا ہے جو کفر کے سامنے سینہ سپر مجاہد اور حق گو علمایا کرتا ہے، وہ نظریہ جو ایک عام مسلمان کو ایمانی حرارت و جذبے سے سرشار کر کے کفن سر پر باندھ کر میدان میں لے آتا ہے۔ وہ چاہتے ہیں کہ دماغ مسلمان کا ہو تو سوچ جاہلیت کی ہو، افکار مشرق سے آئیں مگر روح مغربی ہو، سوچنے والا مسلمان کہلائے لیکن معیارات سیکولر رکھے، بولنے والا محمد اور احمد ہو اور زبان ڈارون اور میکا لے کی بول رہا ہو، بالفاظ اقبال:

فکر عرب کو دے کر فرنگی تخیلات

11 اکتوبر: صوبہ قندھار میں غورک پولیس ہیڈ کوارٹر فتح ہوا لڑائی میں 20 اہل کار ہلاک ہوئے جب کہ مجاہدین کو اسلحہ و قیمت بھی ہاتھ لگا۔

”بربریت“ کی بجائے ”سربریت“ کو مستعمل بنائیں!

عبدالمعصم صدیقی

جیسے غلام ادارے کے ہاں بھی سرب جرنیل جنگی مجرم قرار پائے ہیں۔ چنانچہ تحریر میں ”بربریت“ کا لفظ استعمال کر کے ایک غیر حقیقی تعصب کو مکھی پر مکھی مارتے ہوئے آگے بڑھانے کی بجائے ”سربریت“ کا لفظ استعمال کیا جائے جو حقیقت پر مبنی بھی ہے اور ظلم کے خلاف مزاحمت کا ایک اظہار بھی !!!

☆☆☆☆☆

بقیہ: نظریاتی تصادم اور اصطلاحات کی جنگ

ہم کیمشری کے مسائل فزکس کی اصطلاحات میں بیان نہیں کر سکتے، کیمونزم کی تشریح سرمایہ دارانہ اصطلاحات کے ذریعے نہیں کر سکتے..... علی ہذا القیاس۔ چنانچہ کوئی بھی اصطلاح بولی جاتی ہے تو اس کے ساتھ اس کا مخصوص پس منظر، تاریخ اور پورا نظام فکر بندھا چلا آتا ہے۔۔۔ اور اس ایک لفظ نظر آنے والی اصطلاح کو تبدیل کر دیا جائے تو یہ سارا فکری پس منظر بدل جاتا ہے۔ اس حوالے سے جمہوریت اور خلافت کی مثال اوپر دی جا چکی ہے۔

آج ہم اصطلاحوں کے دو غلے ملغوبے یا یوں کہہ لیں کہ ”خچرانہ اصطلاحات“ کے عادی ہو چکے ہیں..... یہ ”اسلامی جمہوریت“ ہے، وہ ”اسلامی بنک کاری“ ہے اور جناب یہ ”اسلامی سوشل ازم“ ہے اور وہ رہی ”اسلامی“ قوم پرستی!..... اسی طرح اسلام کی اصطلاحات کا مفہوم بدلنا..... جاہلی اصطلاحات کو بڑے ”نیوٹرل“ انداز میں اسلام سے ہم آہنگ دکھانا..... اور قرآن و سنت سے لفظی مماثلت کی بنیاد پر مختلف جاہلی تصورات کو ”مجاہد“ کرنا.....

یہ اصطلاحات کی جنگ کے چند ایک طریقہ کار ہیں۔ پھر اس سارے سلسلے نے خالص اسلامی فکر کو کیسے گدلا کیا ہے..... اہل اسلام پر کیا اثرات مرتب کیے ہیں اور الجھنیں پیدا کی ہیں..... کیسے صراطِ مستقیم سے دوریاں پیدا کی ہیں اور اہل کفر کی راہیں کیسے آسان کی ہیں..... یہ تمام موضوعات فکری جنگ اور اصطلاحات کی جنگ کے موضوعات ہیں۔ کفر و جاہلیت کے گھٹا ٹوپ اندھیروں میں نور ایمان سے اپنی شمعیں روش رکھنے والوں نے اس پر گفتگو بھی کی ہے اور آئندہ مزید کی گنجائش بھی بہر حال ہے..... و بید اللہ التوفیق

☆☆☆☆☆

عام طور پر ہمارے ہاں ظلم و ”بربریت“ کا لفظ سوچے سمجھے بغیر استعمال کیا جاتا ہے۔ محققین کے مطابق بربر قوم شمالی افریقہ کے عربی ممالک الجزائر اور مراکش وغیرہ میں لہتی ہے۔ شروع اسلام سے جب یہ علاقے اسلام کے زیرِ نگین ہوئے۔ تب سے اس قوم نے بہت نامور لوگ، فاتح اور سپہ سالار پیدا کیے۔

ترکوں کی طرح شمال افریقی مسلمان قوموں نے بھی صلیبی اقوام کو ان کی حدود میں رکھا اور صدیوں یہ اسلام کے سرحدی محافظ ثابت ہوئے۔

بربر مسلمان۔ دنیا کی جنگ جو اور دیر اقوام میں سے ایک ہے۔ جن کے ہاتھوں صلیبیوں کو بہت نقصان اور مسلمانوں کو بہت فائدہ پہنچا۔

مغربی اقوام نے بربروں سے متعلق ان کی پرعزم برداشت اور ارادے کی پختگی کو تشدد سے جوڑتے ہوئے اسے ”بربریت“ (انگریزی میں Barbarism) کا نام دیا جو صلیبی تعصب پہ مبنی ہے۔

ہسپانوی زبان میں عام بول چال میں اگر کوئی شخص تن تنہا کوئی کارنامہ سرانجام دے دے تو اسے ”کے بر بارو“ کہہ کر پکارا جاتا ہے۔ یعنی ”کیا بربر ہے!“..... ”Que barbaro“..... اگر ایک سے زیادہ لوگ کوئی محیر العقول اور انتہائی برداشت کا یا عام ضرورت سے زیادہ توانائی استعمال کر کے کوئی کام سرانجام دیں تو اس کے لیے بھی انہیں مجموعی طور پر یوں پکارا جاتا ہے ”Que barbaros“..... اسی طرح پختونوں کے بارے میں بھی انگریزی اور لاطینی میں الفاظ رائج کیے گئے۔

لہذا کسی واقعہ کی سفاکی اور شقی القلمی پر اردو میں ناجائز طور پر مستعمل لفظ ”بربریت“ استعمال کرنا خود اپنے منہ پہ طمانچہ مارنے کے مترادف ہے۔

کچھ راسخ العقیدہ مسلم مفکرین اور اہل ادب و انشانے ”بربریت“ کے بجائے ”سربریت“ کا لفظ استعمال کیا ہے اور اس کے استعمال کا مشورہ بھی دیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ صلیبیوں کی جانب سے جتنے بھی مظالم بربروں کی طرف تعصب اور بدنامی کی نیت سے منسوب کیے گئے، ان سے کہیں زیادہ سفاکیت بوسنیا میں ۱۹۹۰ء کی دہائی میں سربروں کی جانب سے مسلمانوں پر توڑے گئے۔ آج کی نوجوان نسل کے دل و دماغ پر بھلے نقش نہیں ہیں لیکن ان کی شدت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس دور میں جدید میڈیا کے نہ ہونے کے باوجود اس کے اتنے شواہد اور ثبوت موجود ہیں کہ خود اقوام متحدہ

12 اکتوبر: صوبہ لوگر و بامیان میں مجاہدین نے 3 ہیلی کاپٹر مار گرائے۔

عالمی تحریک جہاد کے مختلف محاذ

سعودی مہم

سالمہ میں نصیری عسکری فوجی گاڑیوں کو مجاہدین نے نشانہ بنا کر تباہ کر دیا، متعدد نصیری فوجی ہلاک ہوئے۔

۸ اکتوبر: جوہر۔ مجاہدین نے اسدی افواج کا ایک ٹینک اور ایک مائنز سوپر تباہ کر دیا۔

حمص۔ سالمہ سے حمہاہ ہائی وے پر اسدی فوجی کانوائے پر سڑک کنارے نصب ۹ بموں کی مدد سے حملہ، کئی گاڑیاں تباہ، درجنوں نصیری ہلاک متعدد زخمی۔

ایک اور واقعے میں دو گاڑیاں اپنے سواروں سمیت تباہ۔

مجاہدین القاعدہ نے ہاون کی مدد سے سیدہ بیرئیر کو نشانہ بنایا۔

حمہاہ: کفر نبودہ کے قریب روسی نصیری افواج کے ساتھ مجاہدین کی شدید جھڑپیں مجاہدین نے نصیری و روسی افواج کی پیش قدمی کو ناکام بنادیا، مجاہدین کی جانب سے نصیری افواج کی کئی فوجی بکتر بند گاڑیاں تباہ، کئی ہلاک و زخمی۔

مجاہدین القاعدہ کی جانب سے معان میں ایک نصیری ٹینک بھی تباہ کر دیا گیا۔

مجاہدین نے تل سوان میں نصیری افواج کی پیش قدمی کو ناکام بنادیا۔

لتاکیہ: جبل الاکراد میں نصیری عسکری مراکز پر مجاہدین جھڑپیں کی جہنم شیلز کی بم باری۔

۹ اکتوبر: حمہاہ۔ روسی افواج اور فضائیہ کی مدد سے اسدی افواج کی پیش قدمی مجاہدین کی جانب سے بھرپور دفاع نے طاغوتی افواج کو پسپا کر دیا۔

پہلے دن کی لڑائی میں ۱۸ ٹینک، ۳ بی ایم، ۵ فوجی گاڑیاں تباہ ہوئیں۔ ۵۰ سے زائد فوجی مردار اور ۱۰۰ سے زائد زخمی ہوئے۔

حلب: پنی کے کے نامی گروپ کی جانب سے مجاہدین اور عامۃ الناس پر بم حملوں کی کوششیں، ایک بم حملے میں بیس عام افراد شہید باقی بم ناکار بنادیے گئے۔

۱۰ اکتوبر: حمہاہ: آن میں مجاہدین شام اور نصیری فوج کے درمیان شدید جھڑپیں، مجاہدین نے نصیری فوج کے کئی ٹینکوں کو تباہ کر دیا۔

۱۱ اکتوبر: درعا۔ مجاہدین نے مغربی غوطہ کا محاصرہ چھڑوانے کیلئے تل یو این کو آزاد کرا لیا۔

حمص۔ نصیری عسکری مواقع پر ہاون سے شیلنگ۔

لتاکیہ: جبل الاکراد۔ جبل الاحمر میں نصیریوں کے سپلائی روٹ کو نشانہ بنایا گیا۔

شام:

۲۱ ستمبر: حمص میں جوہرین اور تل ابوالسناسل میں دو بم حملے، کئی نصیری فوجی ہلاک و زخمی۔

۲۲ ستمبر: دمشق میں مجاہدین حرار الشام کی جانب سے ٹنل کی مدد سے بم حملہ، کئی نصیری فوجی ہلاک۔

۲۶ ستمبر: تفتناز۔ مجاہدین کی جانب سے اسدی ملیشیا پر میزائلوں اور ہاون کی مدد سے بم باری۔

۲۷ ستمبر: القنطرہ۔ تل الاحمر میں اسدی افواج کا ایک ٹینک مجاہدین نے میزائل کی مدد سے تباہ کر دیا۔

۲۸ ستمبر: القنطرہ۔ مجاہدین شام نے نصیریوں کے دو عسکری مواقع پر قبضہ کر لی، لڑائی میں ایک ٹینک اور ایک فوجی گاڑی تباہ، ایک بکتر بندی ایم پی گاڑی اور ۵۰ ۱۴ ملی میٹر کی مشین گن بھی مال غنیمت میں حاصل۔

اللاذقیہ۔ اسدی فوجی ایئر بیس تمیم پر مجاہدین کی جانب سے گراؤ میزائل داغے گئے، متعدد فوجی ہلاک۔

۲۹ ستمبر: القنطرہ۔ حجاز مزارع الاہل نامی بیرئیر پر مجاہدین حرار الشام کا بھاری ہتھیاروں (بشمول ایس پی جی ۹، ہاون اور ۲۳ ملی میٹر توپ) کی مدد سے حملہ، اسدی افواج فرار۔

۳۰ ستمبر: حمص۔ نصیری ملیشیا کے کچھ پرگراؤ میزائل حملے۔

جبل الاکراد۔ تلۃ نضب الغارب میں اسیدی ملیشیا کے عسکری مواقع کو ہاون اور جہنم شیلز کی مدد سے نشانہ بنایا گیا۔

کیم اکتوبر: حمص۔ الغاسیہ نامی گاؤں میں موجود نصیری عسکری مواقع پر مجاہدین القاعدہ فی بلاد الشام کی مارٹرز سے گولہ باری۔

۳ اکتوبر: حمہاہ۔ ماہ ردا میں نصیری عسکری مراکز پر مجاہدین جھڑپیں کی راکٹوں اور توپ خانہ سے بم باری۔

تل احمر۔ مغربی غوطہ کے مسلمانوں کو محاصرہ سے نجات دلانے کے لیے مجاہدین نے تل احمر نامی سڑک جگہ پر قبضہ کر لیا۔

۱۵ اکتوبر: حمص۔ سیدہ بیرئیر پر مجاہدین جھڑپیں کی مارٹرز شیلنگ۔

۱۲ اکتوبر: القیطرہ - اکتاف بریگیڈ پر مجاہدین کی ہاؤن سے شیلنگ۔

۱۳ اکتوبر: لتاکیہ - دورین پر مجاہدین شام کا حملہ، نصیری فوجیوں کی پسپائی کے بعد مجاہدین کا قبضہ

۱۴ اکتوبر: جوہر - اسدی افواج کا ایک اور حملہ مجاہدین نے ناکام بنادیا، ۲۰ فوجی مردار
جماہ - شمالی جماہ میں نصیری عسکری مواقع پر مجاہدین کے راکٹ حملے

۱۵ اکتوبر: دمشق - الیرموک کیمپ میں مجاہدین جھڑپ النصرہ کی جانب سے نصیریوں کے مضبوط عسکری مراکز کو میزائلوں سے نشانہ بنایا گیا۔

اسدی افواج کا مجاہدین کے زیر قبضہ عسکری مواقع پر قبضے کی کوشش، مجاہدین نے ایک ٹینک اور دو بی ایم پی فوجی گاڑیاں تباہ کر دیں، بڑی تعداد میں فوجی مردار و زخمی۔

۱۶ اکتوبر: القیطرہ - مجاہدین شام نے اسدی افواج کا حملہ ناکام بنادیا، ۲۰ سے زائد فوجی مردار ہوئے۔

حلب: اسدی افواج کے ساتھ مجاہدین کی شدید جھڑپیں۔

مشرقی غوطہ کی لڑائی میں اسدی فوجیوں کے بھاری نقصانات کی اطلاعات۔

حلب: صلیبی عربی اتحادی فضائیہ کی مجاہدین کی ایک گاڑی پر بم باری

۱۷ اکتوبر: مشرقی غوطہ - مارچ میں نصیری افواج کا ایک ٹینک تباہ کر دیا۔

۱۹ اکتوبر: مشرقی غوطہ: مارچ میں حزب اللہ اور نصیری افواج کا حملہ مجاہدین شام نے پسپا کر دیا۔

حلب: مجاہدین شام خان طومان میں نصیری افواج کی پیش قدمی کو پسپا کر دیا،

کئی فوجی ہلاک اور زخمی ہوئے

یمن

۲۱ ستمبر: البیضاء - حوثی فوجی سپلائی گاڑی پر بم حملہ، نامعلوم جانی نقصان

بعدان میں انصار الشریعہ کے مجاہدین نے بم حملے میں حوثی رہنما ابو ہاشم درہم کو قتل کر دیا۔

۲۳ ستمبر: البیضاء - مشعبہ میں حوثیوں کی فوجی سپلائی گاڑی پر بم حملے میں تباہ

حوثی جنگ جوؤں کی ہائی ایس گاڑی المعاین میں بارودی سرنگ حملے میں اپنے سواروں سمیت تباہ۔

القاسمیہ اور العدین میں حوثی فوجی گاڑیوں پر بم حملوں میں متعدد حوثی جنگ جو ہلاک و زخمی۔

۳۰ ستمبر: البیضاء - مشعبہ میں حوثیوں کی فوجی گاڑی پر بم حملے میں حوثی جنگ جو ہلاک

اور زخمی۔

کیم اکتوبر: الرضہ میں حوثیوں کے مجمع پر بم حملہ، ۶ حوثی جنگ جو ہلاک۔

۲ اکتوبر: الرضہ میں حوثی جنگ جوؤں پر بم حملہ، ۴ حوثی جنگ جو ہلاک متعدد زخمی۔

۶ اکتوبر: البیضاء - طبیب میں حوثی فوجی گاڑی مجاہدین کے کمین حملے میں جل کر خاکستر ہو گئی، تمام سوار فوجی ہلاک۔

الزاہر میں حوثی عسکری مواقع پر ہاؤن گولوں سے شیلنگ۔

الحمدیہ - حوثی جاسوس قتل کر دیا گیا۔

۷ اکتوبر: الحمدیہ - پولیٹیکل سیکورٹی مرکز پر حملہ، دسیوں ہلاک و زخمی۔

نوٹ: یہ تمام کاروائیاں القاعدہ فی جزیرہ عرب (انصار الشریعہ یمن) کی طرف سے کی گئی ہیں، جب کہ کئی کاروائیاں باوجودہ نشر نہیں ہو سکیں۔

صومالیہ

۲۱ ستمبر: مقدیشو - صومالی صدارتی محل پر بم حملہ ۷ غیر ملکیوں سمیت دس سے زائد افراد ہلاک۔

حیران ریجن - نورفاہ گاؤں میں انتھوپین فورسز کی سپلائی پر القاعدہ فی صومال و کینیا (الشباب) کا گھات حملہ، متعدد ہلاکتیں۔

مقدیشو - ہوریو ضلع میں ایک فوجی مجاہدین کی بدنی کارروائی میں ہلاک۔

۲۲ ستمبر: صومالی بارڈر - ماندیرہ کینیائی پولیس آفیسرز کی گاڑی پر بم حملہ، متعدد فوجی ہلاک۔

۲۳ ستمبر: گیدو ریجن - مختلف گاؤں میں الشباب مجاہدین اور امیصوم افواج کے درمیان شدید لڑائی، کئی فوجی ہلاک اور زخمی ہوئے۔

۲۶ ستمبر: حیران ریجن - ہیرولو گول ملٹری بیس امیصوم افواج نے خالی کر دیا، مجاہدین الشباب کا قبضہ۔

۲۷ ستمبر: زیریں شیلے - مارکہ قصبہ میں امیصوم کا نوائے پرکٹی ہینڈ گرنیڈ بم پھینکے گئے، متعدد ہلاکتیں۔

۳۰ ستمبر: مقدیشو - شیرکولو جنگلشن میں ایک فوجی چیک پوسٹ پر گرنیڈ حملے میں متعدد ہلاکتوں کی اطلاعات

۳ اکتوبر: وسطی صومالیہ - دومزید قصبوں پر مجاہدین الشباب کا قبضہ

۵ اکتوبر: باردھیری - دو انتھوپین فوجی بیسز پر مجاہدین کے شدید حملے، نامعلوم ہلاکتیں

(بقیہ صفحہ ۲ پر)

لذتِ شہادت!

”ایک سبق اس واقعہ (کربلا) سے حاصل ہوا کہ مسلمانوں کو بتلادیا گیا کہ کالمین کا بھی امتحان ہوا کرتا ہے اور ان کو بھی تکلیف پیش آیا کرتی ہے، جس سے ان کے درجات بلند ہوتے ہیں..... امام حسین رضی اللہ عنہ سے زیادہ کون ولی ہوگا؟ جو حضور صلی اللہ علیہ و آلہ سے اور حد درجہ محبوب تھے، جن کے بارے میں پیشین گوئی ہے! سیدالشباب اہل الجنة [حسن اور حسین دونوں نوجوان جنت والوں کے سردار ہیں]..... مگر دیکھ لیجیے کہ ان کو بھی کیسا امتحان وابتلا پیش آیا، گو کوئی شخص اپنے محبوب کو تکلیف نہیں دے سکتا مگر درحقیقت اہل اللہ کے لیے ان واقعات میں کلفت جسمانی سے زیادہ روحانی راحت و لذت ایسی ہوتی ہے کہ اس کے سامنے یہ کلفت جسمانی کچھ معلوم نہیں ہوتی..... اور اگر یہ کہا جائے کہ تم چاہو تو یہ جسمانی کلفت تم کو نہ دی جائے تو وہ کبھی اس کو گوارا نہ کریں گے اور یوں کہیں گے:

نہ نشو نصیب دشمن کہ شود ہلاک تیغت

سر دوستاں سلامت کہ خنجر آزمائی

”دشمن کے نصیب میں یہ بات نہ ہو کہ وہ تیری تلوار سے ہلاک ہو، دوستوں کا سر سلامت رہے تاکہ تو خنجر آزماتا رہے“ صاحب! محبت تو وہ چیز ہے کہ اس میں بعض لوگ ادنیٰ ادنیٰ محبوبوں کے لیے خوش خوش جان فدا کر دیتے ہیں..... حالانکہ جان دینے کے بعد وہ محبوب انہیں جاں نثاری کا صلہ بھی نہیں دے سکتا، تو پھر یہ کیونکر خیال میں آسکتا ہے کہ عاشقانِ الہی کو جان دینے میں کچھ بھی روحانی پریشانی ہوتی ہوگی، جب کہ ان کو یہ بھی معلوم ہے کہ ہم رضائے محبوب کے لیے جان دینے والے ہیں اور یہ بھی یقین ہے کہ مرنے کے بعد وہ اس کا صلہ بھی بہت کچھ دیں گے۔“

[حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ، خطبات حکیم الامت جلد ۹، صفحہ ۷۰]